Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 35

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا
60 ڈالر امریکن 65
کینیڈین ڈالر
یا 45 یورو

www.alislam.org/badr

2 شوال 1432 ہجری قمری ۔ 1 رتبوک 1390 ہش ۔ یکم ستمبر 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کیلئے جھوٹ کو بت بناتا ہے مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔

میں کیونکر کہوں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں۔ ایسی باتیں نری بیہودگیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گذارہ نہیں۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''افسوس اس وقت لوگ نہیں سمجھتے کہ خدا تعالیٰ ان سے کیا چاہتا ہے رَائسُ کُلِّ خَطِیئَۃٍ نے بہت سے بچے دے دیئے ہیں کوئی شخص عدالت میں جاتا ہے تو دو آنے لے کر جھوٹی گواہی دینے میں ذرا شرم و حیا نہیں کرتا۔ کیا وکلاء قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ سارے کے سارے گواہ سچے پیش کرتے ہیں۔ آج دنیا کی حالت بہت نازک ہوگئی ہے۔ جس پہلو اور رنگ سے دیکھو جھوٹے گواہ بنائے جاتے ہیں۔ جھوٹے مقدمہ کرنا تو بات ہی کچھ نہیں جھوٹے اسناد بنالئے جاتے ہیں۔ کوئی امر بیان کریں گے تو سچ کا پہلو بچا کر بولیں گے۔ اب کوئی ان لوگوں سے جو اس سلسلہ کی ضرورت نہیں سمجھتے پوچھے کہ کیا یہی وہ دین تھا جو آنحضرت ﷺ لیکر آئے تھے؟ اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹ کو نجاست کہا تھا کہ اس سے پرہیز کرو۔ اجتنبُوا الرجسَ من الاوثانِ واجتنبوا قول الزورِ (الحج:۳۱) بُت پرستی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملایا ہے جیسا احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کیلئے جھوٹ کو بت بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بت پرستی کے ساتھ ملایا اور اس سے نسبت دی جیسے ایک بت پرست بُت سے نجات چاہتا ہے جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بُت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔ کیسی خرابی آکر پڑی ہے۔ اگر کہا جاوے کہ کیوں بُت پرست ہوتے ہو۔ نجاست کو چھوڑ دو۔ تو کہتے ہیں کیونکر چھوڑ دیں اس کے بغیر گذارہ نہیں ہوسکتا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہوگی کہ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں۔ مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔

مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک مرتبہ امرتسر ایک مضمون بھیجا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خط بھی تھا۔ رلیا رام کے وکیل ہند اخبار کے متعلق تھا۔ میرے اس خط کو خلافِ قانون ڈاکخانہ قرار دے کر مقدمہ بنایا گیا۔ وکلا نے بھی کہا کہ اس میں بجز اس کے رہائی نہیں جو اس خط سے انکار کردیا جاوے۔ گویا جھوٹ کے سوا بچاؤ نہیں۔ مگر میں نے اس کو ہرگز پسند نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ اگر سچ بولنے سے سزا ہوتی ہے تو ہونے دو جھوٹ نہیں بولوں گا۔ آخر وہ مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ ڈاکخانوں کا افسر بحیثیت مدعی حاضر ہوا۔ مجھ سے جس وقت اس کے متعلق پوچھا گیا تو میں نے صاف طور پر کہا کہ یہ میرا خط ہے مگر میں نے اس کو جزو مضمون سمجھ کر اس میں رکھا ہے۔ مجسٹریٹ کی سمجھ میں یہ بات آگئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بصیرت دی۔ ڈاکخانوں کے افسر نے بہت زور دیا مگر اس نے ایک نہ سُنی اور مجھے رخصت کردیا۔

میں کیونکر کہوں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں۔ ایسی باتیں نری بیہودگیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گذارہ نہیں۔ میں اب تک بھی جب اپنے اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک مزا آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پہلو کو اختیار کیا۔ اس نے ہماری رعایت رکھی اور ایسی رعایت رکھی جو بطور نشان کے ہوگئی۔ مَن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ (الطلاق:۴) یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ عام طور پر دنیادار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہوجاتے ہیں مگر میں کیونکہ اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں بھی ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟ اگر ایسا ہو تو دنیا میں پھر کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے اور خدا تعالیٰ پر سے ہی اعتقاد اُٹھ جاوے۔ راستباز تو زندہ ہی مر جاویں۔

اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ سزا اُن کی بعض اور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے اور کسی اور جھوٹ کی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے پاس تو ان کی بدیوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ ان کی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پا لیتے ہیں۔

غرض یہ باتیں دُنیادار خود ہی بنا لیتے ہیں کہ جھوٹ اور فریب کے بغیر گذارہ نہیں۔ کوئی کہتا ہے فلاں شخص نے مقدمہ میں سچ بولا تھا اس لئے چار برس کو دھرا گیا۔ میں پھر کہوں گا کہ یہ سب خیالی باتیں ہیں جو عدم معرفت سے پیدا ہوتی ہیں۔

(ملفوظات حضرت مرزا غلام احمد قادیانی جلد چہارم۔ سن اشاعت 2003)

120واں جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر 2011 بروز سوموار، منگلوار، بدھوار

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 120ویں جلسہ سالانہ قادیان 2011ء کی از راہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز سوموار۔ منگلوار اور بدھوار منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للّٰہی اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کردیں۔ احباب جماعت بالخصوص زیر تبلیغ افراد کو اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے رہیں۔ تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مدیر ساز دکن حیدر آباد توجہ فرمائیں!!

قرآن مجید خدا تعالیٰ کا ابدی کلام ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری شرعی نبی ہیں۔آپ جس شریعت کو لائے یعنی قرآن مجید وہ خاتم الکتب ہے۔آپؐ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو مکارم اخلاق سکھلائے اور آپؐ کی بعثت کی اغراض میں سے ایک غرض اخلاق حسنہ کا قیام اور اخلاق سیئہ سے بچانا بھی ہے۔مگر بدقسمتی ہے کہ موجودہ مسلمانوں کی اکثریت آج اخلاق حسنہ سے دور نظر آتی ہے۔اخلاقی اور معاشرتی برائیاں ہر جگہ نظر آتی ہیں۔عوام تو عوام خواص علماء دین جن کو پاکیزگی کا دعویٰ ہے اس مہلک بیماری میں مبتلاء نظر آتے ہیں مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں ضد،تعصب،ہٹ دھرمی اور جھوٹ کی غلاظت پر منہ مارنے میں ان علماء کو کوئی شرم و عار محسوس نہیں ہوتی۔

اس کڑی میں تازہ نام محمد باقر حسین شاذ مدیر روزنامہ ساز دکن حیدر آباد کا آتا ہے۔معلوم ہو کہ حیدر آباد دکن سے روزنامہ ساز دکن شائع ہوتا ہے۔اس میں مدیر صاحب وقتاً فوقتاً بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے متعلق اپنے دل کے بغض و عناد کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً اپنے اخبار مورخہ ۲۰ جولائی ۲۰۱۱ء صفحہ اوّل میں لکھتے ہیں۔

’’قادیانی لوگ دوزخ کی طرف مارچ کو روک دیں اور جنت کی پیش قدمی کریں۔فی الفور توبہ کر کے حضور اقدس ﷺ کی رسالت اور ختم نبوت کو تسلیم کر لینے میں ہی دونوں جہانوں کی کامیابی مضمر ہے۔‘‘

قارئین! ہم یہ بارہا بتا چکے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت حضور اقدس ﷺ کو خاتم النبین تسلیم کرتی ہے۔آپ کو اللہ تعالیٰ کا آخری شرعی نبی قبول کرتی ہے مگر اس کے باوجود بھی ان نام نہاد علماء دین کے نزدیک احمدیہ مسلم جماعت کے ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہیں۔

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اپنے عقیدہ ختم نبوت کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

’’ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِّ لُباب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دُنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اِکمالِ دین ہو چکا اب وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام۔صفحہ ۱۳۷۔تالیف ۱۸۹۱ء)

’’میں جناب خاتم الانبیاء کی نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا مُنکر ہو اُس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔‘‘ (تقریر واجب الاعلان۔ ۲۳/اکتوبر ۱۸۹۱ء)

نیز فرمایا: عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد ﷺ اُس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے‘‘۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۵۔ ۱۹۰۲ء)

قارئین! ہمیں کسی سے کوئی ذاتی بغض اور عناد نہیں بلکہ ہم ایک حقیقی مسلم کے خیر خواہ ہیں۔مدیر ساز دکن اپنے مضامین میں ہمیں اسلام کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور توبہ کی ترغیب دلا رہے ہیں۔سوچنے والی بات یہ ہے کہ خود مدیر صاحب جس اسلام کو مان رہے ہیں اُس کی علامات مدیر صاحب کی اپنی زندگی میں نظر نہیں آتی۔ ہمارے سامنے مدیر ساز دکن کی دو تحریریں موجود ہیں۔ان کو سامنے رکھ کر وہ خود اپنا جائزہ ہم سے بہتر طریق پر لے سکتے ہیں۔

مورخہ ۱۲/جولائی ۲۰۱۱ء صفحہ ۴ کے اداریہ ’’ٹی وی چینلس کا قابل اعتراض رویہ‘‘ میں محمد باقر حسین صاحب لکھتے ہیں:۔

’’صحافت ایک مقدس پیشہ اور ایک صحافی آزادانہ و غیر جانبدارانہ انداز میں خبروں کی ترسیل کرتا ہے۔ خبروں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا اور حقائق کو مسخ کرنا ایک صحافی کی شان نہیں۔صحافی اپنی ذات میں خود ایک انجمن ہوتا ہے وہ جھوٹے واقعات اور جھوٹی خبروں کو نشر اور شائع کرنے سے پہلے اس کی تحقیق اور چھان بین ٹھیک کرتا ہے لیکن موجودہ دوروں میں زرد صحافت کے علمبرداروں نے جھوٹ کو ہی اپنا پیشہ وطرہ بنایا ہے‘‘۔

اسی طرح لکھتے ہیں:۔’’اخبارات اور ٹی وی چینلس کا یہ فرض ہے کہ وہ صحیح خبریں عوام تک پہنچائیں۔بے بنیاد اور گھڑی ہوئی کہانیوں کو نشر کرنا اور اخبارات میں شائع کرنا صحافت کے زریں اصولوں کے مغائر ہے۔ صحافت میں جھوٹ کو اگر ہنر کا درجہ دے دیا جائے تو ایسی صحافت سے گداگری ہی لاکھ درجہ بہتر ہوتی ہے‘‘۔

باقر صاحب! ہمیں آپ کی بات سے اتفاق ہے کہ واقعی صحافت ایک مقدس پیشہ ہے اور صحافی اپنے صدق کی بدولت ہی عزت و احترام کے لائق وجود بنتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ آپ نے اپنے اداریہ میں جن باتوں کو بیان کیا ہے کیا خود ان پر آپ کا عمل ہے یا صرف اور صرف یہ باتیں ہاتھی کے دکھاوے کے دانت کی مانند ہیں۔ ایک طرف آپ صحافت کے اصول دوسروں کو بتا رہے ہیں جبکہ دوسری طرف خود آپ اپنے اخبار میں ان اصولوں کی دھجیاں اُڑا رہے ہیں اور اپنا سچائی سے دور ہونا ثابت کر رہے ہیں۔مثلاً ۲۷ جولائی ۲۰۱۱ء کا ساز دکن ہمارے سامنے ہے اس کے صفحہ نمبر ۵ میں آپ نے زیر عنوان ’’سنگھ پریوار اور قادیانیوں کی ملی بھگت اسلام دشمنی کا دومنہا سانپ مسلمانوں کو ڈسنے کو تیار‘‘ ہفت روزہ نئی دنیا دہلی کی خبر کو من و عن شائع کر دیا ہے۔

باقر صاحب! ہم آپ سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ آیا اس خبر کو لگاتے ہوئے آپ نے اپنے خود ساختہ صحافت کے معیاروں کے مطابق جھوٹے واقعات اور جھوٹی خبروں کو نشر اور شائع کرنے سے پہلے اس کی تحقیق اور چھان بین کی۔؟ یا صرف مکھی پر مکھی ماری ہے۔اور سستی شہرت اور اخبار کو بیچنے کیلئے یہ طریق استعمال کیا ہے۔

ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے کسی قسم کی کوئی تحقیق نہیں کی۔اگر آپ نے ذرا سی تحقیق کی ہوتی تو آپ کو حقیقت خود پتہ چل جاتی۔اخبار نئی دنیا نے صحافت کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے احمدیہ جماعت کے متعلق اس جھوٹ پر تردیدی بیان شائع کیا ہے لیکن آپ نے بلا تحقیق خبر کو آگے بڑھا کر اپنا جھوٹا ہونا خود ثابت کر دیا ہے۔باقر صاحب! ہم آپ کو از خود جھوٹا قرار نہیں دے رہے بلکہ آپ اپنی حرکات کے سبب خود جھوٹے بن گئے ہیں۔آپ کو شاید حضور اقدس ﷺ کا فرمان معلوم ہی ہوگا کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَال کفیٰ بالمرء کذبًا ان یحدث بکل ما سمع۔

(مسلم باب النھی عن الحدیث بکل ما سمع)

یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹے ہونے کیلئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

باقر صاحب! اس فرمان رسول پر غور کریں اور بصیرت کی آنکھیں کھولیں۔بانی جماعت احمدیہ سے بغض و نفرت آپ کو کہاں سے کہاں لے گیا ہے۔آپ نے بلا تحقیق اس خبر کو شائع کر کے خود اپنے آپ کو زرد صحافت کے علمبرداروں میں شامل کر لیا ہے اور آپ کا یہ عمل صحافت کے زریں اصولوں کے مغائر ہے۔حقیقت یہ ہے کہ آپ اور آپ کے ہم خیال لوگوں نے احمدیہ مسلم جماعت کے بارے میں عوام الناس میں یہ جھوٹ مشہور کر رکھا ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے مگر خود بانی جماعت احمدیہ کی تحریرات نظم و نثر پر صدق دل سے غور کریں تو آپ پر سچائی خود بخود عیاں ہو جائے گی۔بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جھوٹ اختیار کرنے والے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’کذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر اسے ایک دیمک لگ جاتی ہے ایک جھوٹ کے لئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں، کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔اسی طرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قوی زائل ہو جاتے ہیں اور پھر اُسے یہاں تک جرأت او ر دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افتراء کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے مُرسلوں اور ماموروں کی تکذیب بھی کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک اظلم ٹھہر جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْکَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ (الانعام:۲۱) یعنی اُس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا باندھے یا اُس کی آیات کی تکذیب کرے۔یقیناً اُس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا باندھے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے۔یقیناً یاد رکھو کہ جھوٹ بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔اس سے بڑھ کر جھوٹ کا خطرناک نتیجہ اور کیا ہوگا کہ انسان خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور اُس کی آیات کی تکذیب کر کے سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔پس تمہارے لئے یہ ضروری بات ہے کہ صِدق اختیار کرو۔ (مفوظات جلد نمبر ا صفحہ ۲۴۵ ایڈیشن 2003)

باقر صاحب! ہماری تو آپ کے حق میں یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحافت کے اصولوں کو قائم رکھنے کی توفیق اور صدق بیان کرنے کا حوصلہ عنایت فرمائے نیز آنحضور ﷺ کے عاشق صادق امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کی سچائی کو سمجھنے اور آپ کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

☆☆☆☆☆

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضی اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُحَدِّثَ بِکُلّ مَاسَمِعَ۔

(مسلم باب النھی عن الحدیث بکل ماسمع)

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹے ہونے کیلئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہرسُنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

خطبہ جمعہ

آج پھر جرمنی کا ایک اور جلسہ سالانہ دیکھنے اور سننے کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرما رہا ہے۔ علمی و تربیتی اور روحانی ماحول میں یہ دن گزار کر اپنے دینی علم میں ترقی کریں۔ دعاؤں، درود اور استغفار کے ساتھ شیطان کے شر سے بچنے کی کوشش کریں۔

جلسہ سالانہ کی مناسبت سے میزبانوں اور مہمانوں کو نہایت اہم نصائح

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف صحابہ کی روایات کا نہایت ایمان افروز تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب کو زرّیں نصائح۔

ان روایات میں صحابہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق، محبت، حضور علیہ السلام کی نصائح، مہمانوازی، صحابہ کے ساتھ حضور کے تعلق اور کس طرح صحابہ نے اپنے اندر انقلاب پیدا کیا، بہت سے مضامین ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 24؍جون 2011ء بمطابق 24؍احسان 1390 ہجری شمسی بمقام کالسروئے (Karlsruhe) (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

الحمدللہ کہ آج پھر جرمنی کا ایک اور جلسہ سالانہ دیکھنے اور سننے کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرما رہا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے یہ جلسہ اس لئے ہم منعقد کرتے ہیں کہ اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچانتے ہوئے خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا کریں اور سال کے یہ تین دن خالصتاً للہ گزارنے کے لئے جمع ہوں۔ علمی، تربیتی اور روحانی ماحول میں یہ دن گزار کر اپنے دینی علم میں ترقی کریں۔ اپنی تربیت کے از خود جائزے لیں۔ جو یہاں باتیں سنیں اُن کو سن کر پھر اپنی حالتوں پر نظر رکھیں۔ یہ دیکھیں کہ کیا ہم اپنی کمزوریوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق قابو پا چکے ہیں یا پانے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ جلسے کے روحانی ماحول میں خدا اور رسول کی باتیں سن کر روحانیت میں ترقی کرنے والے بنیں اور بننے کی کوشش کریں۔ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں تربیت اور روحانیت میں ترقی کا باعث بن جاتی ہیں۔ ایک ماحول میں رہ کر دوسرے کی اچھی باتیں احساسات کو جھنجھوڑنے کا باعث بن جاتی ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ بعض بدقسمت روحانی ماحول اور جلسے سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتے اور صرف اپنے دنیاوی مقاصد کے حصول کے لئے آتے ہیں۔ ایسے لوگ چاہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کا دعویٰ کریں لیکن حقیقت میں وہ آپ کی تعلیم سے دور بھاگنے والے ہیں۔ پس دعاؤں اور استغفار کے ساتھ یہ دن گزاریں۔ جن لوگوں کی مَیں نے مثال دی چاہے وہ چند ایک ہی ہوں لیکن اکثریت کی دعائیں بھی بعض دفعہ کمزوروں کے دن پھیر دیتی ہیں۔ جہاں اُن کی اپنی حالتیں بہتر ہوتی ہیں، ان کے ہمسایوں کی بھی حالت بہتر ہو رہی ہوتی ہے۔ پس دعاؤں کے ساتھ یہ دن گزاریں کہ شیطان انسان کو اُس کے نیک مقاصد سے ہٹانے کے لئے ہمیشہ کوشش میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُس سے محفوظ رکھے۔ تمام شاملینِ جلسہ بھی اور تمام کارکنان بھی جن کی مختلف شعبوں میں کسی خدمت پر ڈیوٹی لگی ہوئی ہے، دعاؤں، درود اور استغفار کے ساتھ شیطان کے شر سے بچنے کی کوشش کریں۔

اس نئی جگہ پر اس سال جماعت احمدیہ جرمنی جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ تو جس طرح منہائم میں عمومی طور پر گزشتہ بیس پچیس سال کے عرصے میں یا جو بھی عرصہ ہے اس عرصے میں وہاں جلسہ منعقد کر کے وہاں کے شہریوں اور انتظامیہ پر جماعت کا ایک اچھا نیک اثر قائم ہوا ہے، اُس سے بہتر اثر جماعت کا یہاں کے شہریوں اور انتظامیہ پر چھوڑنے کی کوشش کریں تا کہ یہ نیک نمونے اسلام اور احمدیت کے حقیقی پیغام پہنچانے کا ذریعہ بنیں۔ مثلاً یہاں کے ہوٹلوں کو بڑی تعداد میں ایشین لوگوں کو ٹھہرانے کا یہ پہلا موقع ہے تو قدرتی بات ہے کہ آج کل جس طرح بعض مسلمان گروپوں کی طرف سے، اسلام کا غلط تصور پیش کیا جا رہا ہے ہوٹلوں کے مالکان کو بھی کچھ تحفظات تھے۔ لیکن میرے علم میں آیا ہے کہ پولیس نے اُنہیں تسلی دی ہے کہ ہماری تحقیق کے مطابق یہ ایک پُر امن جماعت ہے اس لئے کسی قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ پس اِن دنوں میں صرف جلسہ گاہ کے ماحول میں ہی نہیں بلکہ باہر بھی جہاں بھی احمدی رہائش پذیر ہیں یا شہر میں سے گزر کر دوسرے شہروں سے آ رہے ہیں وہاں بھی، عمومی طور پر، بھی ہر جگہ اپنے نیک نمونے چھوڑیں جو احمدیت کی تبلیغ کا باعث ہوں۔ آپ کے ایسے نمونے ہوں جو آپ کے حق بیعت نبھانے کا واضح اظہار کر رہے ہوں۔ اگر کوئی زیادتی کرتا بھی ہے تو ایک سچے احمدی کو پلٹ کر وہی رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے۔

بعض گزشتہ تجربات سے یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ چند ایک ایسے لوگ بھی ہیں جیسا کہ مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں جو بظاہر احمدی ہیں جلسے کے دنوں میں اپنے دنیاوی مقاصد کے لئے آتے ہیں یا بعض دفعہ اپنی پرانی رنجشوں کو دلوں میں بٹھائے ہوئے ایک دوسرے کے خلاف غلط حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ انتظامیہ تو بہرحال ایسے لوگوں سے کسی قسم کی رعایت نہیں کرے گی اور نہ کرنی چاہئے، لیکن ایک فریق کی زیادتی سے دوسرے فریق کو بھی صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اور یہ دن کیونکہ خدا تعالیٰ کی خاطر گزارنے کے لئے آئے ہیں اس لئے اپنے معاملات خدا تعالیٰ پر چھوڑنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہوئے۔ پس اس احسان کی قدر کرنا ہر سچے احمدی کا فرض ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ اس جماعت میں شمولیت اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے قومیں تیار ہو رہی ہیں تو اس بات کو پرانے احمدیوں کو بھی ایک فکر کے ساتھ لینا چاہئے۔ اس جلسے میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی نئے شامل ہونے والے احمدی مختلف ممالک سے شامل ہو رہے ہیں۔ اُن کی نظروں میں، اُن کی حرکات میں ایک اخلاص اور وفا ٹپک رہا ہوتا ہے۔ پس جو پرانے احمدی ہیں اُن کو ایک فکر اپنے ایمان کے لئے بھی کرنی چاہئے اور اُن کے لئے بھی نمونے قائم کرنے چاہئیں۔ یہ نہ ہو کہ نئی قومیں آ کر اور حقیقی مسلمان بن کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بن جائیں اور پرانے احمدی خاندان دنیا میں ڈوب کر، اپنی اَناؤں میں ڈوب کر، اُن فضلوں سے محروم ہو جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہیں۔ پس اس سوچ کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ یہ دن گزاریں۔

اس اہم بات کی طرف توجہ دلانے کے بعد اب مَیں بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض روایات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جو رجسٹر روایات صحابہ سے مَیں نے لی ہیں جن میں مختلف قسم کے مضامین بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عشق و محبت کے واقعات، آپ کی نصائح، صحابہ کے آپ کی نصائح کو سمجھنے کے طریق، آپ کی مہمان نوازی، اس کے جواب میں صحابہ کا ردّ عمل۔ اِن باتوں نے صحابہ کی زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا کر دیا جس نے اُن کی روحانی تربیت بھی کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق اور محبت کو مزید نکھارا بھی اور بڑھایا بھی۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا بعض واقعات آپ کی بے تکلف مہمان نوازی کے ہیں۔ بعض مہمانوں کے صبر اور حوصلے کے ہیں، باتوں باتوں میں ہی بعض علمی مضامین بیان ہوئے ہیں، بعض نصائح بھی ہیں۔ پس ان کو غور سے سنیں اور یہ جو ڈیوٹی والے کارکنان ہیں اُن کو بھی اِن چیزوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

ایک روایت ہے۔ حضرت خان صاحب ضیاء الحق صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم تین احمدی اشخاص، یعنی یہ خاکسار (ضیاء الحق صاحب) اور اُن کے خالہ زاد بھائی سید اکرام الدین صاحب اور اُن کے بہنوئی سید نیاز حسین صاحب مرحوم سونگڑہ سے روانہ ہو کر کلکتہ ہوتے ہوئے ہم قادیان پہنچے۔ یہ غالباً 1900ء کا واقعہ ہے۔ قریباً دس گیارہ بجے دن کا وقت ہو گیا جب قادیان پہنچے۔ اُسی دن نماز ظہر کے وقت مولوی محمد احسن صاحب مرحوم کے

ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے مسجد میں ملاقات ہوئی اور اُسی دن بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں، یہ کہتے ہیں کہ، ہم تینوں نے مع دیگر نو وارد حاضرین بیعت کی۔ ملاقات کے وقت حضور نے جب میرا نام دریافت فرمایا تو میں نے اپنا نام ضیاء الحق، قؔ کو بولتے ہیں جس طرح خاص انداز میں ادا کیا۔ تو حضور نے فرمایا ضیاء الحق۔ (’ق‘ کے تلفظ کو چھوٹی ’ک‘ سے بیان فرمایا) تو کہتے ہیں اُس دن یہ سننے کا میرا پہلا موقع تھا کہ پنجاب میں عام بول چال میں ’ق‘ کو’ک‘ کی طرح بول دیا جاتا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں حضور نے مولوی محمد احسن صاحب کو فرمایا کہ اِن تینوں کو سلسلہ کی کچھ کتابیں پڑھنے کی دی جاویں تو مَیں نے عرض کیا کہ فتح اسلام اور توضیح مرام اور ازالہ اوہام کتابیں مَیں نے پڑھ لی ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس پر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔ پھر تاکید کردی کہ لنگر خانہ میں ہم تینوں اُڑیسہ کے مہمانوں کے لئے چاولوں کا بندوبست کردیا جائے۔ کہتے ہیں ہم قریباً سات دن قادیان میں ٹھہرے اور ہر روز بعد نماز مغرب حضور کے پیر دبانے والوں میں شریک ہوتے تھے، مگر خدام کی کثرت کی وجہ سے پَیر کا کوئی حصہ ملنا دشوار ہو جاتا تھا۔ حضور کا پَیر خوب مضبوط معلوم ہوتا تھا۔ ہر روز صبح شام، صبح بعد ناشتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ سیر میں ہم شریک ہوتے تھے۔ حضور خوب تیز چلتے تھے، حتی کہ بعض ہمراہیوں کو دوڑنا پڑتا تھا۔ حضور کی چھتری برداری کا فخر ایک عرب غالباً مولوی ابوسعید صاحب کو ملتا تھا۔

کہتے ہیں ایک روز کا ذکر ہے کہ مَیں نے حضور سے دریافت کیا کہ ہمارے محلے کی مسجد میں ہم کس طرح نماز ادا کریں۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا غیر احمدی نماز ادا کرنے کی اجازت دیں گے؟ تو مَیں نے عرض کیا کہ ہمارے محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے ہم کو کون روک سکتا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی روک نہیں تو علیحدہ نماز ادا کر لی جاوے ورنہ نہیں۔ شروع میں ہم کو خبر نہ تھی کہ مخالفت اس قدر ہوگی کہ محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنا تو درکنار، اس کے اندر جانے کی بھی اجازت نہ ہوگی اور برادری سے قطع تعلق ہوگا۔ ہم کو کافر، ضالّ اور مضلّ کا خطاب دیا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

(مأخوذ از روایات حضرت ضیاء الحق صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 56، 57)

تو شروع شروع میں بعض دفعہ جب لوگ بیعت کرنے آتے تھے، تو یہ احساس نہیں ہوتا تھا کہ مخالفت اس قدر بڑھی ہوئی ہے اور یہ مخالفت تو آج بھی ہے لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے بعد میں وہاں بھی مسجدیں بنانے کی توفیق دی اور دنیا میں آج ہر جگہ مسجدیں بن رہی ہیں۔ جرمنی میں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو چھ مسجدیں یا چار مساجد باقاعدہ اور دو کو مسجد میں بدلنے کا موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

پھر ایک بے تکلف مجلس کا ذکر ہے، حضرت نظام الدین صاحب معرفت نظام ایم کو شہر سیالکوٹ۔ یہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جلسہ سالانہ سے رخصت ہو کر گھر واپس جانے کے لئے حضرت اقدس کے حضور اجازت لینے کے لئے حاضر ہوئے تو حضور رخصت دے کر اندرون کی کھڑکی سے اندر جانے لگے۔ تو میرے ہمراہ ایک صاحب ملتان کے رہنے والے بھی تھے، انہوں نے اجازت حاصل کر لینے کے بعد اپنی ملتانی زبان میں کہا، (ملتانی زبان پنجابی اپنا طرز ہے اُن کا) کہا کہ حضرت! ’’مَیں کُو کوئی وظیفہ ڈسّو‘‘ یعنی مجھے کوئی وظیفہ بتائیں۔ تو حضور مسکرا پڑے اور فرمانے لگے کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کرو یہی وظیفہ ہے۔

(ماخوذ از روایات حضرت نظام الدین صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 103)

پس یہ آج بھی ہمارے لئے ان دنوں میں خاص طور پر یہی وظیفہ ہے اس کو بہت زیادہ پڑھنا چاہئے۔

پھر کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بہار کے موسم میں دوستوں کو ساتھ لے کر باغ میں گئے اور خادموں سے کہا کہ توت کی ٹوکریاں بھر کے لاؤ۔ چنانچہ دو ٹوکریاں یا پراتیں توت اور شہتوت سامنے رکھ دیں۔ خود بھی حضور کچھ کھانے لگے۔ اس پارٹی میں بہت صحابی نہ تھے، غالباً پندرہ بیس ہوں گے۔

(مأخوذ از روایات حضرت نظام الدین صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 103)

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ڈھاب کا کنارہ بھر کر اس جگہ ایک پلیٹ فارم سا بنوایا گیا تھا اور مٹی ڈلوائی گئی تھی، اور یہ وہ جگہ ہے جہاں آج کل (اُس زمانے کی جو بات کر رہے ہیں) مرزا مہتاب بیگ صاحب درزی کی دکان ہوتی تھی اور کچھ بُک ڈپو اور گلی والی زمین بھی شامل ہوگی۔ کہتے ہیں یہاں جلسہ سالانہ ہوا تو مولوی برہان الدین صاحب مرحوم مغفور دوستوں کو اپنے لوہے کے لوٹے سے جو اِن دنوں اپنے کندھے پر اُٹھایا کرتے تھے (سماوار ٹائپ چیز ہوگی کوئی) اُس میں پانی پلاتے رہے تھے۔ اب دیکھیں ان کا انداز بھی کیسا پیارا ہے۔ کہتے ہیں مولوی صاحب مرحوم پانی پلاتے پلاتے ناچنے لگ گئے اور دوستوں سے کہا کہ پوچھو مَیں کون ہوں اور کیوں ناچ رہا ہوں؟ دوستوں میں سے کسی نے کہا حضرت خود ہی فرمائیے۔ تو فرمانے لگے کہ میں مسیح دا چپڑاسی ہوں۔ میں اس خوشی میں آ کر ناچ رہا ہوں کہ مَیں مسیح کا چپڑاسی ہوں۔

(مأخوذ از روایات حضرت نظام الدین صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 103، 104)

حضرت میاں امیر الدین صاحب احمدی گجراتی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں نے اپنے قرضدار ہونے کی شکایت حضرت صاحب کے پاس کی۔ آپ نے فرمایا کہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔ اب وہ بہت سارے لوگ جو اپنے مسائل کے بارہ میں لکھتے ہیں، معاشی مسائل کے بارے میں لکھتے ہیں، اُن کو عموماً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہی بتاتے تھے کہ پانچ نمازیں پڑھا کرو اور درود شریف پڑھا کرو۔ فرمایا کہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو۔ بس یہی میرا وظیفہ تھا کہ مجھ کو مولیٰ کریم نے برکت دی اور قرض سے پاک ہوگیا۔ اور جب مَیں قادیان میں آتا تھا تو چھوٹی مسجد میں جو اس وقت بڑی ہو چکی تھی (یعنی مسجد مبارک) جبکہ چھ آدمی صف میں اُس میں کھڑے ہوتے تھے۔ اوقاتِ نماز میں اُس مسجد میں مَیں کھڑکی کے آگے بیٹھ رہتا تھا۔ (اُس کھڑکی سے جہاں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لاتے تھے۔) اس غرض سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس میں سے آتے تھے تو جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نماز کے لئے تشریف لاتے تو مَیں فوراً کھڑا ہو جاتا اور نماز میں آپ کے بائیں بازو کے ساتھ کھڑا ہوتا اور یہ وہ وقت تھا جبکہ ساتھ ہی کا کمرہ جو مسجد کے ساتھ ہے اُس میں حضرت صاحب اور چند مہمان جو اُس وقت ہوا کرتے تھے جو پانچ سے زائد نہ ہوتے تھے، اس کمرے میں آپ چاول یا کھانا اپنے ہاتھ سے خود کھلاتے تھے۔ تمام پیشگوئیاں میرے سامنے پوری ہوئیں اور مَیں اُن کا گواہ ہوں۔

(مأخوذ از روایات حضرت میاں امیر الدین صاحبؓ احمدی گجراتی رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 189)

کہتے ہیں پھر مَیں یہ بھی ایک موقعہ عرض کئے دیتا ہوں کہ جب طاعون کے متعلق جلسہ ہوا ہے تو مَیں بھی اُس میں شریک تھا اور وہ ’’بوہڑ‘‘ جو قادیان سے مشرق کی طرف جھیل کے کنارے پر ہے اُس کے نیچے جا کر جلسہ ہوا تھا اور آپ نے اس بوہڑ کے نیچے کھڑے ہو کر تقریر فرمائی تھی۔ میرے قیاس میں اس وقت جلسے میں شریک ہونے والے آدمی قریباً تین چار سو تھے، کمی وبیشی وَاللّٰہُ اَعْلَم۔ پھر اس کے بعد مَیں نے جماعت کو بڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ وقت آ گیا کہ جب جلسہ دسمبر کے مہینے میں قائم کیا گیا تو بہت خلقت آنے لگی۔

(مأخوذ از روایات حضرت میاں امیر الدین صاحبؓ احمدی گجراتی رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 191)

ایک دن شام کے وقت کھانا کھلانے کے واسطے یہ تجویز تھی کہ حضرت صاحب نے حکم دیا ہوا تھا اور اس مکان پر جو کہ چھتی ہوئی گلی کے مغرب کی طرف ہے وہاں کھلایا گیا، اور اس وقت ایک ضلع کے آدمیوں کو بند کر کے کھانا کھلاتے تھے، اُس وقت گوجرانوالہ کے آدمی کھا رہے تھے اور دروازہ بند تھا۔ مَیں بھوک سے تنگ آ کر اُس جگہ گیا، مجھے داخل نہ کیا گیا۔ مَیں واپس آ کر بھوکا سو رہا۔ رات کو حضرت صاحب کو الہام ہوا۔ (انہوں نے جو لکھا ہے۔ یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمِ الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ)۔ تذکرہ میں جو الہام ہے اور دوسری روایات میں بھی یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوْا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ ہے۔ کہ اے نبی! بھوکوں اور محتاجوں کو کھانا کھلا۔ پھر صبح حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کہ کھانے کی کیا تجویز ہو رہی ہے۔ تو عرض کیا گیا کہ ایک ضلع کے آدمیوں کو بلا کر دوسرے کو بلاتے ہیں۔ میرے سامنے حضرت صاحب نے یہ فرمایا کہ ’’دروازے کھول دو، جو آئے اُس کو کھانے دو‘‘۔

(مأخوذ از روایات حضرت میاں امیر الدین صاحبؓ احمدی گجراتی رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 191، 192)

حکیم عبدالصمد صاحب بھی اپنی روایت بیان کرتے ہیں اُس میں بھی اس کا کچھ حصہ آ جائے گا جو عبدالغنی صاحب دہلی کے بیٹے تھے۔ کہتے ہیں کہ مَیں 1907ء میں قادیان میں حاضر ہوا۔ عصر کے بعد کھانا کھانے کے لئے جب ہم لنگر خانہ میں جانے لگے تو کچھ لوگ دروازے میں کھڑے تھے۔ مَیں بھی وہیں کھڑا ہو گیا۔ دروازہ کھلنے پر لوگوں نے اندر جانا چاہا۔ ایک لڑکے نے اُن کو دھکے دے کر دروازہ بند کر دیا۔ وہ لوگ بہت شرمندہ اور نادم ہو کر واپس چلے گئے۔ مَیں پھر تھوڑی دیر کے بعد واپس گیا تو دروازہ کھلا ہوا تھا۔ صبح کی نماز کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت صاحب تشریف لائے ہیں۔ مَیں مسجد مبارک کے پرانے زینہ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اوپر سے حضرت صاحب تشریف لے آئے۔ بہت سا مجمع تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ کل کوئی قصہ ہوا ہے یا فرمایا کوئی جھگڑا ہوا ہے۔ مجھے صحیح الفاظ یاد نہیں۔ حضرت خلیفہ اول نے عرض کیا کہ مجھ کو معلوم ہوا تھا کہ منتظمین کی غلطی تھی، بعض معزز آدمی اندر جانا چاہتے تھے، ایک لڑکے نے دھکا دے کر لنگر کا دروازہ بند کر دیا۔ وہ معزز لوگ تھے وہ ناراض ہو کر اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے۔ پھر ان کو کھانا بھیجا گیا۔ بعض نے کھا لیا مگر بعض نے نہیں کھایا۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ جن لوگوں کی غلطی سے یہ حرکت ہوئی ہے اُن کو شرم کرنی چاہئے اور وہ لوگ بڑے خوش قسمت ہیں جن کی چیخ و پکار کی آواز آسمان پر سنی گئی۔ اس کے بعد فرمایا کہ آج رات اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایسے الفاظ سے مخاطب کیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوْا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ کہ اے نبی! تو بھوکوں اور بیقراروں کو کھانا کھلا۔ حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ یہ الفاظ تکمیل کے ہیں۔ مَیں اُس وقت اس فقرے کے معنی نہیں سمجھا تھا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ رُتبہ بخشا ہے اور یہ خطاب فرمایا ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ۔ ایک پورا ہونے والی بات ہے اور پورا ہو رہی ہے۔) اب مجھے سمجھ آتا ہے کہ اس سے مراد یہ تھی کہ ایک وقت آئے گا جب لوگ حضرت صاحب کا درجہ گھٹانے کی کوشش کریں گے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کامل نبی تھے۔ یہ جلسہ سالانہ کا واقعہ ہے۔ لنگر خانہ اس وقت اُس مکان میں تھا جہاں آج کل حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ رہتی ہیں۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان کے بالکل مقابل میں اس کا دروازہ کھلتا ہے۔

(مأخوذ از روایات حضرت حکیم عبدالصمد صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد12 صفحہ 19 تا21)

ایک دفعہ مَیں ایک پورا خطبہ اس بات پر بھی دے چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نبی ہیں اور جن لوگوں کو کسی بھی قسم کی غلط فہمی ہے یا بعض لوگ بزدلی یا مداہنت میں غیروں کے سامنے، بات کرتے ہوئے، بحث کرتے ہوئے، اظہار کر جاتے ہیں اُن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی کہہ کر پکارا ہے اور اللہ کے فضل سے آپ نبی ہیں لیکن غیر شرعی نبی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں آئے ہوئے اور آپ سے کامل محبت اور عشق کرنے والے نبی۔

لکھتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ بعض لوگ جن کو دھکا دیا گیا تھا وہ لوگ جو واپس چلے گئے تھے، وہ آبدیدہ ہو گئے اور بے اختیار اُن کی زبان سے نکلا کہ مولیٰ ہم یہاں کھانا کھانے تو نہیں آئے تھے بلکہ تیرے حکم کی تعمیل میں تیرے مسیح کے دَر پر آئے تھے۔

(مأخوذ از روایات حضرت حکیم عبدالصمد صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد12 صفحہ 21)

پس کارکنان کو ہمیشہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

پھر چوہدری عبدالعزیز صاحب احمدی پنشنر نوشہرہ ککے زئیاں لکھتے ہیں کہ دسمبر 1907ء کے سالانہ جلسے پر جو آخری جلسہ حضرت صاحب کی حیاتِ طیبہ کا تھا، مَیں حاضر ہوا تھا۔ نو بجے حضرت صاحب گھر سے اُن سیڑھیوں کے ذریعے نیچے تشریف لائے جو مسجد مبارک سے چھتی ہوئی گلی میں دفتر محاسب کے کونے کے عین مقابل اترتی ہیں۔ حضور دوسری سیڑھی پر کھڑے ہو گئے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو خاص طور پر بلوا کر فرمایا کہ ”رات جو مہمان دیر سے آئے ہیں اُن کو کھانا نہیں ملا اور وہ بالکل بھوکے رہے ہیں۔ اُن کی فریاد عرشِ معلّٰی تک پہنچی ہے“۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضور درست ہے۔ واقعی اُن کو کھانا پہنچانے میں کوتاہی ہوئی ہے۔ فرمایا ”ایک کمیٹی چار پانچ آدمیوں کی بنائی جائے جو رات بھر مہمانوں کی آمد و رفت کی نگہداشت اور اُن کے کھانے کا بندوبست کرے تاکہ آئندہ دوستوں کو تکلیف نہ ہو“۔

(از روایات حضرت چوہدری عبدالعزیز صاحب احمدیؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد3 صفحہ 217)

میاں اللہ دتہ صاحب ولد میاں خیر محمد صاحب سہرانی احمدی سکنہ بستی رِنداں ڈیرہ غازی خان کہتے ہیں کہ 1902ء یا 1903ء کا واقعہ ہے کہ مَیں قادیان شریف گیا۔ موقع عید کا تھا اور لنگر خانے میں لنگر چلا تو عام و خاص کی تجویز ہونے لگی۔ (لنگر چلا تو عام اور خاص کی تجویز ہونے لگی کہ یہ لوگ خاص مہمان ہیں یہ عام مہمان ہیں)۔ کھانے کی تقسیم کے لئے، تو میری نیت میں فرق آنے لگا۔ فوراً مجھے یہ بدظنی پیدا ہوئی کہ جو مہدی معہود ہوگا وہ حکماً عدل ہوگا مگر اس لنگر خانے میں رِیا ہونے لگا ہے، مساوات نہیں ہے۔ پھر صبح کو مسجد مبارک میں گیا تو حضرت مسیح موعود اذان سے پہلے تشریف لائے تو آتے ہی فرمایا: مولوی نورالدین صاحب کہاں ہیں؟ حضرت مولوی صاحب نے عرض کی کہ حضور! مَیں حاضر ہوں۔ حضرت اقدس نے فرمایا رات اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ تیرا لنگر خانہ ناخن کی پشت برابر بھی منظور نہیں ہوا کیونکہ لنگر خانے میں رات کو ریا کیا گیا ہے اور اب جو لنگر خانے میں کام کر رہے ہیں اُن کو علیحدہ کر کے قادیان سے چھ ماہ تک نکال دیں۔ (اتنی سختی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمائی کہ جنہوں نے مہمانوں کے درمیان امتیاز کیا تھا، اُن کو نہ صرف فارغ کرو کام سے بلکہ چھ ماہ کے لئے قادیان سے نکال دو) اور ایسے شخص مقرر کئے جائیں جو نیک فطرت ہوں اور صالح ہوں اور فرمایا کہ فجر کی روٹی (یعنی صبح کا کھانا جو ہے ناشتہ) میرے مکان کے نیچے چلایا جائے اور مَیں اور میاں محمود احمد اوپر سے دیکھیں گے۔

اِن کو جو بدظنی پیدا ہوئی تھی کہ یہ ریا ہونے لگ گیا ہے، کہتے ہیں مَیں نے فجر کی نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ اور استغفار پڑھی کہ مَیں نے بدگمانی کی، یا اللہ مجھے معاف کر دے۔ یہ کرامات حضرت اقدس کی مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔

(مأخوذ از روایات حضرت میاں اللہ دتہ صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد3 صفحہ 194، 195)

پس یہ بدظنیاں ہیں جو بعض دفعہ بہت دور لے جاتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت پر رکھنا چاہے اُس کے لئے فوراً وہ سامان پیدا کر دیتا ہے تاکہ بدظنیاں دور ہو جائیں، اس سے بچنا چاہئے اور انسان عمومی طور پر استغفار اگر کرتا رہے تو بدظنیوں سے بچتا چلا جاتا ہے۔ ایک شخص کی غلطی سے پوری انتظامیہ کو غلط قرار نہیں دینا چاہئے۔

پھر ایک روایت ہے جناب حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کے بارہ میں ہے۔ مولوی مہر دین شاگرد مولوی صاحب نے بیان کی ہے۔ کہتے ہیں کہ جب مرزا صاحب نے براہینِ احمدیہ کتاب لکھی (مولوی صاحب نے ان کو بتایا، اِنہوں نے آگے یہ روایت لکھی ہے)۔ تو مَیں نے اس کتاب کو پڑھا تو مَیں نے خیال کیا کہ یہ شخص آئندہ کچھ ہونے والا ہے یعنی اس کو بڑا رُتبہ اور مقام ملنے والا ہے اس لئے مَیں اُن کو دیکھ آؤں۔ مَیں اُن کو دیکھنے کے لئے قادیان پہنچا تو مجھے علم ہوا کہ آپ ہوشیار پور تشریف لے گئے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ بار بار آنا مشکل ہے اس لئے ہوشیار پور جا کر دیکھ آؤں۔ مَیں نے اُن کا پتہ پوچھا تو کسی نے بتلایا کہ اُن کی بہلی کے بیل سفید ہیں (بیل گاڑی جو ہے اُس کے بیل سفید ہیں) وہ اب واپس آ رہی ہوگی، آپ راستے میں سے پتہ پوچھ لیں۔ جب ہم دریا پر پہنچے تو ہماری کشتی نے بہلی والے کی کشتی سے کچھ فاصلے پر تھی اس لئے کچھ دریافت نہ کر سکا۔ جب مَیں ہوشیار پور پہنچا تو مرزا اسماعیل بیگ حضور کے ہمراہ بطور خادم تھے۔ حضور کو انگریزی میں الہام ہوا تھا، اُس کا ترجمہ کرانے کے لئے وہ جا رہے تھے کہ مجھے راستے میں ملے۔ مَیں نے اُن سے پوچھا کہ مرزا صاحب کہاں ہیں اُنہوں نے کہا کہ شہر میں تلاش کر لیں، بتایا نہیں۔ معلوم نہیں حضرت صاحب نے منع کیا ہوا تھا یا کوئی اور بات تھی۔ آخر مَیں پوچھ کر آپ کے مکان پر پہنچا اور دستک دی۔ خادم آیا اور پوچھا کون ہے؟ مَیں نے کہا برہان الدین جہلم سے حضرت مرزا صاحب کو ملنے کے لئے آیا ہے۔ اُس نے کہا کہ ٹھہرو مَیں اجازت لے لوں۔ جب وہ پوچھنے گیا تو مجھے اُسی وقت فارسی میں الہام ہوا کہ جہاں تم نے پہنچنا تھا، پہنچ گیا ہے۔ اب یہاں سے نہیں ہٹنا۔ خادم کو حضرت صاحب نے فرمایا کہ ابھی مجھے فرصت نہیں ہے اُن کو کہہ دیں کہ پھر آئیں۔ خادم نے جب یہ مجھے بتلایا تو مَیں نے کہا کہ میرا گھر دور ہے مَیں یہاں ہی بیٹھتا ہوں جب فرصت ملے گی، تب ہی سہی۔ (جب حضرت مسیح موعود کو فرصت ہوگی تب مل لوں گا۔) جب خادم یہ کہنے کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت صاحب کو الہام ہوا کہ مہمان آوے تو مہمان نوازی کرنی چاہئے۔ اس پر حضرت صاحب نے خادم کو حکم دیا کہ جاؤ جلدی سے دروازہ کھول دو۔ میں جب حاضر ہوا تو حضور بہت خندہ پیشانی سے مجھے ملے اور فرمایا کہ ابھی مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ مَیں نے عرض کیا کہ مجھے فارسی میں یہ الہام ہوا ہے کہ اس جگہ سے جانا نہیں۔

(مأخوذ از روایات حضرت مولوی مہر دین صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد3 صفحہ 222 تا224)

اور اللہ تعالیٰ نے پھر آپ کو بیعت میں آنے کے بعد بہت بڑا مقام عطا فرمایا۔

حضرت مستری اللہ دتہ صاحب ولد صدر دین صاحب سکنہ بھانبڑی ضلع گورداسپور کہتے ہیں کہ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا دوست اگر تمہارے پاس آیا کرے تو اس کی خاطر تواضع کیا کرو۔ ذمہ دار مہمان قادیان میں آ گئے تھے، گرمیوں کے دن تھے اُس وقت صبح آٹھ بجے کا وقت ہوگا۔ حضرت صاحب نے باورچی سے پوچھا کچھ کھانا اِن کو کھلایا جائے۔ باورچی نے کہا کہ حضور! رات کی بچی ہوئی باسی روٹیاں ہیں۔ حضور نے فرمایا کچھ حرج نہیں لے آؤ۔ یعنی جب بھی کوئی دوست آئیں، اُن کو کھانا کھلایا کرو۔ روٹیاں اگر فوری تیار نہیں ہو سکتیں وہی باسی لے آؤ۔ چنانچہ باسی روٹیاں لائی گئیں۔ حضور نے بھی کھائیں اور ہم سب مہمانان نے بھی کھا لیں۔ غالباً وہ مہمان قادیان سے واپس اپنے گاؤں اٹھوال جانے والے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ باسی کھا لینا سنت ہے۔

(ماخوذ از روایات حضرت مستری اللہ دتہ صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد4 صفحہ 106)

اب بعض دفعہ بعض لوگ ناراض ہو جاتے ہیں یہاں تو خیر Pita Bread یا جو بڑی بنی بنائی روٹی ملتی ہے وہ ویسے بھی مشینوں کی بنی ہوئی بازاروں میں ہوتی ہے اور باسی ہوتی ہے لیکن پھر بھی سالن وغیرہ کے لئے بعض دفعہ ہوتا ہے` لیکن باسی سالن کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ انتظامیہ باسی سالن سڑا کر ان کو کھلانا شروع کر دے۔

روایات حضرت محمد علی اظہر صاحب جالندھر، مولوی غلام قادر صاحب کے بیٹے ہیں، کہتے ہیں کہ 1906ء کا جلسہ سالانہ مسجد اقصیٰ میں ہوا تھا جس کا صحن بھرتی ڈال کر بہت وسیع کر لیا گیا تھا۔ اس کے جنوب مشرقی کونے پر اس محلّہ کے ساتھ جس میں آج کل سلسلہ کے دفاتر ہیں کسی ہندو برہمن کا ایک کچا مکان تھا۔ جگہ کی تنگی کی وجہ سے کچھ دوست اس مکان کی چھت پر بھی نماز کے لئے کھڑے ہو گئے تھے۔ اُس پر صاحبِ مکان نے حضرت اقدس کو اور جماعت کو گالیاں دینی شروع کیں۔ ہندو تھا گالیاں دینی شروع کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے نماز سے فارغ ہوتے ہی جماعت کو صبر کی تلقین کی اور اس چھت پر جانے سے منع فرمایا۔ مزید احتیاط کے لئے منڈیر پر اونچی دیوار بنوا دی گئی۔ کچھ عرصے کے بعد تار کا جنگلہ لگوا دیا گیا تاکہ کوئی دوست اس چھت پر بھول کر بھی نہ جائے۔ آخر وہ مکان برباد ہوا، وہ بھی ایک الہام تھا اور مالکوں کو اس کو فروخت کرنا پڑا اور جماعت نے وہ خریدا اور اب وہ مسجد اقصیٰ کا ایک جزو ہے۔

(ماخوذ از روایات حضرت محمد علی اظہر صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد5 صفحہ 13)

پہلے تو وہ ایک حصہ تھا صحن کے ساتھ دفاتر تھے۔ اب دو سال پہلے اللہ کے فضل سے وہاں جب مسجد اقصیٰ کی توسیع ہوئی ہے وہ سارا حصہ اس میں آ گیا ہے اب مسجد کے اُس حصے میں ہی تقریباً دو اڑھائی ہزار آدمی نماز پڑھ لیتا ہے۔

حضرت چراغ محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد چوہدری امیر بخش صاحب کھارے کے رہنے والے تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نے مسجد اقصیٰ میں ایک بڑی لمبی تقریر فرمائی۔ ظہر کے بعد کا وقت تھا۔ مَیں مسجد کی شمالی جانب کی دیوار پر بیٹھا تھا۔ میرے ساتھ گاؤں کا ایک اول درجے کا مخالف تھا جس کے زیرِ سایہ اس وقت

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

گاؤں کا ایک آدمی تھا جو سخت مخالف تھا۔ جوں جوں حضور تقریر فرماتے جاتے تھے وہ بار بار سر ہلاتا اور سُبحان اللہ سُبحان اللہ کہتا تھا اور ساتھ یہ بھی کہتا جاتا تھا کہ میں اب حضور کی مخالفت نہیں کروں گا۔ حضور جو فرما رہے ہیں سب سچ ہے۔ دو چار دن بعد میں اُسے ملا اور دریافت کیا کہ بتاؤ اب کیا رائے ہے؟ کہنے لگا معلوم نہیں، اُس وقت تو مجھے حضور کی ہر بات درست معلوم ہوتی تھی اور اب نہیں۔

(ماخوذ از روایات حضرت چراغ محمد صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد5 صفحہ 15)

جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہ دینا چاہے اُن کے دل پھر اس طرح سخت ہو جاتے ہیں۔

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقاپوری جب قادیان آئے تو اُنہوں نے دیکھا کہ قادیان والوں کو کس طرح آزمایا جائے۔ اب آزمانے کا انہوں نے طریقہ جو نکالا، کہتے ہیں مجھے خیال ہوا کہ علماء میں سے ایک بڑے عالم کو دیکھا اور خود مدّعی مسیح اور مہدویت کی بھی زیارت کی۔ اُن کو تو دیکھا، بڑے عالم کو بھی دیکھا، اُن کو علم سے بھرا ہوا پایا، اخلاق میں اعلیٰ پایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھا، اور اُن کی تو خیر کوئی مثال تھی ہی نہیں، اخلاق کا ایک سمندر تھے۔ تو اب یہاں کے عام لوگوں کی بھی اخلاقی حالت دیکھنی چاہئے۔ چنانچہ اس امتحان کے لئے کہتے ہیں میں لنگر خانے چلا گیا جو اُس وقت حضرت خلیفہ اول کے مکان کے جنوبی طرف اور بڑے کنوئیں کی مشرق کی طرف تھا۔ لنگر خانے میں ایک چھوٹا سا دیگچہ تھا جس میں دال اور ایک چھوٹی سی دیگچی میں شوربہ تھا۔ میاں نجم الدین صاحب بھیروی مرحوم اُس کے منتظم تھے۔ مَیں نے میاں نجم الدین صاحب سے کھانا مانگا تو انہوں نے مجھے ایک روٹی اور دال دی۔ مَیں نے کہا مَیں دال نہیں لیتا، گوشت دو۔ میاں نجم الدین صاحب مرحوم نے دال اُلٹ کر گوشت دے دیا۔ (دال واپس ڈال دی، گوشت ڈال دیا بغیر کچھ کہے)۔ لیکن مَیں نے پھر کہا کہ نہیں نہیں دال ہی رہنے دو۔ تب انہوں نے گوشت اُلٹ کر دال ڈال دی۔ (پھر واپس کیا گوشت، پھر دال ڈال دی)۔ اور گوشت اور دال کے اس ہیر پھیر سے میری غرض یہ تھی کہ تا مَیں کارکنوں کے اخلاق دیکھوں۔ مطلب یہ نہیں تھا کہ مجھے دال پسند ہے یا گوشت پسند ہے۔ اتنی دفعہ دال اور گوشت کو بدلوایا کہ دیکھنا یہ چاہتے تھے کہ ان کے اخلاق اچھے ہیں کہ نہیں۔ یہ کہیں غصے میں آ کر یہی دال کی پلیٹ تو نہیں میرے اوپر پھینک دیں گے۔ تو مَیں نے بیٹھ کر کھانا کھایا اور وہاں کے مختلف لوگوں سے باتیں کیں۔ منتظمینِ لنگر کی ہر ایک بات خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے والی تھی، یہ فقرہ دیکھیں کہ منتظمینِ لنگر کی (جو بھی کارکنان تھے وہاں اُن کی) ہر ایک بات خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے والی تھی۔ اس سے بھی میرے دل میں گہرا اثر ہوا۔ اب یہ تھی نیکی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے صحابہ میں اپنے ساتھ رہنے والوں میں پیدا کی۔ دوسرے دن صبح قریباً تمام کمروں سے قرآنِ شریف پڑھنے کی آواز آتی تھی۔ فجر کی نماز میں مَیں نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور یہ نظارہ بھی میرے لئے بڑا دلکش اور جاذبِ نظر تھا۔

(مأخوذ از روایات حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحبؓ بقاپوری رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد8 صفحہ 10، 11)

پس یہ نظارے ہیں جو اِن دنوں میں بھی، جلسے کے دنوں میں خاص طور پر ہم میں نظر آنے چاہئیں، اور کارکنان کو بھی خاص طور پر نوٹ کرنا چاہئے کہ اُن کی ہر بات، اُن کا ہر عمل ایسا ہو جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ حقیقت میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت کی ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک تعلق پیدا کیا ہے۔ اور پھر یہ باتیں زندگی کا مسلسل حصہ ہونی چاہئیں کہ نمازیں بھی ہوں، قرآنِ کریم کی تلاوت بھی ہو اور پھر نہ صرف اِن تین دنوں میں، بلکہ گھروں میں جا کر بھی ان کو جاری رہنا چاہئے۔

حضرت منشی محبوب عالم صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں لاہور سے قادیان گیا کیونکہ مَیں حضرت صاحب کو روزانہ خط لکھا کرتا تھا اس واسطے حضرت اقدس کو بھی میرے ساتھ بہت محبت ہو گئی۔ جب کبھی میں لاہور سے جاتا فوراً ہی مجھے شرفِ ملاقات بخشتے۔ کبھی مجھے اندر بلاتے، کبھی خود باہر تشریف لاتے۔ ایک دفعہ مَیں قادیان گیا تو حضور مسجد مبارک میں تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ آپ یہاں بیٹھ جائیں مَیں آپ کے لئے کچھ کھانا لاتا ہوں۔ چنانچہ مَیں کھڑکی کے آگے بیٹھ گیا۔ حضور اندر تشریف لے گئے کوئی پندرہ بیس منٹ کے بعد سویّوں کی ایک تھال اپنے دستِ مبارک میں اُٹھائی ہوئی میرے لئے لے آئے اور فرمانے لگے، یہ ابھی آپ کے لئے اپنے گھر والوں سے پکوا کر لایا ہوں۔ مَیں بہت شرمسار ہوا کہ حضور کو تکلیف ہوئی مگر دل میں مَیں خوش بھی ہوا کہ حضرت اقدس کے دستِ مبارک سے مجھے یہ پاکیزہ غذا میسر ہوئی ہے۔ چنانچہ میں نے سویّاں کھائیں اور بہت خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر حضور نے مجھے رات کو فرمایا آج آپ یہیں سوئیں، چنانچہ مسجد کے ساتھ کے کھڑکی والے کمرہ میں اکیلا سویا مگر مجھے رات بھر نیند نہ آئی اور میں جاگتا ہی رہا۔ اور دعائیں کرتا رہا اور دل میں خیال کرتا تھا کہ میرا یہاں سونا کسی غفلت کا موجب نہ ہو، تا کہ حضرت کو روحانی طور پر یہ معلوم نہ ہو جائے کہ مَیں سویا رہا ہوں۔ اسی خوف سے مَیں جاگتا رہا اور درود شریف پڑھتا رہا اور دعائیں کرتا رہا اور جب چار بجے تو حضور خود میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ جاگیں اب نماز کا وقت ہونے والا ہے۔ مَیں تو پہلے ہی جاگتا تھا اُٹھ کھڑا ہوا اور مسجد مبارک میں آ گیا۔ اتنے میں اذان ہوئی اور حضرت صاحب بھی اندر سے تشریف لائے۔

(مأخوذ از روایات حضرت منشی محبوب عالم صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد9 صفحہ 220 تا222)

حضرت میاں وزیر خان صاحب ولد میاں محمد صاحب افغان غوری لکھتے ہیں کہ ایک روز 1895ء یا 1896ء کی بات ہے، حضرت صاحب اور مولوی صاحبان یعنی مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب، مولوی محمد احسن صاحب اور چند دوست جن میں مَیں بھی تھا، گول کمرے میں کھانا کھا رہے تھے کہ کھانے کے وقت قیمہ بھرے ہوئے کریلے آئے۔ حضرت صاحب نے ایک ایک کر کے تقسیم کر دیئے۔ دو رہ گئے اور مجھے کوئی نہیں دیا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے تو نہیں دیا۔ بڑے بڑے مولویوں کو دے دیا ہے، مجھے نہیں دیا۔ حضرت صاحب نے معاً دونوں کریلے اُٹھا کر میرے آگے رکھ دیئے۔ مَیں نے عرض کی حضور بھی لے لیں۔ آپ نے فرمایا نہیں، آپ کھائیں۔

(ماخوذ از روایات حضرت میاں وزیر خان صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد14 صفحہ 363، 364)

تو فوراً ایسی صورتحال بعض دفعہ ہوتی تھی کہ خیال آیا اور ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُن کے خیال کے مطابق، خواہش کے مطابق یا جو بھی اگر کوئی بدظنی پیدا ہوئی ہو تو اُس کو دور کرنے کے لئے فوراً وہ عمل کر دیا۔

حضرت میاں عبدالرحیم صاحب ولد میاں محمد عمر صاحب جو قادیان کے رہنے والے تھے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی کرم الدین صاحب کے مقدمہ میں حضور گورداسپور تشریف لے گئے اور بوجہ روزانہ پیشیوں کے حضور نے وہاں قیام فرما لیا۔ میری عادت تھی کہ مَیں پہلے کھانا نہیں کھایا کرتا تھا بلکہ حضور جب کھانا کھا لیتے تو پھر کھایا کرتا تھا۔ سارے کا سارا کھانا پکوا کر بھجوا دیا کرتا تھا۔ یہ کھانا پکواتے تھے مہمانوں کا بھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا بھی، لیکن اپنے لئے نہیں نکالتے تھے، سارا بھجوا دیتے تھے۔ ایک دن مَیں نے حافظ حامد علی صاحب مرحوم کو تاکید کی کہ میرا کھانا یہاں لے آنا مگر اُس دن خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ کئی دوست تھے، وہ سب کھانا کھا گئے اور میرے واسطے کچھ بھی نہیں بچا۔ مَیں حافظ صاحب سے غصے ہو گیا اور یونہی سو گیا۔ صبح حضور نے آواز دی کہ کیا کھانا تیار ہے۔ حافظ حامد علی صاحب نے حضور سے عرض کیا کہ ابھی تو کھانا پکانے والا ہی نہیں اُٹھا اور ہم سے غصّہ ہیں۔ پھر حضور نے کھڑکی کی طرف سے آواز دی۔ کھڑکی چوبارے کی تھی اور باورچی خانے کے سامنے تھی مگر مَیں نے پھر بھی آواز نہ دی۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آواز دے رہے ہیں انہوں نے پھر بھی جواب نہیں دیا)۔ اس پر حضور نے پھر آواز دی مَیں نے پھر بھی جواب نہیں دیا۔ پھر حضور خود تشریف نیچے لے آئے اور فرمایا کہ 'کاکا' آج کیا ہو گیا ہے، کھانا کس طرح تیار کرو گے؟ اس پر حافظ حامد علی صاحب نے دوبارہ عرض کیا کہ حضور! یہ رات سے ناراض ہے کیونکہ اس نے کہا تھا کہ حضور کے کھانے کے بعد میرا کھانا لانا، مگر چونکہ کھانا بچا نہیں تھا اس لئے اس کو نہ دے سکا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اس کو پہلے دے دیا کرو۔ اُس نے عرض کیا (حافظ حامد علی نے) کہ یہ پہلے نہیں لیتا۔ پھر حضور نے حافظ صاحب کو کہا کہ اس کے لئے ایک سیر دودھ روزانہ لایا کرو۔ اُس بات کو سن کے مَیں مچلا بنا ہوا سو رہا تھا۔ مَیں فوراً اُٹھا اور عرض کی کہ آدھے گھنٹے کے اندر اندر کھانا تیار ہو جائے گا۔ چنانچہ مَیں نے جلدی جلدی آگ جلا کر آدھا گھنٹہ گزرنے سے پہلے کھانا تیار کر دیا۔ جب حضور کے پاس کھانا گیا تو مَیں بھی اوپر چوبارے پر چلا گیا۔ حضور نے پوچھا تم نے کیا طلسمات کیا ہے؟ کیا جادو کیا ہے؟ مَیں نے عرض کیا پھر بتاؤں گا۔ دوسرے دن صبح جب مہندی لگانے کے لئے گیا تو فرمایا کل کیا جادو کیا تھا کہ کھانا اتنی جلدی تیار ہو گیا۔ چونکہ حضور اکیلے تھے مَیں نے حضور سے عرض کیا کہ دراصل خالی گوشت پک رہا تھا، گوشت رکھ کے تو ہلکی آنچ مَیں نے رکھ دی تھی، اور تیز آگ بند کی ہوئی تھی۔ اُس وقت جب آپ نے کہا تو مَیں نے جلدی سے سبزی ڈالی اور کھانا تیار ہو گیا۔ حضرت صاحب اس سے بڑے ہنسے اور خوش ہوئے۔

(مأخوذ از روایات حضرت میاں عبدالرحیم صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد8 صفحہ 228 تا230)

حضرت شیخ مشتاق حسین صاحب ولد شیخ عمر بخش صاحب گوجرانوالہ کے ہیں۔ یہ کہتے ہیں 1900ء یا 1901ء کا واقعہ ہے کہ سالانہ جلسے کے ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مسجد مبارک میں تشریف فرما

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز گولبازار ربوہ 047-6215747

کاشف جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 047-6213649

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر: 0924618281,04027172202

09849128919, 08019590070

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

تھے، نماز ظہر کا وقت تھا اور نمازی جمع تھے۔ حضور نماز ادا کرنے کے بعد تقریر فرما رہے تھے۔ ایک شخص اُس وقت باہر سے آیا اور دوستوں کے سر سے پھاندتا ہوا حضور کے قرب میں چلا گیا۔ (اوپر سے پھلانگتا ہوا آیا، آگے چلا گیا) اُس کی اس جدوجہد میں ایک دوست کی پگڑی اُتر گئی، ٹھوکر لگی جو بیچ میں لوگ بیٹھے ہوئے تھے کسی کی پگڑی اُتر گئی اُس سے، اور اُس نے حضور کو شکایتی رقعہ لکھ دیا۔ حضور اُس کو پڑھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور گھر کی کھڑکی کے پاس پہنچ کر حضرت مولانا نورالدین صاحب کو بلایا اور کھڑکی کے پاس چند باتیں کر کے اندر تشریف لے گئے۔ مولوی صاحب واپس آ کر کھڑے ہو گئے اور تقریر شروع کی۔ تقریر تو دس پندرہ منٹ کی کی، مگر شروع کے مطلب کے الفاظ مجھے آج بھی من وعن یاد ہیں۔ حضور نے فرمایا (حضرت خلیفہ اول نے) کہ دیکھو آج مَیں تمہیں ایک خوفناک بات سناتا ہوں۔ خود نہیں، بلکہ مامور کیا گیا ہوں (خود نہیں بتا رہا مَیں، بلکہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے) کہ یہ بات بتا دو۔ تمہیں بتاؤں کہ آج ہمارا امام دعا کر رہا ہے کہ خشک ڈالی مجھ سے کاٹی جاوے''۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اُن کو کہا کہ آج مَیں یہ دعا کر رہا ہوں کہ جو خشک ڈالیاں ہیں وہ مجھ سے کاٹی جائیں۔ جو اپنے ایمان میں مضبوط نہیں ہونا چاہتے وہ مجھ سے کٹ جائیں۔ پھر حضرت خلیفہ اوّل نے کہا یہ بھی آگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ تم دوسروں کے سر کچل کر خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتے، قربِ الٰہی اُس کے فضل سے ملتا ہے۔

(ماخوذ از روایات حضرت میاں شیخ مشتاق حسین صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 329)

لوگوں کے سروں سے پھلانگتے ہوئے جاؤ، کسی کو تکلیف دو، کسی کو ٹھوکر مارو کہ قریب پہنچ کر میں زیادہ قرب حاصل کر لوں گا۔ تو فرمایا کہ لوگوں کو تکلیف دینے سے قرب نہیں ملا کرتا، قرب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتا ہے اُس فضل کو تلاش کرو۔ پس آج بھی بعض دفعہ مَیں نے دیکھا ہے بعض پڑھے لکھے لوگ بھی پھلانگتے ہوئے آگے آنے کی کوشش کرتے ہیں اُن کو احتیاط کرنی چاہئے۔ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ کسی دوسرے کی تکلیف کا باعث نہ بنیں۔ اور جلسے کے دنوں میں کیونکہ رَش ہوتا ہے اس لئے جو پہلے آنے والے ہیں وہ آگے آ کر بیٹھ جایا کریں تاکہ پیچھے سے آنے والے آرام سے بیٹھا کریں، بجائے اس کے کہ بیچ میں جگہ خالی ہو اور پھر لوگوں کو پھلانگ کر آنا پڑے۔

حضرت غلام محمد صاحب، یہ نارووال کے تھے پولہ مہاراں کے۔ وہ کہتے ہیں کہ جلسہ 1904ء میں شمولیت کے لئے خاکسار بمع دیگر احمدیان چوہدری محمد سرفراز خان غیر مبائع سکنہ بدوملہی او میاں چراغ دین صاحب مرحوم ستواڑو، چوہدری حاکم سکنہ منگولہ اور یہ سارے لوگ بہت سارے جو تھے رات کو امرتسر گاڑی پر پہنچے۔ کہیں رات کو کسی جگہ بٹالے میں اترے۔ کسی سید کی مسجد میں رات گزاری۔ پھر صبح قادیان پہنچ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک دالان میں تقریر فرما رہے تھے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا گھر ہے جہاں آج کل، یہیں پہلے مہمان خانہ ہوتا تھا۔ تقریر سورۃ بقرۃ کے رکوع نمبر ایک اور سورۃ دھر کی تفسیر تھی۔ نفسِ امّارہ، نفسِ لوّامہ، نفسِ مطمئنہ کی تشریح تھی۔ یعنی نفسِ امارہ وہ ہوتا ہے جب انسان گناہ ہی کرتا ہے۔ تو نفسِ امّارہ غالب ہوتا ہے۔ نفسِ لوّامہ گناہ بھی کرواتا ہے اور نیک کام بھی، اور بعض بعض دفعہ نفسِ امّارہ اور نفسِ لوّامہ کی باہمی لڑائی رہتی ہے۔ کبھی گناہ کی حالت غالب کر لیتی ہے، کبھی نیکی کی۔ نیکی غالب ہو جانے پر، اگر مکمل طور پر نیکی غالب آ جاتی ہے جب اور گناہ دور بھاگ جاتا ہے تو پھر نفسِ مطمئنہ حاصل ہو جاتا ہے۔ انسان گناہ نہیں کرتا بلکہ نیکی سے ہی واسطہ رہتا ہے۔ اُس صورت میں پھر جب نفسِ مطمئنہ حاصل ہو جائے۔ نفسِ امارہ و نفسِ لوامہ کی کُشتی ہوتی ہے۔ یعنی برائی کو ابھارنے والا نفس اور پھر اس پر ملامت کرنے والا نفس جو ہے وہ آپس میں لڑتے رہتے ہیں۔ کبھی وہ جیت گیا، کبھی وہ جیت گیا۔ کبھی وہ اوپر ہوتا ہے کبھی وہ نیچے، کبھی وہ اوپر کبھی وہ نیچے۔ پھر کہتے ہیں کہ اس کے بعد آیت اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا (الدھر:6) تلاوت فرمائی کہ خدا کے نیک بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کو ایسے پیالے پیش کئے جائیں گے جن میں کافور کی خاصیت ملی ہوئی ہو گی۔ اس تلاوت فرمانے کے بعد فرمایا کہ جس طرح کافوری شربت ٹھنڈک پیدا کرتا ہے، اسی طرح جب نفسِ مطمئنہ حاصل ہو جاوے، اطمینان ہو جاتا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ وَیُسْقَوْنَ فِیْھَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُھَا زَنْجَبِیْلًا (الدھر: 18) کہ اور اس میں ان پیالوں میں پلایا جاتا ہے جس میں زنجبیل ملی ہوئی ہو گی۔ پھر فرمایا کہ جس طرح زنجبیل کا شربت لذیذ ہوتا ہے ایسا ہی نفسِ مطمئنہ حاصل ہو جانے پر نیکی کی لذت حاصل ہو جاتی ہے۔ بدی کی طرف خیال بھی نہیں جاتا۔

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

(ماٴخوذ از روایات حضرت غلام محمد صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 172، 173)

پس یہ روایت مَیں نے خاص طور پر اس لئے بھی لی تھی کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی باتوں کو کس طرح سنتے تھے؟ کس طرح اُن سے استفادہ کرتے تھے؟ اور کس طرح اُن کو یاد رکھتے تھے؟ پھر بڑے سادہ الفاظ میں آگے بیان بھی کر دیا کہ دوسروں کو سمجھ بھی آ جائے۔ پس اسی سوچ کے ساتھ ہمارے یہاں جلسے پر آنے والے ہر شخص کو جلسے میں شامل ہو کر تقاریر کو سننا بھی چاہئے اور اُن سے علمی فیض بھی حاصل کرنا چاہئے، روحانی فیض بھی حاصل کرنا چاہئے اور یاد بھی رکھنا چاہئے، تاکہ پھر آگے اس علم اور روحانیت کو پھیلانے والے بھی بنیں۔

حضرت ڈاکٹر محمد دین صاحب بنوں ہسپتال کے انچارج تھے، یہ کہتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ 1905ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت کی تھی۔ دستی بیعت دسمبر 1905ء میں کی۔ بذریعہ خط اپریل 1905ء میں اور دستی دسمبر 1905ء میں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر کی تھی یہ بیعت۔ اُس وقت میری عمر بیس سال کی تھی اور مَیں میڈیکل کالج لاہور میں سب اسسٹنٹ سرجن کلاس میں پڑھتا تھا۔ بیعت کرنے کے بعد بہت سے لوگ تھے چنانچہ ایک لمبی پگڑی پھیلا دی گئی تھی جس پر لوگوں نے ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ بیعت کنندگان میں شیخ تیمور صاحب بھی تھے۔ شیخ صاحب نے پہلے بھی بیعت کی ہوئی تھی مگر ہمارے ساتھ بھی شامل ہو گئے۔ حضور (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام) کے ہاتھ پر شیخ صاحب کا ہاتھ تھا اور شیخ صاحب کے ہاتھ پر میرا ہاتھ تھا۔ حضور الفاظ بیعت فرماتے جاتے تھے اور ہم سب بیعت کنندگان اُن کو دہراتے جاتے تھے۔ بیعت کے بعد حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی۔ جلسے کے اختتام پر ہم پانچ ڈاکٹر کلاس کے طالب علموں نے حضور سے واپسی کے لئے اجازت چاہی تو حضور نے فرمایا کہ ٹھہرو۔ رسالہ الوصیت اُس وقت چھپ کر آیا تھا۔ ابھی گیلا ہی تھا کہ ہم کو اُس کی ایک ایک کاپی عنایت کر دی گئی اور ساتھ ہی حضور نے ہمیں واپسی کی اجازت بھی دے دی۔ چنانچہ ہم رسالہ الوصیت لے کر واپس لاہور آ گئے۔ لاہور میڈیکل کالج کے ہسپتال اسسٹنٹ کلاس نے جن میں مَیں بھی شامل تھا، 1906ء کے آغاز میں بعض شکایات کی بنا پر سٹرائک کر دی (ہڑتال کر دی) اس میں احمدی میڈیکل طلباء بھی شامل تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو جب اس کا علم ہوا تو حضور نے ازراہِ کرم ایک تاکیدی حکم ہمیں بھیجا کہ ایسی تحریکات میں حصہ لینا اسلام کے خلاف ہے اور جماعت احمدیہ کی بھی روایات کے خلاف ہے اس لئے تم سب پرنسپل صاحب سے معافی مانگ کر کالج میں پھر داخل ہو جاؤ۔ ساتھ ہی پرنسپل صاحب میڈیکل کالج کو بھی لکھا اور ساتھ ہی سفارش بھی کی کہ ہماری جماعت کے طلباء کو معافی دے کر پھر داخل کر لیویں۔ چنانچہ ہم پانچوں احمدی طلباء معافی مانگ کر پھر داخل ہو گئے۔ اس پر پیسہ اخبار لاہور نے مسیح کے پانچ حواری کے عنوان سے ایک مضمون لکھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور احمدی جماعت پر بہت اعتراض کئے۔ لیکن پھر بھی اثر نہیں ہوا، باقی لڑکے بھی اُس کے بعد معافی مانگ کر داخل ہو گئے۔ کہتے ہیں حضور کے بہت سارے خطوط میرے پاس ہیں۔ لیکن جنگِ عظیم کی وجہ سے باہر تھے، وہ گم گئے۔

(ماٴخوذ از روایات حضرت ڈاکٹر محمد دین صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 1 صفحہ 53، 54)

تو بہرحال ہڑتال کے بارے میں سٹرائکوں کے بارے میں ہمارا کیا مؤقف ہے اس بارے میں مَیں بڑے واضح طور پر خطبات دے چکا ہوں۔

چوہدری غلام رسول صاحب بسراء 99 شمالی سرگودھا کہتے ہیں کہ دسمبر 1907ء جلسہ سالانہ کا واقعہ ہے کہ جمعرات کی شام کو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام صبح باہر سیر کو جائیں گے۔ اس وقت دستور یہ تھا کہ جب بہت بھیڑ ہو جاتی تھی تو آپ کے گرد بازوؤں کا حلقہ باندھ لیا جاتا تھا اور آپ اس حلقے کے بیچ چلتے تھے۔ (جس طرح چین (Chain) بنا لیتے ہیں بازو پکڑ کے) چنانچہ مَیں نے اپنے ہمراہیوں مولوی غلام محمد گوندل امیر جماعت احمدیہ چک 99 شمالی، چوہدری میاں خان صاحب گوندل اور چوہدری محمد خان صاحب گوندل مرحوم سے صلاح کی کہ اگر خدا نے توفیق دی تو صبح جب آپ باہر سیر کو نکلیں گے تو ہم آپ کے گرد بازوؤں کا حلقہ بنائیں گے، اس طرح پر ہم حضور کا دیدار اچھی طرح کر سکیں گے۔ صبح جب نماز فجر سے فارغ ہوئے تو تمام لوگ حضور کے انتظار میں بازار میں اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ یہ مکمل پتہ تو نہیں تھا کہ حضور کس طرف سے باہر تشریف لے جائیں گے لیکن جس طرف سے ذرا سی بھی آواز اُٹھتی کہ آپ اس طرف باہر سیر کو تشریف لے جائیں گے لوگ اُسی طرف ہی پروانہ وار دوڑے جاتے تھے۔ کچھ دیر اسی طرح ہی چہل پہل بنی رہی۔ آخر پتہ لگا کہ حضور شمال کی جانب سے ریتی چھلا کی طرف باہر سیر کو تشریف لے جائیں گے۔ ہم لوگوں نے جو آگے ہی منتظر تھے کپڑے وغیرہ کَس لئے اور تیار ہو گئے کہ جس وقت حضور بازار سے باہر دروازے پر تشریف لے آئیں، اُسی وقت ہم بازوؤں کا حلقہ بنا کر آپ کو بیچ میں لے لیں گے۔ ہم اس تیاری میں تھے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑے جمّ غفیر کے درمیان میں (اس جمگھٹے کے) آپ آ رہے ہیں۔ اس جمگھٹے نے ہمارے ارادے خاک میں ملا دیئے اور یہ جمگھٹا جو تھا ہمیں روندتا ہوا چلا گیا۔ ریتی چھلے کے بڑے مغرب کی طرف ایک لسوڑی کا درخت تھا۔ آپ اُس لسوڑی کے درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے اور وہاں ہی آپ لوگوں سے مصافحہ کرنے لگے۔ کسی نے کہا حضرت صاحب کے لئے کرسی لائی جاوے تو آپ نے فرمایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے کہا ہے کہ لوگ بہت بڑی کثرت سے

تیرے پاس آئیں گے لیکن (پنجابی میں باتیں ہو رہی تھیں شاید تو فرمایا) 'تُوں اَکّیں نہ اور تھکیں نہ'۔

(ماخوذ از روایات حضرت چوہدری غلام رسول بسراء صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 1 صفحہ 71)

دیکھیں کس شان سے آج بھی آپ کا یہ الہام پورا ہو رہا ہے۔ اس ملک میں بیٹھے ہوئے کثرت سے لوگ جلسہ سننے کے لئے آ رہے ہیں۔ اصل میں تو یہ عربی کا الہام ہے جس کا ترجمہ انہوں نے کیا ہے۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس طرح بیان فرمایا۔

حضرت مولوی محمد جی صاحب ولد میر محمد خان صاحب کہتے ہیں کہ جلسے پر مَیں نے حضرت اقدس کو تقریر کرتے دیکھا ہے۔ کوئی وقت معین نہیں ہوتا تھا جب ارادہ آپ فرماتے تھے تو اعلان کیا جاتا۔ میاں بشیر احمد صاحب کے مکان میں جلسہ ہو رہا تھا۔ آپ لکڑی کی سیڑھی سے اُتر کر آئے جو دالان کے اندر لگی ہوئی تھی اور زندگی وقف کرنے کا ارشاد کیا۔ (اُس وقت زندگی وقف کرنے کا ارشاد فرمایا جلسے کی تقریر میں)۔ مسجد اقصیٰ میں ایک جلسے میں آپ کے لئے کرسی رکھی گئی اور بیٹھ کر تقریر کی۔ تقریر میں فرمایا، ہر ایک آدمی جو یہاں ہے وہ میرا نشان ہے، پس اس وقت بھی جو اس وقت یہاں بیٹھے ہیں جلسے پہ، دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے، یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کا نشان ہیں۔ اور اس صداقت کے نشان کو ثابت کرنے کے لئے ہمیں اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں بھی پیدا کرنی ہوں گی جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔ حضرت اقدس کی تقریر میں تسلسل ہوتا تھا، شروع میں کچھ دھیمی آواز ہوتی تھی پھر بلند ہو جاتی تھی۔ مقرر اپنی تقریروں میں بعض فقروں پر زور دیا کرتے ہیں، آپ کی یہ عادت نہیں تھی۔ قرآنِ مجید کی آیت بھی سادہ طرز سے پڑھتے تھے، نہ ہاتھ سے اور نہ انگلی سے اشارہ کرتے۔ لاٹھی ہاتھ میں لے کر کھڑے ہوتے تھے کبھی دونوں ہاتھ اس پر رکھ لیتے۔ آپ کی تقریر نہایت دلکش ہوتی، بالکل اطمینان سے آپ تقریر فرماتے گویا قدرتی مشین ہے جس کو قدرت کے ہاتھ نے کام لینے کے لئے کھڑا کیا ہے۔

(مأخوذ از روایات حضرت مولوی محمد جی صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 8 صفحہ 145، 146)

حضرت صوفی نبی بخش صاحب روایت کرتے ہیں کہ 27 دسمبر 1891ء کے جلسے پر جس میں حاضرین کی تعداد اسّی (80) کے قریب تھی مَیں بھی حاضرِ خدمت ہوا اور دن کے دس بجے کے قریب چائے پینے کے بعد ارشاد ہوا کہ سب دوست بڑی مسجد میں جو اَب مسجد اقصیٰ کے نام سے مشہور ہے تشریف لے جائیں۔ حسب الحکم سب کے ساتھ میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ زہے قسمت کہ میرے لئے قسّامِ ازل نے اس برگزیدہ بندے کی جماعت میں داخل ہونے کے لئے یہی دن مقرر کر رکھا تھا۔ اُس وقت مسجد اتنی وسیع نہ تھی جیسی آج نظر آتی ہے۔ سب کے بعد حضرت صاحب خود تشریف لائے اور مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو 'آسمانی فیصلہ' سنانے کے لئے مقرر کیا۔ لیکن میرے لئے یہ ایک حیرت کا مقام تھا کیونکہ مَیں نے حضرت اقدس کے رُوئے مبارک اور لباس کی طرف دیکھا تو وہ وہی حلیہ تھا اور وہی لباس تھا جس کو ایامِ طالب علمی میں مَیں نے دیکھا تھا۔ حاضرین تو بڑی توجہ سے آسمانی فیصلہ کو سننے میں مشغول تھے اور مَیں اپنے دل کے خیالات میں مستغرق تھا اور فیصلہ کر رہا تھا کہ یہ تو وہی نورانی صورت ہے جس کو طالب علمی کے زمانے میں مَیں نے عالمِ خواب میں دیکھا تھا۔

(روایات حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 15 صفحہ 109)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب روایت کرتے ہیں کہ جن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو آپ کی وفات کے متعلق الہامات ہو رہے تھے اُنہی دنوں کا واقعہ ہے کہ جلسہ سالانہ مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ حضور نے اس جلسہ میں نماز کے بعد متعلق تقریر فرماتے ہوئے سورۃ فاتحہ کی تشریح فرمائی اور عبودیت کے معنی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ عبد جب صحیح طور پر عبودیت کے رنگ سے رنگین ہوتا ہے تو اُس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے جیسے ایک لوہے کا ٹکڑا آگ میں پڑ کر آگ کا انگارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح صفاتِ الٰہیہ سے عبد متصف ہو جاتا ہے جس طرح کہ وہ لوہا کا ٹکڑا آگ نہیں ہوتا بلکہ اپنی ماہیت میں لوہا ہوتا ہے اور عارضی طور پر آگ کی کیفیت اُس میں سرایت کرتی ہے۔ اسی طرح عبد اپنی حقیقت میں انسان ہوتا ہے لیکن اس میں صفاتِ الٰہیہ کام کر رہی ہوتی ہیں ایسے عبد کا ارادہ اپنا نہیں ہوتا بلکہ الٰہی ارادے کے ساتھ اُس کی تمام حرکات وسکنات وابستہ ہوتی ہیں۔

(روایات حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 14 صفحہ 50)

پس ایسی عبودیت کی تلاش کی کوشش ہر احمدی کو کرنی چاہئے اور یہی حقیقی مومن ہونے کی نشانی ہے اور یہی چیزیں پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آئے تھے۔

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری روایت کرتے ہیں کہ غالباً 1906ء کے سالانہ جلسہ کے موقع پر آپ نے اپنی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میری موت اب قریب ہے اور مَیں جب اپنی جماعت کی حالت دیکھتا ہوں تو مجھے اُس ماں کی طرح غم ہوتا ہے جس کا دو تین دن کا بچہ ہے اور وہ مرنے لگے لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر مجھے کامل یقین ہے کہ وہ میری جماعت کو ضائع نہیں ہونے دے گا۔ یہ ایک دل کا اطمینان ہے۔

(روایات حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 8 صفحہ 68)

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت روزانہ بڑھ رہی ہے اور بڑھتی چلی جا رہی ہے لیکن صرف تعداد میں بڑھنا ہی کافی نہیں، ہمیں اپنے ایمانوں کی بھی فکر کرنی چاہئے، اپنی روحانیت کی بھی فکر کرنی چاہئے اور اس میں بھی بڑھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اور اپنے ایمانوں کو اور اپنی نسلوں کے ایمانوں کو بچانے کے لئے ہر وقت اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ نہ صرف یہ ایمان ہمارے تک ہی محدود رہیں بلکہ اپنی اگلی نسلوں میں بھی ہم یہ ایمان پیدا کرنے والے بنیں اور اس کے لئے نیک نمونے قائم کریں تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دعاؤں سے ہمیشہ فیض پانے والے بنتے چلے جائیں اور آپ کی فکروں کو دور کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ اور یہی چیزیں ہیں جو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھائیں گی اور یہ جو صحابہ کے واقعات میں نے بیان کئے ہیں یہ اصل میں تو اس لئے کئے ہیں تا کہ ہمارے سامنے کچھ نمونے ہوں اور ہمیں مختلف ذریعوں سے پتہ لگے کہ کس طرح صحابہ اپنے عشق ومحبت کا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کرتے تھے، کس طرح کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو آپ کے ساتھ تھا اور کیا وہ روحانی انقلاب تھا جس کے لئے وہ پروانے ہر وقت شمع کے گرد اکٹھے رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے ایمانوں میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں اور کبھی کسی بھی قسم کی ایسی حرکت ہم سے سرزد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنے۔ ☆☆

شمائل حضرت محمد ﷺ

اہل دنیا کو نہ جانے کیا اچھا لگا۔۔۔اہل دل کو بس محمد مصطفےٰؐ اچھا لگا

ہمارے سید ومولیٰ آنحضرت ﷺ کا وجود باوجود ایسا شجرہ طیبہ ہے جس کی شاخیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔ اور جڑیں فطرت انسانی کی پاتال میں پیوست ہیں۔ ایک ایسا سدا بہار درخت ہے۔ جو ہر موسم ہر زمانہ میں اپنے رب کے اذن سے پھل دیتا ہے۔ آپ کی سیرت ایسا شجر مبارکہ ہے کہ جو شرقی ہے نہ غربی بلکہ کل عالم اس کے فیض سے معطر ہوتا ہے۔ ایک ایسی بارش ہے کہ جو ہر خشکی اور تری پر اُترتی اور نہال ہوتی ہے۔ ایک ایسا نور ہے جو ہر تاریکی کو اُجالے میں بدل دیتا ہے۔ ایک فرقان ہے جو حق وباطل میں فرق کر دیتا ہے۔ الغرض ایک ایسا لال بے بہا ہے جس کے اوصاف لکھنے کے لئے سات سمندر سیاہی اور تمام درخت قلمیں بن جائیں تب بھی اس کا حق ادا نہیں ہوتا۔

فطرت انسانی میں کتنا تنوع ہے۔ اس کی ضرورتیں ان گنت اور مسائل بے شمار ہیں۔ ملک ملک، قوم قوم قبیلہ قبیلہ، فرد فرد ایک لا متناہی سلسلہ ہے۔ جو ذاتی اور اجتماعی اور پھر بین الاقوامی تعلقات کے حوالہ سے کامل رہبر کا متلاشی ہے۔ اور حضرت محمد ﷺ کی ہستی وہ کامل ہستی ہے جو کسی کو مایوس نہیں کرتی۔ ہر ضرورت مند کا ہاتھ پکڑتی اور اسے روشنی دکھاتی ہے۔ زمین سے زمین اور پھر آسمان تک راستوں کے مسافر کو ہر قدم پر زادراہ مہیا کرتی ہے مبارک وہ جو اس چاند سورج کو اپنے سینے میں اتار لے۔ اور دل میں بسا لے۔ حضرت محمد ﷺ کی پاک سیرت کا چمن ہزاروں شاخوں اور لاکھوں پھولوں سے سجا ہوا ہے۔ یہ دلکش مناظر ان پاک وجودوں نے بیان کئے ہیں۔ جنہوں نے اس صاحبِ جلال وجمال کو اپنی ظاہری وباطنی آنکھوں سے دیکھا۔ جنہوں نے اس چشمہ رواں سے جام بھر بھر پیئے۔ اور اس حسن واحسان کی تابناکی سے خود بھی روشن ہو کر ستارے بن گئے۔ حضرت محمد ﷺ کی سیرت نوروں کا مجموعہ ہے۔ جس سے رنگا رنگ کی شعائیں پھوٹتی ہیں اور سیرت کے ہر واقعہ سے متعدد اخلاق کی طرف راہنمائی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رحمت عالم کی سچی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ جس کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے۔ اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔

سیرت نبوی کا جامع نقشہ

حضرت علی سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے آپ کی سنت کے بارہ میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: معرفت میرا سرمایہ ہے۔ اور عقل میرے دین کی بنیاد اور محبت میری اساس اور شوق میری سواری اور ذکر الٰہی میرا مونس، وثوق میرا خزانہ، غم میرا رفیق، علم میرا ہتھیار، صبر میری چادر، رضا میری غنیمت، عاجزی میرا فخر، زہد میرا پیشہ، صدق میرا شفیع، اطاعت الٰہی میرا حسب، جہاد میرا خلق، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔ ذکر الٰہی میرے دل کا پھل ہے اور میرا غم میری امت کے لئے اور میرا شوق اپنے رب عزوجل کی طرف ہے۔ (الشفاء عیاض بن موسیٰ صفحہ ۸۱) (شمائل ترمذی باب فی خلق رسول اللہ)

از۔ شمائل احمد مصنفہ عبدالسمیع خان۔ (مرسلہ: رانا عبدالرزاق خان لندن)

مضامین، رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں

badrqadian@rediffmail.com

ہر چیز جو اس پر ہے فانی ہے۔ مگر تیرے ربّ کا جاہ وحشم باقی رہے گا جو صاحب جلال واِکرام ہے

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ رحمہا اللہ والدہ ماجدہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا ایمان افروز ذکر خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 5/اگست 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے آیت کریمہ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ O وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ O (سورۃ رحمٰن آیت ۲۷۔۲۸) کی تلاوت کی۔

ترجمہ: ہر چیز جو اس پر ہے فانی ہے۔ مگر تیرے ربّ کا جاہ وحشم باقی رہے گا جو صاحب جلال واِکرام ہے۔

پھر حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ہر ایک چیز فنا ہونے والی ہے اور ایک ذات تیرے رب کی رہ جائے گی۔ اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا۔ ہر ایک چیز کیلئے بجز اپنی ذات کے موت ٹھہرا دی اسی طرح اپنے شعری کلام، محمود کی آمین میں جو دُعائیہ اشعار اور نصائح پر مشتمل ہے ایک جگہ دنیا کے عارضی ہونے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا ۔ یہ گھر ہی بے بقا ہے

حضور انور نے فرمایا وہ امام الزماں جو دنیا کو خدا کے قریب لائے تھے وہ اپنی اولاد کی خوشی کے وقت لوگوں کو توجہ دلا رہے ہیں کہ ہماری حقیقی خوشی خدا سے تعلق جوڑنے میں ہے۔ دنیا تو لغویات اور بدعات میں خوشی دیکھتی ہے۔ مگر آپ نے توجہ دلائی کہ ہمارے تمام اعمال خدا کی رضا کیلئے ہیں۔ جب اس چیز کا ادراک ہو جائے گا تو ہماری غمی اور خوشی کے دھارے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہوں گے۔ اس نظم میں جس کا ہر شعر خدا کی تسبیح اور حمد سے پر ہے آپ نے اپنی اولاد اور متبعین کو توجہ دلائی کہ دنیا اور دنیا والوں سے دل نہ لگانا۔ ایک وقت آئے گا جب ہر چیز چھوٹ جائے گی۔ جب یہ دنیا اور اس کی چیزیں بے فائدہ ہیں تو اس سے دل لگانا بے فائدہ ہے۔ اگر ہمیشہ کا تعلق جوڑنا ہے تو ہمیشہ رہنے والی ذات خدائے ذوالجلال والاکرام کی ذات ہے۔ ان آیات میں دو اہم باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اول ہر چیز زوال پذیر ہے اور آہستہ آہستہ اس میں فنا ہے۔ دوسری بات یہ کہ مومنوں کو، ایمان لانے والوں کو یہ بھی اُمید رکھنی چاہیے کہ وہ خدا کے ہو جائیں اور اپنی روحانیت بڑھانے کیلئے کوشاں رہیں۔ وہ اس زندگی سے جو دنیاوی زندگی ہے اس سے تو بے شک گذر جاتے ہیں لیکن ایک اور زندگی جو دائمی زندگی ہے جو اس زندگی کے گذرنے کے بعد ہے اسے پا لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز سنتے ہیں کہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ۔ میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا۔ پس حضرت مسیح موعودؑ اس زمانہ میں اس لئے مبعوث ہوئے تھے کہ بندے کو خدا سے ملائیں اسے دائمی نعمتوں کا وارث بنائیں۔ اس نظم میں دائمی زندگی کی تلاش کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کو پائے بغیر دائمی زندگی نہیں مل سکتی۔ یہ وہ مقصد ہے جسے ہم نے حاصل کرنا ہے۔ یہی ہماری پیدائش کا مقصد ہے۔ پس عبادت کا مفہوم اس وقت سمجھ آئے گا جس وقت عمل کی کوشش ہوگی جب بندہ اس یقین پر قائم ہوگا کہ لا الہ الا اللہ یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ کی عبادت کے طریق کو حاصل کرنے کے مختلف مواقع ہیں۔ رمضان المبارک ہر سال اس لئے آتا ہے کہ ہم ہر سال اپنی روحانیت کے معیاروں کو بڑھائیں ۔ نیکیوں کو بڑھائیں۔ پس خوش قسمت ہیں وہ جو ان مواقع سے فائدہ اُٹھاتے ہیں اور پھر تمام سال کوشاں رہتے ہیں اور مستقل مزاجی سے کوشش کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کل شئی ہالک۔ یعنی ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے اس آیت میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ بے شک موت برحق ہے اور اس سے بچنا ممکن نہیں لیکن جو لوگ وجہ اللہ میں آتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے مقصد پیدائش کو سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مقصد کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ رمضان ہمیں اپنے اس مقصد کو پانے کا ممد ومعاون ہو۔

حضور انور نے فرمایا جب کوئی اپنا پیارا اور بزرگ اس دنیا سے گذرتا ہے تو اس مضمون کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ گزشتہ دنوں میری والدہ کی وفات ہوئی اور جب کبھی میں ان کی زندگی پر غور کرتا ہوں ان کی عبادت کے معیار نظر آتے ہیں ان کا قرآن کریم پر گھنٹوں انہماک سے غور کرنا ان کا مغرب کا عشا کے ساتھ الحاق ایک نمونہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا میری والدہ وہ تھیں جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ تو نہیں دیکھا مگر ابتدائی زمانہ دیکھا۔ خلیفہ اوّل کا پیار پایا خلیفہ ثانی کی سب سے بڑی بیٹی ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کا رنگ نمایاں تھا۔ آپ کا بیٹھنے چلنے میں ایک وقار تھا۔ اللہ تعالیٰ سے لو لگانے کی ایک تڑپ تھی اس تڑپ کا اظہار آپ نے اپنے شعروں میں بھی کیا ہے اور یہ آپ کے دل کی کیفیت ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔

محبت بھی رحمت بھی بخشش بھی تیری
میں ہر آن تیری رضا چاہتی ہوں
مرے خانہ دل میں بس تو ہی تو ہے
میں رحمت کی تیری ردا چاہتی ہوں

حضور انور نے فرمایا میری والدہ کی وفات پر تعزیت کے خطوط آرہے ہیں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اے میرے پیارے خدا تو میری والدہ سے وہ سلوک فرما جو انہوں نے اس شعر میں چاہا۔ اور ہمیں بھی اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور ہم کبھی بھی ان توقعات سے دور جانے والے نہ ہوں۔ جو انہوں نے اپنی اولاد سے کیں حضور انور نے اپنی والدہ کا مختصر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ ۱۹۱۱ء میں پیدا ہوئیں۔

۲/جولائی ۱۹۳۴ کو صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا۔ اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مسجد اقصیٰ قادیان میں ایک لمبا خطبہ نکاح دیا۔ جس میں آپ نے رجل فارس کی جسمانی وروحانی اولاد کو یہ پیغام دیا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی امت کو تباہی سے بچانے کیلئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ حضور انور نے اپنی والدہ محترمہ کی زندگی کے متفرق واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میری والدہ نے ۱۹۳۱ میں مولوی فاضل کا امتحان دیا۔ کامیاب رہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کے بارے میں لکھا۔

وہ میری ناصرہ وہ نیک اختر
عقیلہ باسعادت پاک جوہر

آپ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ ربوہ کی لجنہ زیادہ سے زیادہ تربیت یافتہ ہوں۔ آپ پردے کی بہت پابند تھیں۔ آپ کو درثمین کے بکثرت اشعار یاد تھے۔ روزانہ کا معمول تھا کہ سونے سے قبل قصیدہ یاعین فیض اللہ پڑھ کر سوتیں۔ قرآن کریم بڑے غور سے پڑھتی تھیں۔ صبح کی تلاوت کے علاوہ اکثر دس بجے قرآن پڑھتی تھیں۔ بلاوجہ اپنی علمیت کا اظہار نہ کرتیں کتب حضرت مسیح موعودؑ کا بڑا مطالعہ تھا۔

دوسروں سے ہمدردی کا جذبہ بہت گہرا تھا۔ تعزیت کے خطوط میں یہ بات مشترک ہے کہ آپ خندہ پیشانی سے ملتی تھیں۔ مہمان نوازی سے پیش آتیں اولاد کی تربیت کی طرف اور دُعاؤں کی طرف توجہ دلاتیں۔

آپ نے خواب میں آنحضرت ﷺ کا دیدار کیا آپ کی خصوصیت تھی کہ چندوں کا حساب باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ چندوں کی ادائیگی کی بڑی فکر رہتی تھی۔ آپ کی طبیعت میں بڑا ضبط اور کنٹرول تھا حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کی تمام دعائیں میرے لئے میرے بہن بھائیوں اور اولاد کے حق میں پوری فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ اور اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

☆☆☆
☆
☆☆☆

ضروری گزارش

مضامین نگار حضرات اپنے مضامین، آراء اور دیگر کالمز، مستند حوالہ جات کے ساتھ صاف ستھرے اور صفحہ کی ایک جانب لکھ کر بھجوایا کریں۔ اگر مسودہ میں آیات اور حدیث درج ہوں تو مکمل اعراب کے ساتھ ارسال کریں۔ جزاکم اللہ۔ (ادارہ)

قسط: اوّل

28 مئی 2010ء

سانحۂ لاہور کے زندہ وتابندہ کردار

(جمیل احمد بٹ۔ کراچی)

اس مضمون کی تیاری کے لئے بنیادی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے شہدائے لاہور کے ذکرِ خیر پر مشتمل خطبات سے استفادہ کیا گیا ہے۔

1۔گلہائے رنگارنگ

گزشتہ سال 28 مئی کو لاہور کی دو مساجد میں دہشت گردوں کے ہاتھوں 88 احمدی شہید ہوئے اور 120 زخمی۔ ان جان نثاروں کا یکجائی تذکرہ ایک ایسے گلستان کے ذکر کے ہم رنگ ہے جس میں قسم ہا قسم کے پھول ہوں جو علیحدہ علیحدہ ایک دوسرے سے مختلف ہوں لیکن مجموعی خوبصورتی، خوشبو اور خوش نظری میں یکساں۔ ان مشترک خوبیوں کی تفصیل میں جانے سے پہلے کچھ ذکر اس بظاہر فرق کا۔

Origin: وہ جگہیں جہاں ان شہداء کے بزرگ رہتے تھے برصغیر کے نقشہ میں دُور دُور پھیلی ہوئی ہیں۔ ان میں صوبہ پنجاب کے بیشتر اضلاع کے ساتھ گلگت (صوبہ گلگت و بلتستان)، محراب پور (صوبہ سندھ)، کوٹلی (آزاد کشمیر)، جموں (مقبوضہ کشمیر)، مشرقی پنجاب (بھارت) کے اضلاع گورداسپور، امرتسر، جالندھر اور پٹیالہ اور فاصلوں پر واقع شہر انبالہ، کرنال، امروہہ، حیدر آباد دکن اور بہار شامل ہیں۔ ان علاقوں میں سے کئی اپنے خاص تمدن اور مزاج کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بالکل الگ ہیں۔ زبان کے اعتبار سے یہ مختلف لہجوں کی پنجابی کے ساتھ سرائیکی، گلگتی، سندھی، کشمیری زبانیں اور یوپی، حیدر آبادی اور بہاری لہجے میں اردو بولنے والے تھے۔

تعلیم: ان میں سے بیشتر اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ تھے گو وہ ڈگریاں جو انہوں نے حاصل کیں مختلف اور الگ الگ میدانوں میں تھیں جیسے شاہد، ایم بی اے، انگریزی، ماس کمیونیکیشن اور کمپیوٹر سائینس میں ماسٹرز، میڈیکل، انجینئرنگ، ایجوکیشن، قانون، کامرس کمپیوٹر اور آرٹس گریجویشن۔ پھر ان میں چندوہ تھے جو انٹر اور میٹرک تھے اور اِکّا دُکّا مڈل اور پرائمری بھی۔

روزگار: یہ سب مختلف النوع ذرائع سے حصولِ رزقِ حلال کے لئے کوشاں تھے یا رہ چکے تھے۔ ان میں مربی سلسلہ، بیرسٹر، ایڈووکیٹ، پریکٹسنگ ڈاکٹرز، سول انجینئر، کنٹریکٹر، کالم نگار، ریڈیو نیوز ریڈر اور زمیندار بھی تھے، ہر سطح کے سرکاری اور پرائیویٹ ملازم بھی جیسے 20 گریڈ کے چیف انجینئر ریلوے، کالج پروفیسر، بینک وائس پریذیڈینٹ، سرکاری اسپتال میں AMS، 17 گریڈ کے افسر، واپڈا میں افسر، ویٹرنری افسر، پرائیویٹ اداروں میں مینیجر، ٹیچر، ریلوے کلرک، سیٹلائٹ ٹیکنیشین، نیوی فوٹو گرافر، الیکٹریشن، ڈرائیور اور سیکیورٹی گارڈز۔ اور چھوٹے بڑے کاروبار کرنے والے بھی جیسے قالین، زری، پرنٹنگ ایجنسی، کوک ڈسٹریبیوشن، انجینئرنگ ورکشاپ، کمپیوٹر ہارڈ ویئر اور ٹرانسپورٹ شامل ہیں۔

پھر ان میں وہ بھی تھے جو اپنے شعبوں میں کامیاب زندگی گزار کر اب ریٹائر ہو چکے تھے۔ یہ جن عہدوں پر رہے ان میں فوج کے میجر جنرل، کیپٹن، آرمی سٹور کیپر اور عام فوجی، سول کے نیب کے جج، مناپلی کنٹرول کے رجسٹرار، ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر، ویلفیئر افسر، واپڈا افسر اور بینکوں کے AVP اور مینیجر، اسکول ہیڈ ماسٹر۔ ٹیلیفون، واپڈا اور اوقاف کے ملازمین شامل ہیں اور انہی میں وہ نوجوان بھی تھے جو ابھی بڑی ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے تیاری کے مرحلہ میں تھے اور MBBS, BBA اور 1st year کے طالبعلم تھے۔

ازدواجی حیثیت اور بچے: ان شہداء میں سے 8 غیر شادی شدہ تھے جبکہ 3 کے پسماندگان میں بیویوں کا ذکر نہیں۔ اس طرح ان قربانیوں سے 75 خواتین بیوہ ہوئیں جن میں سے 3 کی شادی کا دورانیہ صرف ڈیڑھ سال تھا۔

شہداء کی عمروں کے لحاظ سے کم از کم سات اور کی شادی شدہ زندگی چار پانچ سال سے زائد نہ تھی۔ وہ بیوائیں جن کے شوہروں کی عمریں 26 تا 40 سال تھیں ان کی مجموعی تعداد 19 ہے۔

ان شہداء کے یتیم ہونے والے بچوں کی کل تعداد 257 ہے جن میں سے خدام کی عمر کے شہداء کے بالکل چھوٹی عمر کے بچے 43 ہیں جن میں 4 ایسے بچے بھی شامل ہیں جو اپنے والدین کی شہادت کے بعد پیدا ہوئے یعنی مکرم محمد آصف فاروق صاحب کا بیٹا مسرور آصف 5 جون کو، مکرم نورالامین صاحب کا بیٹا نور احمد امین 15 جون کو، مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب کا بیٹا مسعود احمد ثانی 22 جون کو اور مکرم مرزا منصور بیگ صاحب کی پہلی بچی ہبۃ الاعلیٰ 21 اکتوبر 2010ء کو پیدا ہوئے۔

عرصۂ حیات: یہ قربان ہونے والے ہر عمر کے تھے۔ ایک انتہا پر 90 سال سے زائد عمر کے بزرگ مکرم چوہدری محمد مالک چڈھر صاحب بعمر 93 سال اور مکرم میجر جنرل ناصر چوہدری صاحب بعمر 91 سال تھے اور دوسری انتہا پر نوخیز ساڑھے سترہ سالہ نوجوان مکرم ولید احمد صاحب اور 19 سالہ مکرم مرزا شابل منیر صاحب تھے۔ ان کے درمیان 24 شہید 21 سے 40 سال یعنی خدام کی عمر کے تھے۔ 41 سال سے 60 سال کی عمر کے 29 اور 61 سے 90 سال کی عمر کے 29 حضرات تھے۔ جبکہ ان سب کی مجموعی اوسط عمر 54 سال تھی۔

عرصۂ احمدیت: ان شہداء میں سے 22 ایسے تھے جن کے پڑدادا یا دادا کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہونے کا اعزاز حاصل تھا جن میں سے ایک قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر تھے اور ایک 313 صحابہ میں شامل تھے۔ 4 شہداء ایسے تھے جن کے خاندان کے دیگر بڑے صحابہ میں شامل تھے۔ پھر 23 ایسے تھے جن کے پڑدادا، دادا یا نانا احمدی ہوئے گو صحابہ میں سے نہ تھے۔ دیگر 19 کے والدین نے احمدیت قبول کی۔ اس طرح مجموعی طور پر ان شہداء میں سے 17 چوتھی نسل کے 32 تیسری نسل کے اور 19 دوسری نسل کے احمدی تھے۔ جبکہ 7 شہید ایسے تھے جو کہ خود احمدی ہوئے۔ ان میں سے ایک نے 2008ء میں اور ایک نے ایک سال پہلے مارچ 2009ء میں احمدی ہونے کا شرف پایا۔ 11 شہداء کے حالات میں یہ مذکور نہیں کہ ان کے خاندان میں احمدیت کب آئی۔

2۔مجموعہ صفاتِ حسنہ

یہ جملہ تہذیبی، معاشرتی اور معاشی فرق احمدیت کی چھاپ تلے کس طرح بے حقیقت ہو جاتے ہیں اس کا اندازہ ان اعلیٰ صفاتِ حسنہ سے ہوتا ہے جو ان سب شہداء میں قدرِ مشترک تھیں۔ یہ سب لوگ نیک دل، ہمدرد، با اخلاق، اللہ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک الفاظ میں:

'اللہ تعالیٰ نے ان شہداء کو بہت سی عظیم الشان خوبیوں سے متصف کیا تھا، نمازوں کا اہتمام، تلاوت میں باقاعدگی، خلافت سے محبت اور اخلاص و وفا، بچوں کی نیک تربیت اور اس پہلو سے ان کی مسلسل نگرانی جیسے اوصاف ان سب شہداء میں نمایاں طور پر پائے جاتے تھے۔ وہ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے۔ اپنے ماتحتوں اور ساتھ کام کرنے والوں سے حسنِ سلوک اور خوش اخلاقی سے پیش آنا، غریبوں سے ہمدردی، تمام رشتوں کا خیال رکھنا ان کے بنیادی اخلاق کا حصہ تھے'۔

ان شہداء کے حالات میں ذکر ہونے والی خوبیوں میں سے کچھ کو چند عناوین کے تحت یکجا کرنے کی ایک کوشش درج ذیل ہے:

خلافت کے فدائی: 'خلافت سے محبت کرنے والے تھے'، 'خلافت اور جماعت سے عشق تھا'، 'خلافت سے آپ کو والہانہ عشق تھا'، 'خلافت کے شیدائی تھے'، 'خلافت سے عشق تھا'، 'نظام خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق رکھنے والے تھے'۔

'پس یہ لوگ تھے جنہوں نے عبادات اور اعمال صالحہ کے ذریعے سے نظام خلافت کو دائمی رکھنے کے لئے آخر دم تک کوشش کی اور اس میں نہ صرف سرخرو ہوئے بلکہ اس کے اعلیٰ ترین معیار بھی قائم کیے یہ لوگ اپنے اپنے دائرہ میں خلافت کے دست و بازو بنے ہوئے ہیں'۔ 'یہ سلطان نصیر تھے خلافت کے جن کے لئے خلیفۂ وقت دعا کرتا رہتا ہے کہ مجھے عطا ہوں'۔

جماعت کے خدمت گزار: بیشتر شہداء جماعت اور ذیلی تنظیموں کے مستعد کارکن تھے یا رہ چکے تھے۔ چندوہ ذمہ داریاں جو ان کے حالات میں مذکور ہیں درج ذیل ہیں: مربی ضلع، ممبر قضا بورڈ، رکن فقہ بورڈ، ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن، عراق میں قیام جماعت میں مددگار، نائب امیر جاپان، امراء اضلاع، امراء شہر، ضلعی سیکرٹریان، صدور حلقہ، سیکرٹریان حلقہ، MTA کے کارکن۔

مجلس انصار اللہ میں زعماء اعلیٰ، نائب زعیم اعلیٰ، منتظمین، زعماء۔

مجلس خدام الاحمدیہ میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ جاپان، قائدین علاقہ، قائدین اضلاع، نائب قائد، معاون قائد ضلع، ناظمین مجلس، نائب ایڈیٹر ماہنامہ خالد اور آڈیٹر AACP۔

مجموعی طور پر جماعت سے فدائیت کے تعلق میں درج ذیل پہلو ذکر ہوئے ہیں:

'بہت مخلص'۔ 'جماعت کا درد رکھنے والے'۔ 'محبت اور اخلاص سے دن رات محنت کرنے والے'۔ 'بے لوث خدمت کرنے والے'۔ 'اطاعت گزار'۔ 'جماعتی کاموں کیلئے ہر وقت تیار'۔ 'بڑی انتظامی صلاحیت تھی'۔ 'کبھی نہ، نہ کرنے والے وجود'۔ 'جماعت سے خاموش لیکن گہری وابستگی اور عشق کی حد تک پیار'۔ 'مربیان سلسلہ سے بہت لگاؤ'۔ 'وقت کی قربانی میں پیش پیش'۔ 'قربانی کا بہت جذبہ تھا'۔ 'اعلیٰ معیار کی قربانی کرنے والے تھے'۔ 'نیکی کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے'۔ 'اطاعت کا مادہ بہت زیادہ تھا کبھی کسی کے کام سے انکار نہیں کیا نہایت خدمت گزار تھے'۔

'حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بڑے شوق سے پڑھتے تھے'۔ 'احمدیت کا بہت علم تھا انہوں نے بہت ساری بیعتیں بھی کروائیں، دعوت الی اللہ کے شیدائی تھے، بڑے بڑے مولویوں کو لاجواب کر دیتے تھے'۔ 'دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا'۔ 'مالی قربانی میں بہت آگے بڑھے ہوئے تھے'۔ 'مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے'۔ 'چندہ جات کی ادائیگی باقاعدہ تھی'۔ 'اپنی استطاعت سے بڑھ کر چندہ ادا کرتے تھے'۔

تقویٰ شعار: 'درویش صفت'۔ 'پرہیز گار'۔ 'ہر وقت ذکرِ الٰہی اور استغفار میں مصروف'۔ 'خدا پر توکل کرنے والے انسان تھے'۔ 'بڑے عبادت گزار'۔ 'ہر سال اعتکاف بیٹھا کرتے'۔ 'نیک انسان تھے اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق تھا'۔ 'پانچ وقت نمازی'۔ 'باجماعت نماز کے پابند'۔ 'نمازوں میں خوب روتے تھے'۔

'بچپن سے نماز تہجد کے عادی تھے کبھی تہجد نہیں چھوڑی'۔ 'تہجد گزار'۔ 'تہجد کے پابند'۔ 'ہمیشہ تہجد پڑھنے

والے۔’دل کے صاف‘۔’نیکی کو ہمیشہ چھپا کر کرتے‘۔ ’درود شریف بہت پڑھتے‘۔’متقی شخص تھے‘۔’پانچوں وقت نماز کے بعد تلاوت کیا کرتے تھے، تھوڑے تھوڑے دنوں کے بعد روزے رکھتے تھے‘۔’بہت سادہ دل، نیک اور ہر حال میں صبر وشکر کرنے والے انسان تھے‘،’دعا گو انسان تھے‘۔’دعاؤں کی طرف خاص توجہ تھی‘۔’رات ایک بجے اٹھ جاتے تھے پھر نماز تہجد اہر دعاؤں میں مشغول رہنا ان کا کام تھا‘۔’گھنٹوں قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے تھے‘’نماز تہجد کا بہت خیال رکھتے تھے‘۔’قرآن باقاعدگی سے پڑھتے تھے‘۔’نماز میں توجہ سے دعا کرتے ،ان کی آنکھیں نمناک ہو جاتیں‘۔’سعید فطرت اور نیک سیرت انسان تھے‘۔’بہت دعا گو انسان تھے‘۔’روزانہ اونچی آواز میں تلاوت قرآن کریم کیا کرتے‘۔’تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے‘۔’تہجد میں کبھی ناغہ نہیں کیا‘۔ ’دارالذکر سے خاص لگاؤ تھا‘۔’کبھی تہجد نہیں چھوڑی‘۔

بااخلاق: ’بہت حلیم طبع‘۔’بہت سادہ اور صابر‘۔’اصول پسند اور وقت کی پابندی کرنے والے‘۔’عاجزی بہت زیادہ تھی ،کبھی کسی سے لڑائی نہیں چاہتے تھے ہمیشہ صلح میں پہل کرنے والے تھے‘۔’رویہ کے بہت اچھے تھے‘۔’انتہائی مہمان نواز‘۔’منکسر المزاج‘۔’انتہائی نرم دل‘۔’گھر میں کسی قسم کی غیبت کو ناپسند کرتے اور منع کر دیتے‘۔’بڑے اچھے انسان تھے‘۔’بہت محنتی‘۔ ’بڑے صاف گو‘۔’نہایت سیدھے سادے، کبھی کسی سے کوئی زیادتی نہیں کی‘۔’نہایت شریف ،سادہ‘۔ ’بڑے ہنس مکھ‘۔’صلہ رحمی کرنے والے تھے‘۔’بڑے زندہ دل انسان تھے‘۔’بہت دیانت دار تھے‘۔’جھوٹ تو منہ سے نکلتا ہی نہ تھا، ہمیشہ سچ بولا اور سچائی کا ساتھ دیا‘۔’سسرالی اور دیگر رشتے داروں کا بہت خیال رکھتے تھے‘’بہت پیار کرنے والے تھے‘۔’بڑے نرم گفتار تھے، اخلاق بہت اچھے تھے‘۔’بہت ہی نرم طبیعت کے مالک تھے‘۔’ہمدرد اور ملنسار انسان تھے‘۔’بہت صلح پسند، شریف، بے ضرر انسان تھے‘۔’سب کے دوست تھے‘۔ ’امانتوں کی حفاظت کرنے والے‘۔’وعدوں کا ایفاء کرنے والے‘۔’محنتی انسان تھے‘۔’حسن سلوک ، مہمان نوازی اور بیماروں کی تیمار داری کرنے کی خوبیاں نمایاں تھیں‘۔’مہمان نوازی کی صفت تو آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی‘۔’بہت نفیس آدمی تھے ‘۔’نہایت خوش اخلاق‘۔’صاف گو‘۔’چھوٹوں اور بڑوں کی عزت کرنے والے اور سب میں ہر دل عزیز تھے‘۔’کبھی کسی سے شکوہ نہیں کیا ہمیشہ صبر کی تلقین کرتے‘۔’انتہائی حلیم طبیعت کے مالک تھے کبھی غصے میں نہیں دیکھا‘۔’عاجزی اور انکساری کمال کی تھی ،آپ میں کمال کی ستاری دیکھی‘۔’سادہ مزاج‘۔’علم پسند‘۔’دوسروں سے ہمدردی اور محبت سے پیش آتے‘۔’احساسِ ذمہ داری بہت زیادہ تھا‘ ہر ایک کے ساتھ دوستی اور پیار کا تعلق قائم کرتے اور بڑی سے بڑی مصیبت اور دکھ کو خندہ پیشانی سے برداشت کر کے مسکرانے والے تھے‘۔’نہایت لائق، ذہین اور محنتی جوان تھے‘۔’نہایت ہی اچھے انسان تھے‘۔

ان اعلیٰ اخلاق کی بدولت ان میں سے بعض کے بارے میں درج ذیل یہ ذکر بھی آئے کہ وہ غیروں میں بھی بہت مقبول تھے۔

’دیانت داری کی وجہ سے لوگ ان کا بہت احترام کرتے تھے‘۔’اپنے تعلیمی ادارہ میں مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ شہادت کے بعد تدفین والے دن اس کے اساتذہ اور طلباء نے ایک دن میں تین بار تعزیتی تقریب منعقد کی‘۔’غیر احمدی مالکن مکان کہتی تھی کہ میں یہ دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو ان جیسا انسان بنائے‘۔’ اپنے علاقہ میں اپنی شرافت اور ایمانداری کی وجہ سے بہت مشہور تھے‘۔’دیانت داری کی وجہ سے جیولرز ڈیڑھ ڈیڑھ کروڑ کی جیولری ان کے حوالے کر دیا کرتے تھے‘۔

انسان دوست: ’ملازموں اور غریبوں سے بڑی ہمدردی کیا کرتے تھے‘۔’بہت مدد کرنے والے اور بہت خدمت خلق کرنے والے انسان تھے‘۔’ہر ماہ کئی لاکھ روپے خدمت خلق میں خرچ کر دیتے تھے ،ایک فری ڈسپنسری چلاتے تھے ،بہت سے لوگوں کو ماہانہ خرچ دیتے تھے‘۔’علاقے میں سماجی کارکن کے نام سے مشہور تھے‘’سب کا خیال رکھتے تھے‘۔’خدمت خلق کا بہت شوق اور جذبہ تھا‘۔’جب بھی کسی کو ضرورت پڑتی تو خون کا عطیہ دے دیا کرتے تھے‘۔’ہمیشہ اپنی تکلیف کے باوجود دوسروں کی مدد کرتے‘۔’غریب پرور اور ہر ایک سے شفقت اور محبت کا سلوک کرنے والے تھے، کسی کی تکلیف کا پتہ چلتا تو فوراً دعا شروع کر دیتے‘۔ ’ضرورتمندوں کا خیال رکھتے تھے‘۔’حقوق العباد کی ادائیگی ان کا خاص وصف تھا‘۔’سخاوت ان کی زندگی کا بڑا اخلق تھا۔لوگوں کو بڑی بڑی چیزیں مفت بھی دے دیا کرتے تھے‘۔’دروازے پر اگر کوئی ضرورتمند آجاتا تو کبھی اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹایا‘۔’غریبوں کے کیس مفت کرتے تھے‘۔’خدمت خلق نہایت مستقل مزاجی سے کرتے تھے‘۔’ہر ایک سے ہمدردی کرتے تھے‘۔’رحم دل اور غریبوں کے ہمدرد‘۔’خدمت خلق کا بہت شوق اور جذبہ تھا‘۔’حقیقی معنوں میں انسانیت کی خدمت کرنے والے تھے ،کبھی کسی امیر غریب میں فرق نہیں کیا ،سب سے ایک جیسا ہمدردانہ سلوک کرتے تھے ،جب بھی کوئی ضرورتمند آجاتا تو آپ خدمت کے لئے تیار ہو جاتے‘ ۔’جو بھی آپ کو پنشن ملتی وہ ساری کی ساری غریبوں پر خرچ کر دیتے تھے‘۔’غریبوں کی بہت مدد کیا کرتے تھے‘۔’خاص طور پر یتیم بچے اور بچیوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے‘۔’اپنی ضروریات سے بچا کر غریب اور ضرورتمندوں کی بلاتفریق مذہب وملّت مدد کرتے تھے‘۔

فرمانبردار اور خدمت گزار بیٹے:

’والدین کے حقوق کا بہت خیال رکھتے تھے‘۔ ’والدہ بیمار تھیں تو ساری ساری رات جاگ کر خدمت کی ،والد بیمار ہوئے تو ساری ساری رات جاگ کر انہوں نے سنبھالا‘۔’والدہ کہتی ہیں کہ میرا بیٹا بڑا پیارا تھا میرا بڑا خیال رکھتا تھا‘۔’والد صاحب کی بہت اطاعت کرتے تھے‘۔’وفات سے قبل بھرپور طریقے سے والدین کی خدمت کا موقع ملا‘۔’والدین کی خدمت بڑی توجہ سے کیا کرتے تھے‘۔’انہوں نے والد، والدہ کی کافی خدمت کی‘۔’خدمت کا حق ادا کیا ‘۔’اپنے والدین اور بزرگوں کے نہایت فرمانبردار تھے، والدین کے ساتھ کبھی بھی اونچی آواز سے بات نہیں کی بلکہ اس چیز کو گناہ سمجھتے تھے‘۔

شہداء کے والدین کے چند اظہار: ’میرا خدمت گزار تھا اور میری خدمت کرتا تھا چاہے جتنا بھی تھکا ہوا کیوں نہ ہو (والد)‘۔’میرا بیٹا بہت ہی نیک اور فرمانبردار تھا (والدہ)‘۔’روزانہ جب میں سونے کے لئے لیٹتا تو میرے پاؤں دباتے اور جب صبح اٹھتا تو سیب کاٹ کر مجھے دیتے تھے (والد)‘۔’میرا بیٹا ہماری جان و دل سے خدمت کرتا تھا ،باپ کی بیماری میں گو سب بچوں نے خدمت کی لیکن اس بچے نے تو حد کر دی مالی اور جسمانی خدمت میں کبھی کوتاہی نہیں کی اور والد کی خوشنودی حاصل کی (والدہ)‘۔’میں اگر گھر میں کام کرتی تھی تو میرے ساتھ کام کرواتا تھا کبھی کسی کام سے انکار نہیں کیا (والدہ)‘۔’بہت اخلاق والا، محبت والا اور بہت نیک تھا مجھے کوئی تکلیف ہوتی تو رات کو اٹھ کر میرے پاس بیٹھ جاتا اور مجھے تسلیاں دیتا کہ اللہ فضل کرے گا، اس تسلی سے میں آدھی ٹھیک ہو جاتی تھی (خوش دامن)‘۔’والدہ کی بہت خدمت کرتے تھے اگر وہ چارپائی سے نیچے اترتیں تو وہ جوتی سیدھی کر کے رکھتے تھے (بھابھی)‘۔

(مطبوعہ رسالہ انصار اللہ نومبر/ دسمبر 2010ء)

محبت کرنے والے مہربان شوہر:

’بیوی بچوں کے حقوق کا بہت خیال رکھتے تھے‘۔ ’مثالی شوہر تھے‘۔’اہلیہ کہتی ہیں کہ ہمارے دونوں خاندانوں میں ہماری ازدواجی زندگی ایک مثال تھی، پانچ بیٹیاں پیدا ہوئیں اور ہر بیٹی کی پیدائش پر یہ کہتے تھے کہ رحمت آئی‘۔’اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ بہت محبت کرنے والے تھے شادی کے 23 سالوں میں میرے خاوند نے کبھی کوئی ترش لفظ نہیں بولا‘۔’اہلیہ کہتی ہیں مجھے کبھی کسی دوست کی ضرورت نہیں پڑی مجھے کبھی محسوس نہیں ہوا کہ مجھے کوئی دوست یا سہیلی بنانی چاہیئے، گھر کے سارے کاموں میں میرا ہاتھ بٹاتے تھے، یہاں تک کہ برتن بھی دھلوا دیتے تھے‘۔’اہلیہ کہتی ہیں تین بیٹیاں ہیں اور کبھی اظہار نہیں کیا کہ بیٹا نہیں ہے‘۔’گھر کی سب ذمہ داریاں پوری کرتے تھے‘۔ ’اہلیہ کہتی ہیں کہ میری رفاقت ان سے 39 سال رہی کبھی انہوں نے مجھے اُف نہیں کہا‘۔’بیوی بچوں سے بہت پیار کرتے تھے‘۔’اہلیہ کہتی ہیں ہماری گھریلو زندگی بھی بڑی مثالی تھی ،مثالی باپ تھے، مثالی شوہر تھے، ہر طرح سے بچوں کا اور بیوی کا خیال رکھنے والے‘۔’اہلیہ کہتی ہیں ایک نہایت محبت کرنے والے شوہر تھے، میری چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خیال رکھتے تھے اور کبھی تھکی ہوتی تو کھانا بھی بنا دیا کرتے ، گلے شکوے کی عادت نہ تھی‘۔’اہلیہ محترمہ نے بتایا کہ میرے خاوند ایک مثالی شوہر تھے، ہماری شادی تقریباً 20 سال قبل ہوئی تھی‘۔’اہلیہ نے لکھا کہ میرا اور ان کا ساتھ تو صرف ڈیڑھ سال کا تھا لیکن اسی عرصہ میں مجھے نہایت ہی پیار کرنے والے شفیق، کم گو اور سادہ طبیعت انسان کے ساتھ رہنے کا موقع ملا......میری چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی ضرورت کا خیال رکھا‘۔’اہلیہ لکھتی ہیں میں نے اپنی پوری شادی شدہ زندگی میں ان کے منہ سے کبھی کوئی سخت بات نہیں سنی ،کبھی میں کسی بات پر ناراض ہوتی تو بڑے پیار سے مناتے اور جب تک میری ناراضگی دُور نہیں ہو جاتی منانا نہیں چھوڑتے تھے‘۔

شہداء کی بیویوں کے چند اظہار: ’کھانا کھاتے وقت ایک نوالہ میرے منہ میں بھی ڈال دیتے کہ یہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے‘۔’انتہائی مہربان شوہر تھے‘۔’آپ بہت ہی پیار کرنے والے انسان تھے‘۔’مجھے انہوں نے بہت کچھ سکھایا، 13 سالوں میں مجھے کوئی تکلیف نہ دی‘۔’کمال کا انصاف کرنے والے تھے پہلی زوجہ اور گھر والوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے‘۔’مجھ سے بہت ہی محبت کرتے تھے اور میرا بہت خیال رکھتے تھے‘۔’بہت ہی نیک انسان تھے، ہمارا کبھی بھی جھگڑا نہیں ہوا‘۔’میری تمام چھوٹی بڑی ضروریات اور خواہشات کا خیال رکھا اور تمام جائز خواہشات کو ہمیشہ پورا کرنے کی کوشش کی، اپنے خاندان میں ہر موقع پر میری عزت اور مقام کا خیال رکھا، اگر میرے ساتھ کبھی کسی معمولی بات پر لڑائی جھگڑا ہو جاتا تو دفتر جا کر بہانے بہانے سے فون کرتے اور یوں ناراضگی اسی دن دور ہو جاتی‘۔’آپ بہت ہی پیار اور عزت کرنے والے شوہر تھے، کبھی بھی کسی جائز بات سے انکار نہیں کیا تھا ‘۔’مجھ سے بہت پیار کرتے تھے‘۔’بہت ہی شریف انسان تھے، آج تک انہوں نے میرے ساتھ اونچی آواز میں بات نہیں کی، ہر چیز کا خیال رکھتے تھے‘۔ ’انہوں نے مجھے وہ اعتماد دیا جو شاید مجھ میں نہ تھا‘۔ ’آپ ایک محبت کرنے والے اور پیار کرنے والے انسان تھے‘۔’بچوں اور میرے ساتھ بہت شفیق تھے اور آج تک مجھے کوئی بات بھی نہیں کی اور اف تک نہیں کیا‘۔’آپ بہت اچھے انسان تھے ، میرا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے‘۔’ان آٹھ سالوں میں مجھے کبھی اس چیز کا احساس نہ ہونے دیا کہ میرے ماں باپ میرے ساتھ نہیں ہیں، ہر قدم پہ میرا ساتھ دیا، ضرورت سے زیادہ احساس کرتے تھے‘۔’ہم نے بہت ہی شاندار ازدواجی زندگی گزاری ہے، میں ایک خوش نصیب عورت ہوں جس کو ایسا نیک خاوند ملا‘۔

(مطبوعہ رسالہ انصار اللہ نومبر/دسمبر 2010ء)

شفیق باپ: 'ایک باپ اپنے گھر کا راعی ہے اور بچوں کی تعلیم و تربیت اور نگرانی اس کی ذمہ داری ہے تو ان لوگوں نے اس فریضے کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دی اور یہ توجہ ہمیں ہر شہید میں مشترک نظر آتی ہے۔' 'نہ صرف خود نمازوں کا اہتمام کرتے تھے بلکہ اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی اس طرف توجہ دلانا، کوئی اپنے کام کی جگہ سے فون کر کے بچوں کی نماز کی یاد دہانی کروا رہا ہے تو کوئی مسجد اور نماز سینٹر دور ہونے کی وجہ سے گھر میں ہی نماز باجماعت کا اہتمام کر رہا ہے'۔

شہداء کے بچوں کے چند اظہار: 'بہت ہی پیار کرنے والے اور شفیق والد تھے'۔ 'ہمارے ابو ہمیں بہت پیار کرتے تھے'۔ 'ہمیشہ دوسروں پر حسن ظن رکھتے خاص طور پر اپنے بچوں پر'۔ 'ہم نے اپنی زندگی میں کبھی ان کو نہیں دیکھا کہ محسوس کیا ہو کہ میری بیٹیاں ہی ہیں اور بیٹا نہیں ہے بلکہ انہوں نے بیٹوں سے بڑھ کر ہماری تعلیم و تربیت کی، دنیاوی تعلیم کے حوالے سے آپ نے کبھی کوئی سمجھوتہ نہیں کیا آپ کہتے تھے کہ جہاں تک پڑھ سکتی ہو میں پڑھاؤں گا'۔ 'میرے ابو نہایت ہی شفیق باپ تھے انہوں نے ساری زندگی ہم کو ڈانٹا تک نہیں جو کچھ سمجھایا پیار سے ہی سمجھایا (بیٹی)'۔ 'میں ہمیشہ ہر موقع اور ہر مسئلہ کے لئے ابو سے راہنمائی مانگا کرتا تھا (بیٹا)'۔ 'ہم پر سختی کے بجائے دعاؤں پر زور دیتے تھے (بیٹا)'۔ 'میرے ابو مجھ سے بہت پیار کرتے تھے مجھے ہمیشہ کہتے تھے کہ نماز پڑھو (بیٹی)'۔ 'ہماری تمام ضرورتوں کا خیال رکھتے، ابو نہایت ہی نرم دل تھے مجھے نہیں یاد کہ آج تک ابو نے مجھے مارا ہو (بیٹی)'۔ 'ہمارے ابو بہت ہی ہمدرد تھے اور ہمیشہ ڈانٹنے کے بجائے نصیحت کیا کرتے تھے (بیٹی)'۔ 'کئی لوگ بیٹوں کو بیٹیوں پر ترجیح دیتے ہیں لیکن ہمارے ابو نے بیٹیوں کو زیادہ توجہ دی ہے (بیٹی)'۔ 'میرے والد مجھ سے بہت پیار کرتے تھے میری والدہ بچپن میں ہی فوت ہو گئی تھیں لیکن انہوں نے مجھے کبھی بھی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی (بیٹا)'۔ 'میرے ابو بہت ہی اچھے انسان تھے ان کے تعلقات ہمارے ساتھ بہت ہی اچھے تھے'۔

'ایک بہو نے لکھا، جب میری شادی ہوئی تو کہتے تھے تم میری بیٹی جیسی ہو اور انہوں نے یہ ثابت بھی کیا اور مجھے بیٹیوں سے بڑھ کر پیار کیا'۔

چھوٹے بچوں کی ایک ماں نے لکھا 'کہتے تھے کہ بیشک بچے ابھی چھوٹے ہیں لیکن وہ خطبات دیکھیں ضرور تاکہ بڑے ہو کر ان میں یہ عادت آسکے'۔

(مطبوعہ رسالہ انصار اللہ نومبر/دسمبر 2010ء)

3۔ جان ہتھیلی پر لئے

ان جانثاروں میں بہت سے ایسے تھے جن کا شوقِ قربانی پہلے ہی دل کے نہاں خانوں سے نکل کر ان کی زبانوں پر آتا رہا تھا۔ وہ گزشتہ شہداء کے تذکروں پر رشک کرتے اور دل سے چاہتے تھے کہ وہ بھی اپنے جانیں اللہ کی راہ میں گزار کر اس مقام کو پالیں۔ ایسے چند اظہار درج ذیل ہیں:

......مکرم منیر احمد شیخ صاحب نے شہادت سے ایک دن قبل اپنی بہن کو کہا 'آپا اصل جنت کی ضمانت تو شہادت سے ملتی ہے'۔

......مکرم کیپٹن ریٹائرڈ مرزا نعیم الدین صاحب کو شہادت کی بڑی تمنا تھی۔

......مرزا اکبر بیگ صاحب بھی کسی کی شہادت ہوتی تو کہا کرتے تھے کہ کبھی ایسا موقع آئے تو ہم بھی شہید ہوں۔ (جولائی 1998ء واہ کینٹ میں) اپنے ماموں کی شہادت پر کہا کہ کاش ان کو لگنے والی گولی مجھے لگی ہوتی۔

......مکرم ولید احمد بعمر سترہ سال کی عمر جب گیارہ سال تھی تو ایک سوال کے جواب میں کہ تم بڑے ہو کر کیا بنو گے؟ کہنے لگے میں بڑا ہو کر اپنے دادا جان (مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب جو 10 اپریل 1984ء میں محراب پور سندھ میں قربان ہوئے) کی طرح شہید بنوں گا۔

......مکرم طاہر محمود احمد صاحب بعمر 53 سال کہتے تھے کہ میں گولیوں سے نہیں ڈرتا میں نے شہید ہی ہونا ہے۔

......مکرم منور احمد صاحب بعمر 30 سال نے اپنے عزیزوں کو پہلے بتا دیا تھا بلکہ پچھلے سال شادی ہوئی ہے تو اپنی بیوی کو بھی پہلے دن کہہ دیا کہ میں نے تو شہید ہو جانا ہے اس لئے میرے شہید ہو جانے کے بعد کوئی واویلا نہ کرنا۔

......مکرم سعید احمد طاہر صاحب بعمر 37 سال کی ڈائری میں کئی مقامات پر لکھا ہوا تھا، شہادت میری آرزو ہے انشاء اللہ۔ ایک جگہ تحریر ہے کہ اے میرے اللہ! شہادت نصیب فرما۔ یہ گردن تیری راہ میں کٹے۔ میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے تیری راہ میں ہوویں۔ پیارے حبیب کے صدقے میرے مولیٰ میری یہ دعا قبول فرما۔ آمین

......مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب بعمر 83 سال کو امیر صاحب ضلع نے کہا کہ چوہدری صاحب باہر نکل جائیں تو انہوں نے جواباً کہا میں نے تو شہادت کی دعا مانگی ہے۔ ایک بار ایک اور موقع پر اپنے بیٹے سے کہا 'دشمن زیادہ سے زیادہ کیا کر سکتا ہے ہمیں قربان ہی کر دے گا اور ہمیں کیا چاہیئے'۔

......مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب بعمر 34 سال کی ڈائری کے پہلے صفحہ پر لکھا ہوا ملا، 'بزدل بار بار مرتے ہیں اور بہادر کو صرف ایک بار موت آتی ہے'۔ اپنی بہن کی ڈائری پر انہوں نے یہ شعر لکھا:

یہ ادا عشق و وفا کی ہم میں
اک مسیحا کی دعا سے آئی

......مکرم مرزا منصور بیگ صاحب بعمر 29 سال کو ان کے قائد مجلس نے سانحہ والے دن جمعہ پر ڈیوٹی دینے کے لئے جب یاد دہانی کا فون کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ قائد صاحب فکر نہ کریں اگر ضرورت پڑی تو پہلی گولی اپنے سینے پر ہی کھاؤں گا۔

......مکرم نثار احمد صاحب بعمر 46 سال نے ایک دفعہ مخالفین کے جلسہ میں بدزبانی پر اکیلے جا کر انہیں ٹوکا واپس آنے پر اہلیہ نے کہا آپ اکیلے چلے گئے تھے مخالفیں اتنے زیادہ تھے اگر وہ آپ کو مار دیتے تو کیا ہوتا تو جواباً کہا زیادہ سے زیادہ قربان ہو جاتا اس سے اچھا اور کیا تھا؟

......مکرم محمود احمد بعمر 53 سال ایک روز وردی پہن کر خوب ناز سے چل رہے تھے۔ اُن کے دوست نے کہا ایسے کیوں چل رہے ہیں؟ تو جواباً کہا کہ جو بھی غلط ارادے سے آئے گا وہ میری لاش پر سے ہی گزر کر جائے گا۔

......مکرم منور احمد قیصر صاحب نے بعمر 57 سال نے دارالذکر کے مین گیٹ پر ڈیوٹی کے دوران کئی دفعہ اس بات کا اظہار کیا کہ اگر کوئی حملہ کرے گا تو میری لاش سے گزر کر جائے گا۔

......مکرم محمود احمد شاد صاحب بعمر 48 سال کہتے ہیں 'میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اگر تُو نے میری قربانی لینی ہے تو میں حاضر ہوں'۔

......مکرم وسیم احمد صاحب بعمر 38 سال کی بہت تمنا تھی اکثر کہا کرتے تھے کہ کبھی میری زندگی میں ایسا وقت آیا تو میرا سینہ سب سے آگے ہوگا۔

......مکرم ڈاکٹر عمر احمد صاحب بعمر 31 سال کو بچپن سے ہی شہادت کا شوق تھا دوسری یا تیسری کلاس میں تھے کہ میجر عزیز بھٹی کو خط لکھا اور اس کے نیچے لکھا میجر عمر شہید۔ شادی کے بعد اکثر شہادت کے موضوع پر بات کرتے رہتے تھے ایک دن کہنے لگے کہ میں نے بہت غور کیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جنت میں جانے کا واحد شارٹ کٹ شہادت ہے لیکن میری قسمت میں کہاں؟ اکثر کہا کرتے تھے کہ دیکھنا جب بھی جماعت کو کوئی ضرورت ہوئی تو عمر پہلی صف میں ہوگا اور سینے پر گولی کھائے گا۔

☆☆ (باقی آئندہ)

شہید ہیں جنّت سجانے جاتے ہیں

غلام نبی ناظرؔ ۔ کشمیر

(لاہور کے ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء کے شہیدانِ احمدیت کا خاموشی میں رضاءِ الٰہی کا اظہار)

پیاری جانوں کا ثمین نذرانہ
لئے خدا کے حضور ہے ہمیں جانا
دُعا کریں یا رب! قبول فرمانا
بعزمِ صدق اے دِل تو ساتھ دے پانا!
شہیدی ہر اک احمدی کو پاتے ہیں
شہید ہیں جنت سجانے جاتے ہیں

قُرونِ آخر کے محمدی ہم ہیں
مسیح و مہدی کے فدائی محکم ہیں
مصدِّق احمد نبیؐ خاتم ہیں
زِ فِرقہٗ واحد رسُول اکرمؐ ہیں
قدم قدم خوشخبریاں سناتے ہیں
شہید ہیں جنت سجانے جاتے ہیں

مقام پائے ہوئے ہیں آخرینوں کا
خدا محافِظ اپنے خود سفینوں کا
لکھا بنے گا ہمارے خود جبینوں کا
وہی ہے کھولنے والا بند سینوں کا
نجات کی جانب ہم ہی بلاتے ہیں
شہید ہیں جنت سجانے جاتے ہیں

صداقتوں کے صحیفے خون سے لکھے
جلا دئے جا جا حقیقتوں کے دئے
لی روشنی قُرآں کی آیت سے
لئے حدیثوں سے نِکات چُن چُن کے
نبی کی راہوں میں لہو بہاتے ہیں
شہید ہیں جنت سجانے جاتے ہیں

چکھا دُعاؤں کی قبولیت کا مزا
نماز قائم کی تمام پنجگانہ
رکھا زِفسق و فجور صحنِ دِل کو بچا
علم نبیؐ کا بلند جابجا رکھا
لہُو سے لکھ کر گیت سچ کے گاتے ہیں
شہید ہیں جنت سجانے جاتے ہیں

کسی سے شکوہ نہیں نہ ہی شکایت ہے
ہماری ضامن بس خدا کی قدرت ہے
یہ زندگی بھی اُسی کی اِک امانت ہے
یہ آزمایش بھی اُسی کی حکمت ہے
بجا کسی بھی وقت شکر لاتے ہیں
شہید ہیں جنت سجانے جاتے ہیں

خبر امیر المؤمنین کو یہ پہنچے
نہ ہم ڈریں گے کبھی نہ خوف کھائیں گے
ہزار خوشیوں سے جو دامن اپنے بھرے
نشان سجدوں کے جبیں پہ لے کے چلے
حضور ربّ میں بصد تشکر آتے ہیں
شہید ہیں جنت سجانے جاتے ہیں

خزینہ دُرہائے ثمین اشک جو تھے
تہجدوں کا حصول ہم قبول ہوئے
دُعاؤں کے تارے جو آفتاب بنے
کروڑوں چپ کی داد خواہ، اذانیں لئے
یہ حاکم اب اسلام کیوں جتاتے ہیں؟
شہید ہیں جنت سجانے جاتے ہیں

خدا کے بندے دیں پہ تیزگام ہوئے
محمدِ عربیؐ کے ہم غلام ہوئے
مسیح وقت کے ہم مطیع مدام ہوئے
قرآں کے ناظرِ عاشقِ دوام ہوئے
خلافتِ موعود میں سماتے ہیں
شہید ہیں جنت سجانے جاتے ہیں

طالبان حق کیلئے

گول مول اعتراضات کے سیدھے سادے جوابات

قسط:اوّل

نویدالفتح۔شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

روزنامہ منصف کے ۲۹ اکتوبر ۲۰۱۰ء کے پرچے میں مولانا لال حسین اختر صاحب کی سیرت و سوانح پڑھ کر تعجب انگیزی میں مخالفین احمدیت کی اس قدر افتراپردازیوں کا بغور جائزہ لینے کا موقعہ ملا اس قدر افتراء لکھا ہوا پایا کہ اللہ کی پناہ۔

سطر اوّل میں ہی مضمون نگار متین خالد صاحب نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ لال حسین اختر قادیانیت کے لئے تازیانہ خداوندی تھا۔افسوس صد افسوس ’’اے بسا آرزو کہ خاک شدی‘‘ جب ہی تو جماعت احمدیہ دن دوگنی رات چوگنی پہلے سے زیادہ برق رفتاری سے ترقی کی منازل طے کررہی ہے اور وعدہ خداوندی وارض اللّٰــــــــہ واسعۃ جماعت احمدیہ کے حق میں ثابت ہورہا ہے جس کی وجہ سے تمام غیر احمدی غیظ وغضب سے منہ پر جھاگ لالا کر تھک جاتے ہیں اور بالآخر قلم اٹھا کر قرطاس پر بہتان تراشی و کِذب بیانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ باوجود جماعتِ احمدیہ کی ایک سو اکیس سالہ ترقی کے شخصے ناتواں کو جماعت احمدیہ کے لئے تازیانہ خداوندی قرار دیتے ہیں۔

سطر دوم میں مضمون نگار نے لال حسین اختر صاحب کے دوفریضۂ ضالہ کا ذکر کیا جو کہ دراصل تمہید کذِب بیانی ہے اور جناب کے بے بنیاد جھوٹ کو ان کے اپنے الفاظ میں بیان کرنا مقصود تمنا تھا۔اس لئے لکھا کہ’’ آپ نے نصف صدی خدمت اسلام اور تحفظ ختم نبوت ﷺ کا مقدس فریضہ سرانجام دیا۔‘‘

اوّل الذِکر فریضہ یہ تھا کہ نصف صدی خدمتِ اسلام کی اور وہ اس طرح کہ سالہا سال نہ اسلام کی تائید میں کوئی مضمون لکھا نہ قرآنی تعلیم کو قرۂ ارض میں پھیلایا اور نہ رسول اللہ ﷺ کی پیاری باتوں کو مسلمانوں کے سینہ میں پیوسط کیا اور نہ ہی کسی غیر مسلم کو مسلمان بنایا بلکہ پوری زندگی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی مخالفت میں گزاری۔اگر یہی خدمت اِسلام ہے تو پھر مولانا الطاف حسین حالی یہ شعر کیوں لکھنے پر مجبور ہوگئے کہ:۔

وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
کرحق سے دعا اُمتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جس کا جہاز آکے گھرا ہے

اسی طرح ثانیٔ الذکر فریضہ یہ بیان کیا کہ’’ تحفظ ختم نبوت ﷺ کا مقدس فریضہ سرانجام دیا‘‘ گویا لال حسین اختر ہی ایسے شخص جری تھے جو کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کی حفاظت کرتے رہے ورنہ نہ تو آنحضرت ﷺ کی نبوت باقی رہتی اور نہ اس کی خاتمیت ۔ ان کی حفاظت کی آڑ میں ہی مسلمان آنحضرت ﷺ کو خاتم النبین ﷺ کہہ سکتے تھے۔

(نعوذ باللہ من ذالک) جب کہ خود ہمارے پیارے آقا بابانگ دہل یہ اعلان کر چکے تھے کہ آدم جب تخلیق کی مٹی میں لت پت تھا تب سے میں خاتم النبین ہوں۔حاصل کلام یہ ہے کہ تخلیق آدم سے لیکر بعثت رسول ﷺ تک نیز بعثت رسول ﷺ سے لیکر چودہ سو سال تک اللہ تعالیٰ خاتم النبین کی ختم نبوت کا مخافظ رہا۔اب جا کر نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ قادر توانا خدا اِن علمائے اسلام کہلانے والے جہلائے اسلام کے نزدیک ناتواں بن گیا۔اور ان لوگوں کو طاقت آزمائی کیلئے تحفظ ختم نبوت کا فریضہ سرانجام دینے کی اجازت دی۔اور خود مایوس ہوکر ایک طرف جا بیٹھا۔

مضمون نگار متین خالد نے اپنے رہبر کذب و افترا کی آپ بیتی کو’’ قادیانیت سے اسلام تک‘‘ کے نام سے تحریر کرتے ہوئے نہایت چالاکی سے کام لیا ہے اور ساری جھوٹی باتوں کو دوسرے کے حوالے سے بیان کیا ہے۔بہرحال کی آپ بیتی سے ہی قرآن و حدیث نیز حقائق ودقائق کی خلاف ورزی ظاہر ہوتی ہے۔اور افترا پر افترا پر افترا ظاہر ہوتا ہے۔ لال حسین اختر صاحب نے شروع میں ہی یہ لکھا کہ’’ علمائے کرام نے نِص قرآنی کی رو سے حکومت کی درسگاہوں کے بائیکاٹ کا فتویٰ دے دیا تھا۔اس لئے میں نے اس فتویٰ کی تکمیل میں کالج کو خیر باد کہا‘‘۔

حالانکہ قرآنِ مجید میں سورۃ النساء میں صاف طور پر بیان ہے کہ۔

یَآیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَأَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الأَمْرِ مِنکُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ إِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ إِن کُنتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِیْلاً۔ (النساء آیت ۶۰)

ترجمہ:اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی اور اگر تم کسی معاملہ میں (اولوالامر سے) اختلاف کرو تو اپنے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔یہ بہت بہتر طریق ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

علاوہ ازیں لال حسین اختر صاحب نے محض لاف زنی کرتے ہوئے بغیر کسی دلیل قاطعہ کے یہ بھی لکھا کہ:۔

’’ مجھے یقینِ کامل ہوگیا کہ مرزا قادیانی اپنے دعویٰ الہام مجددیت مسیحیت نبوت وغیرہ میں مفتری تھا۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضور رسالت مآب ﷺ آخری نبی ہیں ۔حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں ۔وہ قیامت سے پہلے ہماری دنیا میں واپس تشریف لائیں گے۔‘‘

نیز بغیر کسی ناقابل تردید برھان ساطعہ کے کچھ یوں لکھا کہ’’ لیکن جب دوسری طرف مرزا غلام احمد کے عقائد قرآنِ مجید اور احادیث صیحہ کے بالکل الٹ دیکھتا تھا ان کے الہامات اور پیشگوئیوں کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑتی ہوئی نظر آتی تھیں اور قیامت کے دن ان عقائد باطلہ کی باز پرس کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا تو میں لرزہ براندام ہوجاتا تھا۔‘‘

اب یہ امر واضح ہو کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ’’اپنے دعویٰ الہام ،مجددیت ،مسیحیت ،نبوت وغیرہ میں صادق ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک واضح سنت اپنے پر عاید کی ہے کہ:

وَلَو تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِO لَاَ خَذْنَا مِنْہُ بِالْیَمِیْنِO ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْہُ الْوَتِیْنَO (الحاقہ ۔۴۵۔۴۷)

یعنی اگر یہ کوئی جھوٹا الہام بنا کر میری طرف منسوب کرتا (اور کہتا کہ یہ الہام مجھے خدا کی طرف سے ہوا ہے) تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی شاہ رگ کاٹ دیتے۔

یہ آیت حضرت رسولِ اکرم ﷺ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نازل کی۔اور آپ ﷺ کو مدعی الہام ووحی کی صداقت کی کسوٹی بنا دیا۔اور صاف طور پر ظاہر کر دیا کہ جس طرح آپؐ دعویٰ الہام کے بعد ۲۳ سال تک زندہ رہے ٹھیک اُسی طرح جو کوئی بھی دعویٰ کرے گا اگر وہ صادق نکلا تو لازماً ۲۳ سال بعد دعویٰ الہام زندہ رہے گا۔ سو حضرت مرزا صاحب کو ماموریت کا پہلا الہام مارچ ۱۸۸۲ء کو ہوا تھا۔اور ۱۸۸۲ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک کل ۲۶ سال بنتے ہیں ۔اور اسی دوران آپ علیہ السلام نے متعدد مخالفین کی ہلاکت کی پیشگوئیاں بالہام الٰہی کیں۔مگر باوجود اس کے آپؑ نے ایک لمبی عمر پائی ۔علاوہ ازیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنا دعویٰ الہام کی بنا پر کیا کہ’’ جب تیرھویں صدی کا آخر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔ (کتاب البریہ)

نیز فرمایا کہ:’’ مجھے خدا تعالیٰ کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اُس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدیٔ معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں‘‘۔(اربعین نمبر ا)

اب یہاں طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے جب دعویٰ کیا تب سے آپؑ کی وفات تک بے شمار ایسے تائید ونصرت الٰہی کے نظارے تمام دنیا نے دیکھے اور آج تک دیکھ رہی ہے تو کیا مفتری ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی تائید خدا تعالیٰ ازخود کرے۔

لال حسین اختر صاحب نے اپنی آپ بیتی میں یہ بھی لکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ آخری نبی تھے۔ یہاں انہوں نے آخری سے مراد یہ لیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کے تمام دروازے بند ہو گئے یعنی اب شریعت محمدیہؐ کے بعد کسی دوسری شریعت کی ضرورت نہیں ۔جہاں تک آنحضرتؐ کے بعد نبوت تامہ کا سوال ہے اس بارے میں تو جماعت احمدیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ آپؐ کے بعد نبوت تامہ کاملہ جو کسی نئی شریعت کی حامل ہو اور آنحضورؐ کی شریعت سے آزاد ہو قیامت تک کیلئے منقطع ہو چکی ہے۔

اس کے برعکس جہاں تک امتی اور ظلی نبوت کا سوال ہے تو قرآن وحدیث سے یہ ثابت ہے کہ آنحضورؐ کے بعد آپ کی کامل اتباع اور شریعت کی پیروی میں غلام نبی آسکتا ہے جو کہ آپؐ ہی کے لائے ہوئے مشن کو آگے بڑھانے اور اس کی تکمیل کیلئے آئے گا۔

اس اعتبار سے آخری کے معنی صرف آپ ﷺ کی عظمت شان ہی کے ہوے نہ کہ کچھ اور۔وگرنہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کے اِس شعر کو کدھر چھپائیں گے جس میں انہوں نے داغؔ کی تعریف میں لکھا کہ

چل بسا داغؔ آہ میت اس کی زیب دوش ہے
آخری شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے
(بانگِ درا)

لال حسین اختر صاحب نے یہ شوشہ بھی چھوڑا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجودہ ہیں جبکہ قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے صاف طور پر یہ کہہ دیا ہے کہ۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعقَابِکُمْ ۔

(سورہ آل عمران آیت ۱۴۵)

یعنی محمد ﷺ اللہ کے صرف ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے جتنے رسول ہوئے ہیں وہ سب فوت ہوگئے تو کیا اگر محمد ﷺ بھی طبعی موت سے فوت ہو جاویں یا قتل کر دیئے جاویں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟......

اس آیت میں خلت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے معنی عربی کی مشہور لغت تاج العروس میں یہ بیان ہوئے ہیں کہ خلا فلان اذا مات کہ جب کہیں کہ فلاں شخص گزر گیا تو لازماً اس کے معنے یہ ہوں

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

گے کہ وہ فوت ہوگیا۔ اردو زبان میں بھی ہم یہ استعمال کرتے ہیں کہ میرے دادا گزر گئے۔ اس فقرے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میرے دادا فوت ہوگئے۔ پس واضح ہے کہ مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ امر بیان کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے قبل تمام انبیاء گزر گئے۔ یعنی فوت ہوگئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان انبیاء سے جدا نہ تھے۔ اس لئے لازماً وہ بھی فوت ہوگئے ہیں۔

ایک اور بات لال حسین اختر صاحب نے یہ تحریر کی ہے کہ ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے ہماری دنیا میں واپس تشریف لائیں گے‘‘ اس جملے میں انہوں نے صاف طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بجسدِ عنصری آسمان سے نازل ہونے کا مسئلہ چھیڑا ہے۔ سو واضح ہو کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے نازل کرنا ہے تو قبل ازیں قرآن مجید کی درج ذیل آیات میں سے مندرجہ ذیل چیزوں کے ظاہری نزول کو ثابت کریں۔

۱۔ يٰبَنِيْٓ آدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا۔ (الاعراف:۲۷)

۲۔ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى (الاعراف:۱۶۱)

۳۔ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ۔ (الانفال: ۴۲)

۴۔ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ۔ (یس : ۲۹)

۵۔ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ۔ (الحدید:۲۶)

لکھتے ہیں ’’مرزا غلام احمد کے عقائد قرآنِ مجید اور احادیث صحیحہ کے بالکل الٹ دیکھتا تھا اور ان کے الہامات اور پیشگوئیوں کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑتی ہوئی نظر آتی تھیں۔‘‘

اب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی ہی اپنی تحریرات سے آپ علیہ السلام کے اپنے عقائد کو ملاحظہ فرمائیں۔

آپ فرماتے ہیں: ’’ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِّ لُباب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دُنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اِکمالِ دین ہوچکا اب وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کرکے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ صفحہ ۱۳۷۔ تالیف ۱۸۹۱ء)

’’میں جناب خاتم الانبیاء کی نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا مُنکر ہو اُس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔‘‘

(تقریر واجب الاعلان۔ ۲۳؍اکتوبر ۱۸۹۱ء)

نیز فرمایا: عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد ﷺ اُس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے‘‘۔

(کشتی نوح صفحہ ۱۵۔ سنہ ۱۹۰۲ء)

نیز فرمایا:

’’مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دین اسلام ہی سچا ہے۔ مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پرحکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اور مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں‘‘

(اربعین نمبر اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۳۴۵)

اب ہم لال حسین اختر صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اگر انہوں نے انہیں عقائد کی دھجیاں آسمان میں اُڑتے ہوئے دیکھی تھیں تو وہ بتائیں کہ ان کے اپنے عقائد کیا ہیں کیا وہ ان عقائد سے الگ ہیں؟ جہاں تک ہمارا خیال ہے ان کے عقائد لازماً ان عقائد سے جو حضرت مرزا صاحب نے بیان فرمائے الگ ہوں گے اور حضرت مسیح موعودؑ کے عقائد کے مقابلہ پر انہیں اپنے ہی عقائد کی دھجیاں اُڑتی ہوئی نظر آئی ہوں گی جنہیں یہ ہٹ دھرمی سے حضرت مسیح موعودؑ کے عقائد بتا رہے ہیں۔

آخر پر یہی ایک حرفِ ناصحانہ معترض کے لئے ہے یعنی متین خالد صاحب کیلئے کہ وہ پرانی اٹکلوں کو چھوڑیں اور مفتریانہ رویہ کے نئے انداز کو ترک کریں۔ دوسروں کے حوالے سے اپنے غیظ و غضب کو ظاہر کرنا اچھی بات نہیں اگر گفتگو کرنی ہے تو سیدھی بات کریں اور بات کو توڑ مروڑ کر پیش نہ کریں۔ (باقی....)

☆☆☆

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مِرا پیغام نہ ہو

چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تاکہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو

جب گزر جائیں گے ہم تم، پر پڑے گا سب بار
سُستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

سر میں نخوت نہ ہو، آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب
دل میں کینہ نہ ہو، لب پہ کبھی دُشنام نہ ہو

خیر اندیشئ احباب رہے مدنظر
عیب چینی نہ کرو، مُفسِد و نمّام نہ ہو

رغبتِ دِل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو

پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکر مسکیں رہے، تم کو غمِ ایّام نہ ہو

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیرِ الہام نہ ہو

دُشمنی ہو نہ محبانِ محمدؐ سے تمہیں
جو مُعاندِ ہیں تمہیں اُن سے کوئی کام نہ ہو

امن کے ساتھ رہو، فتنوں میں حصہ مت لو
باعثِ فکر و پریشانئ حکام نہ ہو

اپنی اس عمر کو اِک نعمت عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

تُم مدبّر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو
ہم نہ خوش ہوں گے کبھی، تم میں گر اسلام نہ ہو

سیلف رِسپکٹ کا بھی خیال رکھو تم بیشک
یہ نہ ہو پر کسی شخص کا اِکرام نہ ہو

عُسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

بھولیو مت کہ نزاکت ہے نصیبِ نسواں
مرد وہ ہے جو جفاکش ہو، گُل اندام نہ ہو

یاد رکھنا کہ کبھی بھی نہیں پاتا عزت
یار کی راہ میں جب تک کوئی بدنام نہ ہو

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مِرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

میری تو حق میں تمہارے یہ دُعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے، ناکام نہ ہو

ظُلمتِ رنج و غم و درد سے محفوظ رہو
مہرِ انوار درخشندہ رہے، شام نہ ہو

مکرم مینجر صاحب اخبار بدرؔ سے رابطہ کے لئے مندرجہ ذیل نمبر پر فون کریں:-

9876376441

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

(M.T.A International)

کی ڈش لگانے کیلئے مندرجہ ذیل سیٹلائٹ سیٹنگ سے استفادہ کریں

Satalite	:	Asia Set 3S
Position	:	105.5 East
Frequency	:	3.760 Mhz
Min Dish Size	:	1.8 Size
Polarisation	:	Horizontal
Symbol Rate	:	2600 Mbps
Fec	:	7/8

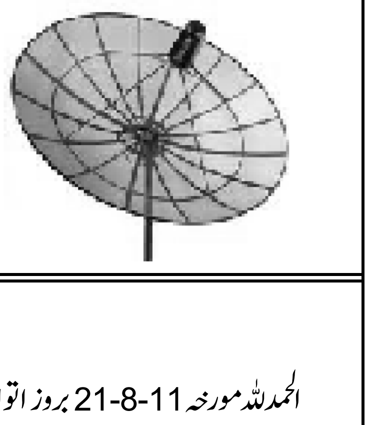

ولادت

الحمدللہ مورخہ 11-8-21 بروز اتوار اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب ایڈیٹر بدر کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام شیخ کاشف احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ عبدالمومن صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم منیر احمد خادم صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کا نواسہ ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

جملہ قارئین سے بچے کی صحت تندرستی والی لمبی عمر پانے، نیک خادم دین ہونے اور قرۃ العین بننے کی دعا کی درخواست ہے۔ ادارہ بدر خوشی کے اس موقع پر مکرم ایڈیٹر صاحب بدر کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

〈ادارہ〉

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

جماعت احمدیہ یادگیر کی ڈائری

مورخہ ۴ تا ۵ جون ۲۰۱۱ء کو مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر شمالی زون کے اجتماع کا انعقاد ہوا جس کا افتتاح نماز تہجد سے ہوا۔ افتتاحی تقریب میں محترم امیر صاحب کی تقریر ہوئی۔ بعد ازاں خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اختتامی تقریب میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ بعد دُعا اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ مورخہ ۳ جولائی کو مجلس انصار اللہ کا زونل اجتماع منعقد ہوا جس میں دور دراز دیہاتوں سے انصار بزرگان تشریف لائے۔ اس موقع پر انصار کی کھیلیں بھی ہوئیں۔ اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

تبلیغی دورہ: مورخہ ۶ جولائی ۲۰۱۱ کو یادگیر کے دیہاتی اطراف میں ایک تبلیغی و تربیتی دورہ کیا گیا۔ تبلیغی اعتبار سے یہ دورہ کافی کامیاب رہا اور بیعتیں بھی ہوئیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

ہفتہ قرآن مجید: ۱۶ جولائی تا ۲۲ جولائی یادگیر میں ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ ساتوں دن قرآن کریم کے عنوان پر علماء کرام نے تقاریر کے ذریعہ روشنی ڈالی۔ اختتامی تقریب میں محترم امیر صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں قرآن کریم کی خوبیوں کے بارے میں بتایا۔ بعد دُعا یہ ہفتہ قرآن کریم اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ سالانہ لندن ۲۰۱۱: جلسہ سالانہ لندن ۲۰۱۱ء کے موقعہ پر یادگیر میں جماعتی طور پر جلسہ دیکھنے اور سننے کا اہتمام کیا گیا۔ تقریباً ۱۲۰۰ ؍افراد نے اس سے استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (شیخ ذوالفقار علی محمود مبلغ سلسلہ یادگیر)

جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ ۲۴ جون کو بلاری کرناٹک میں ماہانہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم ایم مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ بلاری نے سیرت آنحضرت ﷺ کے ایک پہلو عبادت پر احسن رنگ میں کی جس کے بعد صدارتی خطاب ہوا۔ دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(حاجی فیروز پاشا، سیکرٹری اصلاح وارشاد)

جڑچرلہ : مورخہ ۳ جولائی ۲۰۱۱ کو جماعت احمدیہ جڑچرلہ کے زیر اہتمام احمدیہ مسجد جڑچرلہ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں سیرت آنحضرت ﷺ کے مختلف موضوعات پر کل چار خطابات ہوئے۔ آخر پر خاکسار نے سیرت آنحضرت ﷺ کے موضوع پر خطاب کیا۔ دوران جلسہ اطفال عزیزان نے نعت رسول ﷺ پیش کی۔۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء جلسہ کو جلسہ کی تمام برکات سے فیضیاب فرمائے۔ آمین۔

(سید سرفراز حسین۔ صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ)

تربیتی کیمپ

مورخہ ۱۷ جولائی کو بوروئی میں تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا جس میں علاقہ کی چار جماعتوں کے ۱۲۰ بچے شامل ہوئے جس میں بچوں کو ابتدائی دینی تعلیم، نماز سادہ، قرآن کریم ناظرہ اور ارکان اسلام و ارکان ایمان وغیرہ کے متعلق بتایا گیا۔ قارئین سے اس کیمپ کے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے عاجزانہ درخواست ہے۔

(فضل رحیم خان۔ سرکل انچارج شولاپور)

یوم تبلیغ

مورخہ ۱۳ جون کو محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ صدر لجنہ کانپور کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا جلسہ یوم تبلیغ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ کے بعد محترمہ مریم بیگم صاحبہ نے عہد نامہ دہرایا اور محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ صدر لجنہ، محترمہ شگفتہ ناز صاحبہ اور محترمہ کشور جہاں صاحبہ نے تربیتی مضامین پڑھے۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ کانپور)

اعلان نکاح

☆......مورخہ ۱۲ جولائی کو مکرم افتخار احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم عین العارفین صاحب کا نکاح مکرمہ انجم ناز صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب کے ساتھ مبلغ اکاون ہزار روپے حق مہر پر احمدیہ مسجد جمشید پور میں پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے اس رشتہ کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین (افتخار احمد مبلغ سلسلہ)

☆......مورخہ یکم مئی ۲۰۱۱ء کو خاکسار عبد السلام لون نے مکرم عنایت اللہ خالد صاحب سلمہ اللہ ابن مکرم مولوی محمد عبد اللہ فرخ صاحب سابق مبلغ جماعت احمدیہ بانڈی پورہ کا نکاح ہمراہ محترمہ فرخندہ گل صاحبہ بنت مکرم ماسٹر محمد شریف بٹ صاحب ساکن رشی نگر بعوض 71 ہزار روپے حق مہر پڑھایا۔ تمام قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ دُعا ہے کہ یہ رشتہ دونوں فریقین کیلئے باعث برکت ہو۔ (عبد السلام لون۔ نائب امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، شوپیان)

ہفتہ قرآن مجید

مورخہ یکم تا ۷ جولائی ۲۰۱۱ تک ہر روز شام کو جامع مسجد کرڈاپلی میں شانِ قرآن کے موضوع پر جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ روزانہ تلاوت قرآن مجید و شانِ قرآن پر نظم کے بعد جماعت کے تعلیم یافتہ اور عہدہ دار انصار و خدام نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ اسی طرح مورخہ ۷ جولائی ۲۰۱۱ کو ہفتہ قرآن مجید کا اختتامی جلسہ جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب امیر جماعت احمدیہ کرڈاپلی نے تقریر کی اور دعا کروائی اور جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو شرفِ قبولیت بخشے۔ (میر عبد الحفیظ سرکل انچارج کرڈاپلی۔ اُڑیسہ)

فری ہومیو پیتھی کیمپ

مورخہ ۲۷ جون کو جماعت احمدیہ سرکل بلارپور میں بعد نماز مغرب وعشاء ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا بعد ازاں مورخہ ۲۸ جون کو جماعت احمدیہ پیری بلی میں مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الی اللہ بھارت اور مکرم شیخ اسحاق صاحب مبلغ انچارج مہاراشٹر کی قیادت میں ایک فری ہومیو پیتھی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا افتتاح تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم مولانا ظہیر احمد خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے خطاب فرمایا۔ کثیر تعداد میں لوگ جمع تھے گاؤں کے صدر صاحب نے اس پروگرام کی نہایت تعریف کی۔ پرسنپل رام کرشن صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ جماعت احمدیہ آج دنیا کے سامنے حقیقی اسلام کی تعلیم پیش کر رہی ہے۔ آج صحیح رنگ میں مخلوق کی خدمت بھی جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ بعد ازاں ڈاکٹر صاحبان نے مریضوں کو چیک کر کے دوائیاں دیں۔ تقریباً ایک صد مریضوں کو دوائیاں دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری ان حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (سرکل انچارج بلارپور)

سالانہ زونل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھاگلپور

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھاگلپور زون کا سالانہ اجتماع ۳ جولائی کو منعقد ہوا۔ جس میں ۱۱۰ ؍افراد نے شمولیت کی۔ جن میں جماعت احمدیہ خانپور ملکی، برہ پورہ، مونگیر، بھاگلپور، پورنیا، کشن گنج، اور بانکا کے خدام شریک ہوئے۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعدہ محترم زونل امیر صاحب کی زیر صدارت اجتماع کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے پہلی تقریر کی۔ دوسری تقریر بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ سید عبد الغنی صاحب زونل امیر صاحب نے صدارتی خطاب و دُعا کرائی۔ اس موقع پر خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ مکرم اظہر احمد خادم معاون صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و مہمان خصوصی نے بھی تقریر فرمائی بعد ازاں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

(مبین اختر۔ زونل قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور زون

ہفتہ قرآن کریم

ماہ جولائی ۲۰۱۱ میں کشمیر کے ہاری پاری گام میں ایک ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا جس میں علماء کرام نے قرآن مجید کے محاسن اور اس کی خوبیوں کے متعلق ساتوں دن تقاریر کے ذریعہ روشنی ڈالی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید پر غور و فکر کرنے اور اسے اپنی زندگیوں کا دستور العمل بنانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔ (صدر جماعت احمدیہ ہاری پاری گام)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

قادیان میں نومبائعین کے گیارھویں پندرہ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

پنجاب، ہریانہ، ہماچل، یوپی، ایم پی، راجستھان کے 339 طلباء وطالبات کی شمولیت

اللہ تعالیٰ کا بیحد فضل و احسان ہے کہ مرکز احمدیت میں گیارھواں تربیتی کیمپ برائے نومبائعین مورخہ 11 تا 24 جون منعقد کیا گیا۔ امسال اس گیارھویں تربیتی کیمپ میں پنجاب، ہریانہ، ہماچل، راجستھان، یوپی اور ایم پی کے 339 طلباء وطالبات نے شمولیت کی۔ ہر سال کی طرح بہت پہلے ہی اس کیمپ کی تیاریاں شروع کردی گئیں تھیں۔ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان نے مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد کو اس تربیتی کیمپ کا نگران اعلیٰ مقرر فرمایا چنانچہ مکرم نگران اعلیٰ صاحب نے درج ذیل تفصیل کے مطابق اپنے معاون نگران مقرر فرمائے۔

مکرم سفیر احمد شمیم صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نگران انتظامی امور، مکرم مبارک احمد چیمہ صاحب صدر عمومی ایڈیشنل نگران انتظامی امور۔ مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب نگران تعلیمی وتربیتی امور۔ خاکسار سید مبشر احمد عامل ایڈیشنل نگران تعلیمی وتربیتی امور۔ مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نگران طالبات، مکرمہ شاہین اختر صاحبہ نائب نگران طالبات۔ اس کے علاوہ دیگر انتظامی کاموں کو سرانجام دینے کیلئے شعبہ جات منتظمین ومعاونین کی ڈیوٹی شیٹ تیار کی گئی۔ محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے تمام شعبہ جات کے نگرانوں اور منتظمین کے ساتھ کیمپ شروع ہونے سے قبل میٹنگ کی۔

طلباء کی آمد: مورخہ 9 جون سے ہی طلباء قادیان آنا شروع ہوگئے 10 جون کو سب نے قادیان میں نماز جمعہ ادا کی اور شام کو حضور انور کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے پر بڑے شوق سے سنا۔

افتتاحی تقریب و دُعا: مورخہ 11 جون صبح گیارہ بجے مکرم ناظر اصلاح وارشاد صاحب نے طلباء کو نصائح کیں۔ انہوں نے فرمایا کہ قادیان میں آپ جس مقصد کیلئے آئے ہو اس کا پورا فائدہ اٹھا کر واپس جائیں زیادہ سے زیادہ دینی علم سیکھ کر واپس جائیں۔ مورخہ 11 جون سے ہی باقاعدہ کلاسز لگنی شروع ہوگئیں۔ طلباء چونکہ کافی تھے اس لئے ان کو دو کلاسوں میں تقسیم کیا گیا۔ ہر روز چار گھنٹیاں لگتی تھیں ہر گھنٹی ایک گھنٹے کی ہوتی تھی۔ ان کلاسز میں آٹھ اساتذہ کی مندرجہ ذیل کورس پڑھانے کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام اساتذہ کرام نے بڑی محنت اور لگن کے ساتھ طلباء کو پڑھایا۔ وضوء نماز و درس احادیث اور قرآنی دعائیں، تاریخ اسلام اور احمدیت، سیرت آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ، فقہی مسائل، بدرسومات کے خلاف جہاد، خلفاء راشدین اور خلفاء احمدیت کا تعارف کے موضوعات پر مندرجہ ذیل اساتذہ کرام نے بڑی محنت کے ساتھ طلباء کو پڑھایا۔

ا۔ مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب، مکرم عطاء الرحمٰن خالد صاحب۔ مکرم مبشر احمد بدر صاحب۔ مکرم تنویر احمد ناصر صاحب۔ مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب۔ مکرم مشتاق خان صاحب۔ مکرم تبریز احمد ظفر صاحب۔ مکرم زبیر احمد طاہر صاحب۔

تربیتی اجلاسات: دوران کیمپ ہر روز بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے۔ علماء کرام نے تربیتی عناوین پر تقاریر کیں۔ طلباء کے علاوہ طالبات نے بھی مسجد مبارک سے متعلق دالان حضرت اماں جان اور بیت الفکر میں بیٹھ کر تقاریر سنیں۔ جو کہ عام فہم اور آسان زبان میں تھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مقررین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

کھیلوں کا انتظام: اس موقع پر طلباء کی صحت کو قائم رکھنے کیلئے انتظامیہ نے کھیلوں کا بھی انتظام کیا گیا تھا اس ضمن میں کھیلوں کا ضروری سامان طلباء کو مہیا کیا گیا۔ شام کو روزانہ کھیلوں کا التزام ہوتا تھا۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات: اس موقعہ پر طلباء کے علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ جس میں تلاوت۔ نظم۔ تقاریر اور اذان وغیرہ کے مقابلے شامل ہیں۔ علاوہ ازیں نیشنل کبڈی۔ کرکٹ کے مقابلے بھی ہوئے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو موقعہ پر ہی انعامات تقسیم کئے گئے۔

مقامات مقدسہ کی زیارت: 23 جون کو تمام طلباء کی زیارت کرائی گئی اور ہر جگہ کا مکمل تعارف کرایا گیا۔ اس موقع پر خاکسار کے ہمراہ بیس معلمین کرام تھے جو طلباء کا پورا خیال رکھتے تھے گرمی بہت تھی اس لئے شربت کا انتظام بھی تھا۔

دینی امتحان: مورخہ 23 جون کو طلباء طالبات کا تحریری وزبانی دینی امتحان لیا گیا۔ مکرم منصور احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے بڑی محنت کے ساتھ اس خدمت کو سرانجام دیا اور اُسی روز نتیجہ مرتب کیا گیا۔

اختتامی تقریب: مورخہ 24 جون کو شام مسجد دارالانوار میں اس تربیتی کیمپ کی اختتامی تقریب زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوئی۔ اس میں مولانا تنویر احمد خادم صاحب نگران اعلیٰ نے تربیتی کیمپ 2011 کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے تمام رضا کاران۔ واحباب کا شکریہ ادا کیا بعدہ محترم صدر اجلاس نے طلباء کو نصائح کیں۔ تقسیم انعامات وُدعا کے ساتھ یہ کیمپ اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہتر نتائج عطا فرمائے۔ **(مبشر احمد عامل۔ ایڈیشنل نگران تعلیمی وتربیتی امور۔ تربیت کیمپ)**

اذکروا امواتکم بالخیر

مکرم ڈاکٹر پروفیسر سید محمد مجید عالم مرحوم

خاکسار کے والد صاحب ۱۹۳۴ء کو خانپور ملکی بہار میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام سید عاشق حسین صاحب مرحوم تھا جو کہ اپنے علاقے کے زمیندار تھے۔ انگریز سرکار نے آپ کے والد صاحب کو آنریری تحصیلدار اور ضلع کورٹ کا جیوری مقرر کیا تھا۔ والد صاحب کے مورث اعلیٰ ایران سے آئے تھے۔ آپ کے والد صاحب نے حضرت مولانا غفور صاحب کے زمانہ میں ۱۹۴۵ء میں بیعت کی تھی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کے بعد زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ سارا علاقہ مخالف ہوگیا۔ سوشل بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑا۔ احمدیت کی سچائی مل جانے کے بعد اپنے ایمان میں لغزش نہیں آنے دی۔ دادا جان مرحوم کو قادیان سے بہت محبت تھی جس کے نتیجے میں ۱۹۴۶ء میں اپنے تین بیٹوں کو قادیان پڑھنے کیلئے بھیجا تھا۔ خاکسار کے والد بھی ان میں سے ایک تھے۔

متحدہ ہندوستان کے آخری جلسہ میں شمولیت کے بعد تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں داخلہ لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام کی صحبت میں رہے۔ ملک کے حالات خراب ہونے کی وجہ سے واپس اپنے وطن خانپور ملکی چلے گئے۔ قادیان دارالامان کی محبت نے دوبارہ جوش مارا حالات تھوڑے سازگار ہوئے تو ۱۹۵۰ء میں قادیان تشریف لائے اور حضرت مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور کی کفالت میں تعلیم حاصل کرنے لگے۔ اُس وقت اسکول کا باقاعدہ نظام نہیں تھا۔ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ اور درویشان کرام سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔

چونکہ اُس وقت میٹرک کے امتحان نہیں ہورہے تھے مجبوراً دوبارہ اپنے وطن واپس چلے گئے۔ اپنے وطن میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور ڈگری کالج میں بطور پروفیسر سرکاری نوکری کرنے لگے۔ نوکری کے دوران ہی ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ جس کے نتیجے میں ترقی ہوئی اور اُردو کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ہوئے پھر ترقی ہوئی۔

والد صاحب با اخلاق ملنسار سادہ لوح ایماندار تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، نوافل کثرت سے پڑھا کرتے تھے اور بہت دُعا گو انسان تھے۔ اپنے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے سارے علاقے میں ہندو یا مسلمان سب میں یکساں طور پر مقبول تھے۔ لوگ آپ سے مشورہ لینے کیلئے آتے۔ مخالفت کے باوجود غیر احمدیوں نے اپنی انجمن کا ممبر بنایا ہوا تھا۔ آپ کے پڑدادا نے جو کہ غیر احمدی تھے ایک عالی شان مسجد بنائی تھی اور ساتھ ہی ۴۰ بیگھہ زمین اس مسجد کو دی تھی۔ دادا جان مرحوم کے احمدی ہونے کے بعد اس مسجد چھوڑ دیا اور اپنی ایک احمدیہ مسجد بنائی۔

والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ساتھ ساتھ دین کی بھی دولت عطا کی۔ اپنی جماعت کے ۲۴ سال صدر رہے۔ نظام جماعت کے پابند تھے۔ اور افراد جماعت کو بھی نظام جماعت کی پابندی کرواتے۔ خلافت سے پختہ تعلق تھا نیز اپنے بچوں کو بھی خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بہت محبت تھی۔ خاص کر حضرت میاں صاحب مرحوم سے تو خاص لگاؤ تھا اور حضرت میاں صاحب کو بھی والد صاحب سے محبت تھی۔ جب بھی میاں صاحب سے ملاقات ہوتی بڑے شفقت بھرے انداز سے حال چال دریافت فرماتے۔ درویشان کرام سے بھی محبت تھی۔ مہمان نوازی میں بہت آگے تھے۔ ہر ایک کی مہمان نوازی کرتے۔ مرکزی نمائندگان کی بہت عزت کرتے۔ والدہ صاحبہ کو خاص ہدایت ہوتی۔ والدہ صاحب بھی اپنے آرام کو چھوڑ کر تواضع کی تیاری خود کرتی اور اپنے بچوں سے بھی مہمانوں کی خدمت کرواتے۔ والدہ صاحبہ کی وفات پر اپنے بچوں کو ماں وباپ دونوں کا پیار دیا۔ جس کے نتیجے میں آخری وقت تک بچوں کو اللہ تعالیٰ نے بہت خدمت کا موقع عطا کیا۔ والد صاحب کے دل میں قادیان کی محبت نے پھر جوش مارا اور ۱۹۹۷ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے تین بچوں کے ساتھ قادیان دارالامان تشریف لے گئے اور تاحیات قادیان کی مقدس بستی میں ہی مقیم رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے تین بیٹے مکرم سید راشد مجید صاحب۔ سید طارق مجید صاحب ومکرم سید ارشد مجید صاحب قادیان میں رہ کر سلسلہ کی خدمت کررہے ہیں۔ آپ کا ایک بیٹا خاکسار سید شارق مجید بنگلور میں مقیم ہے۔ آپ کی بڑی بیٹی مکرمہ شاہنہ عرفان صاحبہ کی شادی مکرم محمد عرفان اللہ احمدی صاحب سے ہوئی اور وہ بنگلور میں مقیم ہیں۔ آپ نے اپنی چھوٹی بیٹی مکرمہ سائقہ شائق مرحومہ کی شادی اپنے پھوپی زاد بھائی کے بیٹے مکرم سید شائق احمد خانپور ملکی بہار کے ساتھ کی تھی مگر شادی کے سوا سال کے بعد بچے کی پیدائش کے وقت وفات پاگئیں۔ خدا نے بچے کو زندگی دی بچہ سید شائل احمد جو کہ اب ۱۸ سال کا ہے اپنے والد صاحب کے ساتھ بھاگلپور میں خوش حال ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی تمام اولاد شادی شدہ وصاحب اولاد ہے۔ قریباً اڑھائی ماہ کی علالت کے بعد ۱۵ اپریل ۲۰۱۱ء بروز جمعۃ المبارک صبح کے قریب ساڑھے تین بجے اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۷۸ سال کی تھی۔ اگلے دن ۱۶ اپریل ۲۰۱۱ بروز ہفتہ کو محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین محترم امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ آپ کی وفات پر جس کالج میں آپ پروفیسر تھے ایک دن کی چھوٹی ہوئی اور کالج کے اساتذہ اور طلبہ نے دُعا مغفرت کی۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے درجات کو بلند کرے اور ان کی دُعائیں ہمارے حق میں پوری ہوں۔ **(سید شارق مجید بنگلور)**

نماز جنازہ حاضر و غائب

مورخہ ۱۰ مارچ ۲۰۱۱ قبل از نماز عصر بمقام مسجد فضل لندن حضور انور نے مندرجہ ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر:

☆......مکرم شیخ آفتاب احمد صاحب ابن مکرم شیخ محمد علی صاحب۔آف نیو مالڈن۔یو کے: ۷مارچ ۲۰۱۱ء کو ۷۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ حضرت منشی قمر الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب مرحوم کے بہنوئی تھے۔نہایت نیک۔دھیمی طبیعت کے مالک،غریب پرور اور مخلص انسان تھے۔ ۱۹۹۲ء سے یو کے میں مقیم تھے اور گزشتہ کئی سالوں سے یو کے جماعت کے شعبہ اشاعت کے ساتھ منسلک تھے جہاں جماعتی کتب اور رسائل کی اشاعت کیلئے بڑی محنت سے خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم شیخ فیاض احمد صاحب تقریباً سات سال سے بطور نائب صدر خدام الاحمدیہ یو کے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

☆......مکرم خواجہ بشیر الدین قمر صاحب ابن مکرم مولوی قمر الدین صاحب لندن۔ ۹مارچ ۲۰۱۱ء کو ۶۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ حضرت میاں خیر دین صاحب سیکھوانی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔پنجوقتہ نمازوں کے پابند،خلافت سے وفا اور اطاعت کا جذبہ رکھنے والے مخلص اور فدائی انسان تھے۔آپ کو ایم ٹی اے میں خدمت کی توفیق ملی۔اس کے علاوہ اپنے حلقہ میں بطور محصل بھی خدمت بجالاتے رہے۔آپ کو مسجد مبارک ربوہ اور مسجد فضل لندن میں اذان دینے کا بھی موقع ملا۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے تینوں بچے ایم ٹی اے میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔آپ محترم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت یو کے) کے ماموں تھے۔

نماز جنازہ غائب:

☆......مکرم سید محمد ظفر صاحب (آف ربوہ) ۱۷ فروری ۲۰۱۱ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔اپنے گاؤں گرمولا ورکاں میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری تحریک جدید کی حیثیت سے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، دُعا گو، تہجد گزار، ملنسار، نہایت شریف النفس اور مخلص انسان تھے۔آپ موصی تھے۔آپ کے آٹھ بیٹوں میں سے چار بیٹے واقف زندگی ہیں۔جن میں سے مکرم محمد داؤد ظفر صاحب مبلغ انچارج ساؤتھ کوریا،مکرم محمد زکریا صاحب مبلغ لائبیریا اور مکرم محمد محسن صاحب اور مکرم محمد مومن صاحب معلم وقف جدید کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

☆......مکرم نواب دین صاحب آف ٹورانٹو۔کینیڈا۔ ۷ جنوری ۲۰۱۱ء کو ۸۶ سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم نہایت مخلص اور بڑے نڈر احمدی تھے۔ ۱۹۷۴ء میں جماعت کے خلاف ہونے والے فسادات میں آپ نے نہایت ثابت قدمی اور جرأت کا مظاہرہ کیا۔پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، خلافت سے وفا اور اطاعت کا جذبہ رکھنے والے مخلص اور فدائی انسان تھے۔مالی قربانی میں بھی ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔آپ کے ایک بیٹے مکرم ظفر احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ ربوہ میں شعبہ تبلیغ و منصوبہ بندی کے تحت خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

☆......مکرم محمود احمد صاحب اٹھوال آف احمد آباد۔سانگھڑ۔یکم جنوری ۲۰۱۱ء کو فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔انتہائی نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم عبد الحمید صاحب طاہر، گھانا میں بطور مبلغ سلسلہ خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

☆......مکرم ڈاکٹر احسان الحق صاحب مرحوم ابن مکرم ڈاکٹر عبد الحق صاحب مرحوم۔کراچی۔ ۲۸ جنوری ۲۰۱۱ء کو مختصر علالت کے بعد ۸۲ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ ایک قابل فزیشن تھے اور بڑے ہی نافع الناس اور ہر دلعزیز انسان تھے۔آپ نے احمدیہ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی اور فضل عمر سوسائٹی سے بھی منسلک رہے۔علاوہ ازیں میڈیکل کیمپس میں بھی آپ کو بھرپور خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔آغا خان میڈیکل یونیورسٹی کراچی کے وزیٹنگ پروفیسر کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ آپ جماعت احمدیہ لاہور کے نائب امیر بھی رہے۔خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ان کا تعلق مثالی تھا۔نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......عزیزم علی ناصر ابن مکرم ناصر احمد صاحب مرحوم۔دار الرحمت غربی ربوہ۔آپ جامعہ احمدیہ ربوہ کے طالب علم تھے۔پانچ روز ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد ۴ فروری کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ستمبر ۲۰۰۶ء کو جامعہ میں داخل ہوئے۔وفات کے وقت درجہ ثالثہ کے طالب علم تھے۔آپ چوہدری عبد الرزاق صاحب شہید بھریا روڈ سندھ کے پوتے تھے۔سانحۂ لاہور کے نوجوان شہید عزیزم ولید احمد صاحب آپ کے ماموں زاد بھائی تھے۔

☆......عزیزم راحیل احمد ابن مکرم محمد رفیق صاحب راولپنڈی۔آپ بھی جامعہ کے طالب علم تھے۔موسم گرما کی تعطیلات کے دوران اپنے گھر میں بوجہ ٹائیفائیڈ بیمار ہوئے۔ ۲/اگست کو آپ کا پتے کا آپریشن ہوا۔ اگست کے آخر میں دوبارہ بیمار ہونے پر آپ کو فضل عمر ہسپتال داخل کروایا گیا۔جہاں ۴ ستمبر کو وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ ۲۱ ستمبر ۲۰۰۶ء کو جامعہ میں داخل ہوئے تھے اور وفات کے وقت درجہ رابعہ کے طالب علم تھے۔

☆......مکرم سرفراز احمد طاہر صاحب ابن مکرم راج ولی صاحب۔ربوہ۔ ۷ دسمبر ۲۰۱۰ء کو ۶۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔انتہائی ملنسار غریب پرور، صابر وشاکر اور مخلص انسان تھے۔جب لاہور کا سانحہ ہوا تو کہا کرتے تھے کہ کاش میں بھی وہاں ہوتا اور شہید ہو جاتا۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم مرزا انوار الحق صاحب مبلغ انچارج و نیشنل صدر جماعت ساؤتومے کے ہم زلف تھے۔

☆......مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم احمد طاہر صاحب جرمنی۔ ۲ فروری ۲۰۱۱ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ حضرت مولوی عطاء محمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔نظام جماعت کی پابند اور خلافت سے محبت رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔آپ نے بچوں کی بڑی اچھے رنگ میں تربیت کی۔قرآن مجید پڑھانے کا بہت شوق تھا۔بہت سے احمدی بچوں کو قرآن مجید ناظرہ پڑھانے کی توفیق پائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرم منصور احمد صاحب ناصر آف ہمبرگ جرمنی۔ ۳۰ جنوری ۲۰۱۱ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم کا جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا گہرا تعلق تھا۔لمبا عرصہ جماعت احمدیہ کے مختلف دفاتر میں خدمت کی بھی توفیق پائی۔وفات سے قبل ہمبرگ میں اپنی جماعت کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے تھے۔آپ ایک کامیاب داعی الی اللہ تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ کے برادر نسبتی تھے۔

☆......عزیزم وہاب احمد صاحب ابن مکرم افضال الحق صاحب مرحوم۔کراچی۔ ۳۱ جنوری ۲۰۱۱ء کو برین ہیمبرج سے تقریباً ۲۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم ۴۔۵ سال سے گردوں کے مرض میں مبتلا تھے۔ہفتے میں ۲ بار ڈائیلسز ہوتا تھا لمبی تکلیف دہ بیماری کو نہایت صبر و ہمت کے ساتھ گزارا اور ہمیشہ خدا کی رضا پر راضی رہے۔آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ اسٹیل ٹاؤن کراچی میں ناظم اشاعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔دعوت الیٰ اللہ کا بہت شوق تھا۔بڑے نیک سیرت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ا

۱۴ مارچ ۲۰۱۱ قبل از نماز ظہر۔بمقام مسجد فضل لندن

نماز جنازہ حاضر:

☆......مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید اقبال شاہ صاحب مرحوم۔لندن۔ ۱۰ مارچ ۲۰۱۱ء کو تقریباً ۹۱ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ کے والد مکرم شیر محمد قریشی صاحب ۱۹۱۱ء میں جہلم سے کینیا گئے تھے۔افریقہ میں قیام کے دوران آپ نے صدر لجنہ اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔تبلیغ کا بہت شوق تھا۔افریقہ اور یو کے دونوں جگہوں پر اپنے حلقۂ خواتین میں تبلیغ کرتیں اور جماعتی لٹریچر تقسیم کیا کرتی تھیں۔آپ کو دونوں جگہ بے شمار بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق ملی۔انتہائی نیک نمازوں کی پابند، تہجد گزار ملنسار، نرم مزاج اور خلافت سے بے انتہا محبت رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب (سابق امیر جماعت یو کے) اور مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب (نائب امیر یو کے) کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب:

☆......مکرمہ فتح بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عنایت علی صاحب مرحوم۔آف کھاریاں ضلع گجرات۔ ۷ فروری ۲۰۱۱ء کو بقضائے الٰہی جرمنی میں وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ کے والد حضرت چوہدری اکبر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نانا حضرت میاں محمد صاحب رضی اللہ عنہ اور سسر مکرم چوہدری منشی کرم دین صاحب رضی اللہ عنہ تینوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔نہایت نیک، غریب پرور، نمازوں کی پابند اور باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی مخلص باوفا خاتون تھیں۔جب آپ کی شادی ہوئی تو اس وقت سسرال میں چار عمر رسیدہ بزرگ تھے جن کی خندہ پیشانی سے خدمت کرتی رہیں۔مربیان کا بڑا احترام کرتی تھیں۔ اور ان کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھتی تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم اخلاق احمد انجم صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر لندن میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

مورخہ ۱۴ مارچ ۲۰۱۱ قبل از نماز عصر بمقام مسجد فضل لندن حضور انور نے مندرجہ ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ غائب:

☆......مکرمہ صفیہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب گجراتی درویش۔ ۳ مارچ ۲۰۱۱ء کو ۷۵ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے درویش خاوند کے ساتھ کم و بیش پچاس سال کا عرصہ بڑے صبر وتحمل سے گزارا۔ نیک، عبادت گزار اور خلافت سے غیر معمولی محبت رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔

☆......مکرم چوواکی ٹی صاحب انڈونیشیا۔ آپ گزشتہ دنوں بیلجیئم میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ۲۰۰۹ء میں ۹۱ سال کی عمر میں بیعت کی سعادت پائی۔ نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت کے ساتھ ان کا والہانہ تعلق تھا۔ جلسہ سالانہ یوکے پر بھی تشریف لائے۔ آپ اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ جماعت کے لوگوں نے اپنے پیار اور محبت سے میرے دل کو جیت لیا ہے۔

☆......مکرم فتح مبارک احمد صاحب آف اسلام آباد۔ یکم دسمبر ۲۰۱۰ء کو ۷۱ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر کے نواسے تھے۔ سوئس ایئر میں کام کرتے تھے اور بڑی بااثر شخصیت کے مالک تھے۔ احمدیت کا پیغام پہنچانے اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلصین میں سے تھے۔ مقامی قبرستان اور مسجد کی تعمیر میں بھی مالی معاونت کی توفیق پائی۔ غریب پرور، خوش اخلاق، ملنسار اور باوفا انسان تھے۔

☆......مکرمہ عفت تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم تنویر احمد صاحب۔ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ ۲۶ دسمبر ۲۰۱۰ء کو ۵۴ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ نہایت ہمدرد، خوش اخلاق ملنسار اور صابر وشاکر خاتون تھیں۔ خلافت سے بے انتہا عشق تھا۔ سلسلہ کے کاموں میں بے لوث خدمت کرتی تھیں۔ بچوں کی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی اور انہیں ہمیشہ ہی جماعت کی اطاعت سکھائی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم جری اللہ راشد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی خوش دامنہ تھیں۔

☆......مکرم فقیر محمد صاحب عاصی آف گرمولا ورکاں ۲۳؍نومبر ۲۰۱۰ء کو ۴۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔۔ آپ نے اپنی جماعت میں سیکرٹری مال اور سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمات کی توفیق پائی۔ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، دعاگو، نرم مزاج۔ دھیمی طبیعت کے مالک اور خلافت سے محبت رکھنے والے نہایت مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

☆......مکرمہ طاہرہ نسیم صدیقی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اقبال صدیقی مرحوم۔ آف ہالینڈ۔ ۲۷ فروری کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت شیخ محمد اکبر صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ اسلامی احکامات کی پابند، دعاگو اور مخلص نیک خاتون تھیں۔ آپ میں صبر و برداشت کا وصف بہت نمایاں تھا۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم سفیر احمد صدیقی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے کی دادی تھیں۔

☆......☆

۵ مئی ۲۰۱۱ء قبل نماز ظہر۔ بمقام مسجد فضل لندن

نماز جنازہ حاضر:

مکرم عبدالرشید بھٹی صاحب (آف مانچسٹر) ۲۹؍اپریل ۲۰۱۱ء کو وفات پاگئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ۱۶ سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی۔ فرقان فورس میں بھی شامل رہے۔ مانچسٹر جماعت کے صدر اور ریجنل زعیم انصاراللہ کی حیثیت سے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم جماعت سے محبت اور خلافت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والے نیک انسان تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عامر بھٹی صاحب ملٹن کینز میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

☆......مکرم شرافت احمد خان صاحب (مبلغ سلسلہ سورو۔ اڑیسہ۔ انڈیا) آپ اپنے آبائی وطن کیرنگ گئے ہوئے تھے کہ ۷ ۲اپریل ۲۰۱۱ء کو اچانک سینے میں درد کی تکلیف سے وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۱۹۷۹ء میں جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ ہوکر اڑیسہ، یوپی اور نیپال کے علاقوں میں بطور مبلغ متعین رہے۔ تہجد گزار، منکسر المزاج، اطاعت گزار اور دُعاگو انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

☆......مکرم مجید احمد خان صاحب (دارالبرکات۔ ربوہ) ۱۵؍اپریل ۲۰۱۱ء کو ۷۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت حکیم عبدالعزیز خان صاحب ایمن آباد صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کے نواسے، مکرم منشی محمد صادق صاحب (مختار عام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ) کے بیٹے اور مکرم محمد شفیق قیصر صاحب ایم اے کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے 1/9 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی اور ایک لمبا عرصہ محلّہ دارالبرکات ربوہ کے سیکرٹری امور عامہ کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، ہر ایک سے محبت کا تعلق رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم محمد موسیٰ صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

☆......مکرم صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) عبدالحمید صاحب (دارالیمن شرقی۔ ربوہ)

۲۵؍مارچ ۲۰۱۱ء کو ۸۸ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔ آرمی میں سروس کے دوران جہاں بھی جاتے وہاں فوری طور پر جماعت سے رابطہ کرکے نظام میں شامل ہوتے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد جماعت احمدیہ چونیاں ضلع قصور کے ۱۴ سال صدر رہے۔ ربوہ شفٹ ہونے پر دارالیمن شرقی میں ۱۵ سال سے سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ باوجود کمزوری اور بیماری کے اس سال کا بجٹ خود تیار کر کے بھجوایا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم امین احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ، وکالت تبشیر ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور باقی بچے بھی اپنی اپنی جگہوں پر کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

☆......مکرمہ ریشم بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد رمضان خادم صاحب مرحوم۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

۱۳؍اپریل ۲۰۱۱ء کو ۱۰۰ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ سلسلہ کا درد رکھنے والی دعاگو، نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

☆......مکرمہ امۃ الشافی قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر سراج الحق قریشی۔ نائب دفتر جلسہ سالانہ ربوہ۔ ۲۵ اپریل ۲۰۱۱ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مولوی محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی اور حضرت میاں قطب الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ بہت مہمان نواز، ملنسار، مسلنار اور خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے اپنے محلّہ دارالصدر جنوبی (گولبازار) ربوہ میں صدر لجنہ کے طور پر لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ۲ بیٹیاں اور ۳ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم قمر الحق صاحب قریشی مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

مسل نمبر 20170: میں صالح احمد ولد مکرم رفیع احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 15 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.12.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد چیمہ العبد: صالح احمد گواہ: عبدالواحد صدیقی

مسل نمبر 20176: میں ناصر احمد ولد مکرم محمد خواجہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کُچی ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.04.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 1000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید فضل باری العبد: ناصر احمد گواہ: فضل احمد تیر

مسل نمبر :20179 میں عبدالواحد مٹھے ولد مکرم غلام رسول مٹھے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن کھاری باولی ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.05.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 800 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل باری العبد: عبدالواحد مٹھے گواہ: محمد ابراہیم تیر گر

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر6467: میں شمیمہ فخر الدین زوجہ سید یسین احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر...... سال تاریخ بیعت...... ساکن...... ڈاکخانہ...... ضلع...... صوبہ...... بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 23.06.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد بارہ طولے زیور طلائی موجودہ قیمت 219600 روپے۔ میرا گزارہ آمداز.......... سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید یسین احمد الامتہ: شمیمہ فخر ادین گواہ: فضل کریم

مسل نمبر6492: میں ای اکبر ولد مکرم ای احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 39 سال تاریخ بیعت 1989 ساکن ماتھوٹم ڈاکخانہ ARAKKINAR ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.01.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت 5000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ظفر احمد العبد: ای اکبر گواہ: ای کے منصور

مسل نمبر6493: میں کے شبینہ زوجہ مکرم کے وی منصور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھوٹم ڈاکخانہ ارا کینار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.06.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: چوڑی ایک عدد قیمت 24000، کان بٹی سات گرام قیمت 14000، انگوٹھی ایک عدد دو گرام قیمت 4000 مہر ہار ساٹھ گرام قیمت 120000 کل قیمت 162000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ظفر احمد الامتہ: کے شبینہ گواہ: ای کے منصور

مسل نمبر6494: میں سی جی فاطمہ صادقہ زوجہ مکرم کے نشاد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھوٹم ڈاکخان اریکنار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17.12.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ منقولہ جائیداد: چوڑی دو عدد 26 گرام موجودہ قیمت 45,500، ایک ہار سولہ گرام قیمت 28,000 انگوٹھی چار عدد سات گرام قیمت 12,250، کان پٹی آٹھ گرام قیمت 14,000، بریس لیٹ آٹھ گرام قیمت 14000 مہر ہار ایک عدد 32 گرام قیمت 56,000 کل 170,050۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے نشاد الامتہ: سی جی فاطمہ صادقہ گواہ: ای کے منصور

مسل نمبر 6495: میں اسرا سلطانہ حلیم زوجہ مکرم احمد عبد السعید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈنٹسٹ عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن ساوتھ ہال ڈاکخانہ ساوتھ ہال ضلع مڈل سکس صوبہ...... بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 23.08.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ منقولہ جائیداد: والدین سے ملنے والا گھر قیمت 50,000.00 پچاس لاکھ روپے ہے، زیور طلائی کل وزن 230 گرام مالیت تین لاکھ انڈین روپے، حق مہر بذمہ خاوند 1,80,000,00 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز 160 پاونڈ ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نور احمد الامتہ: اسرا سلطانہ حلیم گواہ: مبشر احمد بٹ

مسل نمبر6496 : میں نصیب احمد ولد مکرم اجیت صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ درزی عمر 28 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن لون ڈاکخانہ لون ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.04.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز 2000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاسین سروہا العبد: نصیب احمد گواہ: شیخ اسلام الدین

مسل نمبر 6498: میں سعیدہ بیگم زوجہ محمد مختار علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن تاراکوٹ ڈاکخانہ تاراکوٹ ضلع جاجپور صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 29.03.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد زیور طلائی 30 گرام قیمت 60,000 ہزار روپے، زیور نقرئی کل وزن چار تولہ قیمت 2000 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمداز پینشن 3500 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شہاب الدین الامتہ: سعیدہ شمیم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر6500 : میں اے نثار ولد مکرم ایم عبد الرحیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدور عمر 31 سال تاریخ بیعت اگست 1995 ساکن تریپور ڈاکخانہ نللور ضلع تریپور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.04.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت 7000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عمر فاروق العبد: اے نثار گواہ: ٹی امیر الدین

مسل نمبر6501 : میں عبد الصدیق ولد مکرم ایس ایم جمال محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدور عمر 23 سال تاریخ بیعت اگست 2008 ساکن تریپور ڈاکخانہ نللور ضلع تریپور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.04.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت 6000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عمر فاروق العبد: اے نثار گواہ: ٹی امیر الدین

مسل نمبر6503 : میں ایم ایس محمد ولد محمد شرف الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینیر عمر 31 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن تٹہ چیری ڈاکخانہ تٹہ چیری ضلع ناگہ پٹنم صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.05 2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز 10,000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی

جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس ایم بشیر الدین العبد: ایم ایس محمد گواہ: کے وی محمد طاہر

مسل نمبر 6502 : میں سید سہیل احمد ولد مرحوم سید سعید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی ڈاکخانہ دہلی (خانپور) ضلع دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17.12.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 14000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید عبدالہادی کاشف العبد: سید سہیل احمد گواہ: سید بلال احمد رضوی

مسل نمبر 6506 : میں وی قطب الدین ولد مکرم وارادراجان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ...... عمر 48 سال تاریخ بیعت 2010 ساکن ناصرہ پٹی ڈاکخانہ سرادمبل نگر ضلع تریوللور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 18.03.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 1500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس۔ ایم۔ مظفر احمد العبد: وی۔ قطب الدین گواہ: مزمل احمد

مسل نمبر 6507: میں ممتاز پروین زوجہ مکرم فضل رحیم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن دھواں ساہی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24.11.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ منقولہ جائیداد: حق مہر 40501، طلائی زیور: انگوٹھی پانچ عدد ساڑھے سات گرام قیمت 15375۔ ہار ڈیڑھ تولہ قیمت 30750 روپے، کان کا پھول تین گرام قیمت 6150، چار عدد پوڑی قیمت 10250، پازیب تین جوڑی قیمت 2400 روپے ہے۔ کل قیمت 105076 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 400 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل رحیم خان الامتہ: ممتاز پروین گواہ: انصار علی خان

مسل نمبر 6497 : میں نصرت جہاں قانتہ زوجہ مکرم شوکت اللہ جینا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3.05.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ منقولہ جائیداد: طلائی زیور: سیٹ ایک عدد 11.340 قیمت 23587 روپے، ہار کانٹے وزن 13.330 قیمت 27727 روپے، چین ایک عدد وزن 02.680 قیمت 5414 روپے، انگوٹھی تین عدد 08.140 قیمت 16932 روپے، کانٹے ایک جوڑی وزن 02.070 قیمت 4182 روپے ہے، میزان وزن 44.49 کل قیمت 90023 روپے ہے۔۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 3000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد فضل الامتہ: نصرت جہاں قانتہ گواہ: شوکت اللہ جینا

مسل نمبر 6508 : میں سید تمیم احمد رمضان ولد مکرم سید عثمان غنی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.04.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 5000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قریشی محمد رحمت اللہ العبد: سید تمیم احمد رمضان گواہ: زین الدین حامد

مسل نمبر 6509: میں سید عقیل احمد ولد مکرم سید شکیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن مدینہ میدان ڈاکخانہ پرانا بازار ضلع بھدرک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.03.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کائی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 2100 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد العبد: سید عقیل احمد گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 6510: میں شیخ منیر احمد ولد مکرم شیخ غلام ہادی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ قدم باڑا ضلع بھدرک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.03.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ دس ڈسمل زمین ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 4000 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد معراج علی العبد: شیخ منیر احمد گواہ: محمد انور

مسل نمبر 6511: میں امتہ الحفیظ فائزہ زوجہ شیخ زاہد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن قدم بیڑا ڈاکخانہ کوانس ضلع بھدرک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.03.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ منقولہ جائیداد: طلائی زیور: ہار ایک عدد وزن 16 گرام، ایک چین وزن 15 گرام، کان کے جھمکے دو عدد وزن 11 گرام تین انگوٹھیاں وزن 8 گرام، پانچ ناک کے کوکے وزن 1 گرام، نقرئی زیور: دو عدد سیٹ وزن 80 گرام ایک جوڑی چھلا وزن 47 ایک جوڑی پازیب وزن 78 گرام ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 800 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ زاہد احمد الامتہ: امتہ الحفیظ فائزہ گواہ: محمد معراج علی

مسل نمبر 6512: میں لئیقہ بشیر بنت مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 18.05.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: انگوٹھی 3.0 گرام، بالیاں 2.0 گرام، چین 6.5 گرام کل وزن 11.5 گرام اندازاً قیمت 23,000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خواجہ بشیر احمد الامتہ: لئیقہ بشیر گواہ: خواجہ ابن المھدی

مسل نمبر 6515: میں شیخ سلطان احمد ولد مکرم شیخ ضمیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 55 سال تاریخ بیعت 1956 ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 14.05.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: پینشن 1000 ہزار

وپے، آمداز تجارت ماہانہ 7000 ہزار روپے، جائیداد غیر منقولہ: زمین رہائشی مکان 76d.m قیمت 160000 روپے، پکا مکان تین کمرے 3,00,000 روپے، کچا مکان دو کمرے 30,000 روپے۔ زمین سات گونٹھ 5,00,000 لاکھ روپے ہے۔۔ میرا گزارہ آمداز تجارت 8000 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ محمد زکریا　العبد: شیخ محمد سلطان　گواہ: منصور خان

مسل نمبر :6516 میں منصورہ بیگم زوجہ مکرم اسرائیل خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2,04.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیور طلائی: گلے کا ہار 25 چینا، کان کا پھول ایک تولا، کان کا پھول آدھا تولا، ہاتھ کے بالے دو عدد ایک تولا، انگوٹھی دس چینا کل چار تولا پانچ چینا، نقرئی زیور، پازیب چار عدد، پندرہ بھری حق مہر 27,525 ہے۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش 1000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ محمد زکریا　الامتہ: منصورہ بیگم　گواہ: منصور خان

مسل نمبر :6517 میں راج منیرہ زوجہ مکرم سلطان احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.05.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیور: گلے کا ہار ایک تولہ قیمت 20000 ہزار روپے، کان کے پھول دو عدد آدھا تولہ قیمت 10,000 ہزار روپے، حق مہر 14500 روپے ہے، چاندی کے پازیب چار عدد 6500 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش 500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ محمد زکریا　الامتہ: راج منیرہ　گواہ: منصور خان

مسل نمبر :6518 میں شافی شیریں بنت مکرم عبدالشکور انور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن پرانی حویلی ڈاکخانہ دیوان ڈیوڑی ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.2.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد　الامتہ: شافی شیریں　گواہ: عبدالشکور انور

مسل نمبر 6519 : میں خالد حسین ولد مکرم انور حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن ملے پلی ڈاکخانہ ملےّ پلی ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.03.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: نقد رقم 3,50,000 ہزار روپے، جائیداد تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش 1500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد　العبد: خالد حسین　گواہ: انور حسین

مسل نمبر :6520 میں رمشہ خالق زوجہ خالد حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن ملے ہلی ڈاکخانہ ملے ہلی ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.03.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق بذمہ خاوند 1,51,000 ہزار روپے، طلائی زیور: تین عدد سیٹ وزن ساڑھے دس تولہ چوڑیاں ایک جوری ڈھائی تولہ، انگوٹھیاں 6 عدد وزن دو تولہ، کالے موتی ایک تولہ، چین 8 گرام کل وزن 16.8 قیمت اندازاً 3,38,000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش 1500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد　الامتہ: رمشہ خالق　گواہ: خالد حسین

مسل نمبر 6521 : میں نعیمہ عارف بنت عارف احمد قریشی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن سلیم نگر کالونی ڈاکخانہ مالاکپیٹ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.05.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ٹیوشن 1500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد قریشی　الامتہ: نعیمہ عارف　گواہ: رشید احمد

مسل نمبر :6522 میں راشدہ خورشید زوجہ مکرم نوید الفتح شاہد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن فلک نما حیدر آباد ڈاکخانہ فلک نما حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.05 2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند 34000 ہزار روپے، طلائی زیور: تین عدد انگوٹھیاں وزن 5.270 قیمت 11,773، تین عدد ناک پھول وزن 1.230 قیمت 2680 روپے، ایک عدد جھالا دس گرام وزن 22523، ایک عدد رینگ وزن 4.130 قیمت 9200، کان کا ٹوپس وزن 1.410 قیمت 3144 ایک عدد چین وزن 8.100 گرام و موتی کا وزن 4.600 کل قیمت 28321 نقرئی زیور، تین عدد پایل وزن 195 گرام قیمت 10,725 دو عدد پچھیا وزن نو گرام قیمت 495 روپے، ایک عدد انگوٹھی وزن سات گرام قیمت 385 روپے ایک عدد چین وزن 14 گرام قیمت 834 کل 17 عدد زیور کل وزن سونا و چاندی 259.84 گرام کل قیمت 90080 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نوید الفتح　الامتہ: راشدہ خورشید　گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 6523: میں ایم۔ محمد تاج الدین ولد مکرم محمد موسیٰ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر 32 سال تاریخ بیعت 6.3.1998 ساکن پانڈے چیری ڈاکخانہ وانرپیٹ ضلع پانڈے چیری صوبہ پانڈے چیری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.04.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز 10,000 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شاہجہاں　العبد: ایم۔ محمد تاج الدین　گواہ: ناصر احمد

مسل نمبر 6524: میں ایم سید رابیہ زوجہ مکرم ایم محمد اسمائیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 2008 ساکن ولویرم ڈاکخانہ ولویرم ضلع ولویرم صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2011 .1.04 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہّ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ غیر منقولہ جائیداد: ساڑھے تین سینٹ زمین آبائی گاؤں میں موجودہ قیمت دو لاکھ روپے ہے، جائیداد منقولہ: زیور کان کا ایک جوڑی ایک انگوٹھی کل 12 گرام حق مہر 12 گرام چین ہے۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش 500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں

کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالعزیز الامتہ: ایم سیدرابیہ گواہ: محمد شاہجہان

مسل نمبر 6525: میں ایم محمد اسمائیل ولد مکرم محبوب بخش صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال تاریخ بیعت 2004 ساکن ولوریم ڈاکخانہ ولوریم ضلع ولوریم صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 2011. 1.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 5000 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالعزیز الامتہ: ایم محمد اسمائیل گواہ: محمد شاہجہان

مسل نمبر 6526: میں رحینا آزاد زوجہ معبدالآزاد ٹی، ایچ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن پالی پورم ڈاکخانہ پالی پورم ضلع پالکاڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 2.10.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: بالیاں ایک جوری 6 گرام قیمت 11,000 ہزار روپے، کنگن ایک عدد گیارہ گرام قیمت 23,000 ہزار، چین ایک عدد 24 گرام قیمت 43000 ہزار روپے، انگوٹھی ایک عدد دو گرام قیمت 3000 ہزار، جائیداد غیر منقولہ: 30 سینٹ زمین موجودہ قیمت اندازاً 9,00,000 لاکھ روپے ایک گھر موجودہ قیمت 10,00,000 لاکھ روپے ہے، حق مہر بذمہ خاوند ایک چین 12 گرام موجودہ قیمت 25,000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از 1000 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہدایت اللہ خان ثقافی الامتہ: ٹی ایچ رحینا گواہ: شاہجہان پی۔

مسل نمبر 6401 : میں محمد ہاشم نانوتوی ولد مکرم حاجی محمد یسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 16.09.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ غیر منقولہ جائیداد: چار کنال زمین واقعہ جوگی پورنا نوتو تا قصبہ سہارنپور۔ آبائی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 4565 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیرالدین العبد: محمد ہاشم نانوتوی گواہ: زین الدین

مسل نمبر 6402 : میں نشاط انجم نور زوجہ مکرم سید فضل نعیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کٹک ڈاکخانہ تلسی پور ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 5.06.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیور: ہار دو عدد ساڑھے تین تولہ، چوڑی دو عدد دو تولہ، چین دو عدد ڈیڑھ تولہ انگوٹھی تین عدد آدھا تولہ کان کا کانٹا آدھا تولہ کل رقم 148000 حق مہر 35000 ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 5500 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم الامتہ: نشاط انجم نور گواہ: سید طیب احمد

مسل نمبر :6403 میں روشن آرا بیگم بنت یافت علی محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 15 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 31.05.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کائی جائداد منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 6000 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حلیم خان الامتہ: روشن آراء بیگم گواہ: سید طیب احمد

مسل نمبر 6404 : میں عالیہ انعام بنت مکرم محمد انعام ذاکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ بالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 8.11.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: رنگ و کانٹے پونا تولہ قیمت موجودہ 1500 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 100 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشیرالدین الامتہ: عالیہ انعام گواہ: اکرام اللہ مسررو

مسل نمبر 6405 : میں ٹی دینہ زوجہ مکرم اے پی اے طارق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال تاریخ بیعت 2007 ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کونیا موتھر ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 11.08.201o وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بصورت ہار وزن 29.650 موجودہ قمت 47000، گلے کے ہار تین عدد 80.110 گرام موجودہ قیمت 144791، کنگن چھ عدد 38.280 گرام موجوہ قیمت 66626، آویزہ گوش دو عدد 16.840 گرام موجودہ قیمت 29855، ہیرے کا آویزہ گوش قیمت 22000 انگوٹھی پانچ عدد 8.500 گرام قیمت موجدہ 14993، ایک جوڑی پازیب نقرئی موجدہ قیمت 400 روپے ہے۔ کل قیمت 325665 ہے۔ میرا گزارہ آمد از 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم تاج الدین الامتہ: ٹی دینہ گواہ: اے پی اے طارق احمد

مسل نمبر 6406 : میں شبانہ محمد اسلم زوجہ مکرم فیروز احمد اے پی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن ماٹانور ڈاکخانہ ماٹانور ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 6.09.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زیورات طلائی بصورت ہار کنگن کل وزن 480 گرام اندازاً قیمت 26000 ہزار روپے ہے حق مہر اس میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فیروز احمد اے پی الامتہ: شبانہ محمد اسلم گواہ: عبدالسلام سی جے

مسل نمبر 6407 : میں فیروز احمد اے پی ولد مکرم منصور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن ماتانور ڈاکخانہ ماتانور ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 6.09.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: 110 سینٹ زمین مع رہائش گاہ اندازاً قیمت 40,00,00000 سینٹ زمین ہسپتال بلڈنگ اندزاً قیمت 4,00,00000 روپے، چار سینٹ زمین اندازاً قیمت 3,000000، 20 سینت زمین اندزاً قیمت 1000000، تمام جائیداد میں میری والدہ اور دو بہنیں شریک ہیں 4.745 سینٹ زمین اندزاً قیمت 1500000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ماہانہ 8000AED ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا

کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالسلام سی جی العبد: فیروز احمد اے پی
گواہ: عزیز احمد

مسل نمبر 6408 : میں عادل علی ولد مکرم علی کنجو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ آمرامبلم ضلع مالاپالم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.08.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 100AED ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: علی کنجو العبد: عادل علی گواہ: انذل احمد

مسل نمبر :6409 میں محمد عبدالوہاب ولد مکرم محمد عبدالباسط صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 15 سال پیدائشی احمدی ساکن دبئ ڈاکخانہ 52051 DUBAI U.A.E ضلع......صوبہ...... بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.08.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 100uae dirham ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبدالباسط العبد: محمد عبدالوہاب گواہ: محمد عبدالمجید

مسل نمبر 6410 : میں وحیدہ ٹی پی زوجہ مکرم ایم پی عبدالبشیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال تاریخ بیعت 1992 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ چیلاوور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.11.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: چارسینٹ زمین مع رہائشی مکان موجودہ قیمت اندازاً دس لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی۔ احمد سعید الامتہ: وحیدہ ٹی پی گواہ: ایم پی۔ عبدالبشیر

مسل نمبر :6411 میں سی کے سلینا زوجہ مکرم اکبر سلیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیتھور ڈاکخانہ کوڈیتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.112010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: ایک جوری بالی ہار گرام، ایک کڑا بارہ گرام ایک ہار 24 گرام اس میں حق مہر شامل ہے۔۔ میرا گزارہ آمد از 500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم اکبر سلام الامتہ: سی کے سلینا گواہ: غلام محمد اسمائیل

مسل نمبر 6212 : میں امتہ العزیز زوجہ مکرم بشارت احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن عثمان آباد ڈاکخانہ عثمان آباد ضلع عثمان آباد صوبہ مہارشٹر بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.11.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک عدد رہائشی مکان موجودہ قیمت 25,00,000 لاکھ روپے ہے، زمین قیمت 47,50,000 لاکھ روپے، ایک پلاٹ حیدر آباد مضافات موجودہ قیمت 2,50,000 لاکھ وپے، حق مہر 2000 ہزار روپے ادا شدہ، جائیداد منقولہ: طلائی زیور: کنگن دو عدد .20 گرام، کان کی بالی 5.0 گرام، کان کا پھول 5.0 گرام، پدک ایک عدد 5.0 گرام، چین تین عدد 25.5 گرام کل 60.5 موجودہ قیمت 1,30,000 روپے ہے۔ نقرئی زیور پیر کی چین 50 گرام قیمت 1000 ہزا روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 8000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد الامتہ: امتہ العزیز گواہ: طاہر احمد

مسل نمبر 6413 : میں ناصرہ بیگم زوجہ مکرم یوسف یعقوب چوہدری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن گاندی دھام ڈاکخانہ گاندھی دھام ضلع کچھ صوبہ گجرات بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیور طلائی: ساڑھے پانچ تالہ موجودہ قیمت 65000 ہزا روپے۔ جائداد غیر منقولہ: ایک پلاٹ، ماہانہ کرایہ دکان 500 روپے حق مہر 500 روپے ادا شدہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از 1600 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: خواجہ عطاء الغفار الامتہ: ناصرہ بیگم گواہ: حمیداللہ خان افغانی

مسل نمبر 6414 : میں محمد جنید ولد مکرم محمد شاکر الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 40 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن سلیند ڈاکخانہ صفی پور ضلع اناو صوبہ یوپی بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از سالانہ 50000 ہزار روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد امین الدین العبد: محمد جنید گواہ: عبدالستار

مسل نمبر :6415 میں عرفان احمد ولد مکر شبیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن مونگیر ڈاکخانہ بنی گیر ضلع مونگیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.12.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 5000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید خورشید احمد العبد: عرفان احمد عرف احسان احمد گواہ: شیخ مسعود احمد

مسل نمبر 6416 : میں مفتاح مبشرہ زوجہ مکرم غلام عظیم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن سعید آباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.11.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاون 1,00,000 لاکھ روپے، طلائی زیور: نیکلس وزن 93 گرام قیمت اندزاً 1,86,000، چوڑیاں دو عدد 24 گرام قیمت 48,000 ہزار روپے، انگوٹھیاں سات عدد 26 گرام قیمت 52000 ہزار روپے، چین ایک عدد وزن 10 گرام قیمت 20,000 ہزار روپے، بالیاں وزن 05 گرام قیمت 10,000 ہزار روپے، جملہ زیور کا وزن 158 گرام قیمت کل 3,16,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 2000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد الامتہ: مفتاح مبشرہ گواہ: غلام عظیم الدین

مسل نمبر 6417 : میں اے انشاد ولد مکرم اشرف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 19 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن آلپی ڈاکخانہ آلپی ضلع آلپی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.2.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی

مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 2500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی اے زبیر　　العبد: ایم ناصر احمد　　گواہ: محمد نجیب خان

مسل نمبر 6418 : میں اے تسنیم بنت مکرم اشرف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 20 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن آلپی ڈاکخانہ آلپی ضلع آلپی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3.2.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: چار سینٹ زمین جس میں مکان ہے۔ میرا گزارہ آمد از 2500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی ایچ عبدالرزاق　　الامتہ: اے تسنیم　　گواہ: محمد نجیب خان

مسل نمبر 6419 : میں پی کے تاج الدین ولد مکرم کنجو محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر 48 سال تاریخ بیعت 1979 ساکن آلپی ڈاکخانہ آلپی ضلع آلپی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1..02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: چھ سینٹ زمین میں ایک مکان موجدہ قیمت 5,00,000 لاکھ روپے ہے، ایک آٹو رکشا موجدہ قیمت 90,000 ہزار روپے ہے۔ بینک میں 1,50,000 لاکھ روپے جمع ہیں۔ میرا گزارہ آمد از 5000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نیاز احمد　　العبد: پی کے تاج الدین　　گواہ: ٹی اے زبیر

مسل نمبر 6420 : میں ایم ناصر احمد ولد مکرم محمد کنج صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن آلپی ڈاکخانہ آلپی ضلع آلپی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.10.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 5000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی اے زبیر　　العبد: اے انشاد　　گواہ: محمد نجیب خان

مسل نمبر 6421 : میں سمیر احمد ولد مکرم عبدالرزاق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن آلپی ڈاکخانہ آلپی ضلع آلپی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 29.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: پانچ سینٹ زمین میں مکان ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 8000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی۔ ایچ عبدالرزاق　　العبد: اے انشاد　　گواہ: ٹی اے زبیر

مسل نمبر 6422: میں سید ابراہیم ولد مکرم محمد علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن واداپالانی ڈاکخانہ واداپانی ضلع واداپالانی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.09.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: چنئی میں 1889 مربع فٹ بھائیوں کے ساتھ مشترکہ زمین جس کی موجودہ قیمت 3,75,000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 10,000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مزمل احمد　　العبد: سید ابراہیم　　گواہ: کے ناصر احمد

مسل نمبر 6423: میں مصباح الھدیٰ زوجہ مکرم سید ابراہیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 2008ء ساکن چنئی ڈاکخانہ وداپالانی ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.09.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیور طلائی: ایک ہار سولہ گرام، ایک ہار نو گرام، ایک انگوٹھی چار گرام، ایک بالی تین گرام کل 32 گرام موجودہ قیمت 57,600 روپے ہے۔۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مزمل احمد　　الامتہ: مصباح الھدیٰ　　گواہ: کے ناصر احمد

مسل نمبر 6424 : میں مصدقہ ادریس زوجہ مکرم سید ادریس احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن تریپور ڈاکخانہ ناللار ضلع تریپور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.12.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک عدد زمین دس سینٹ موجودہ قیمت 5,00,000 لاکھ روپے ہے۔ طلائی زیورات: 66 گرام عدل 118140 روپے موجودہ قیمت، 7.8 گرام چوڑیاں قیمت 13960، چین 73.800 گرام قیمت 132100 روپے، عدل 10,400 گرام قیمت 16740 روپے، چین 8.750 گرام قیمت 12680 روپے ہے کل قیمت 293620 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 2000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید احمد　　الامتہ: مصدقہ ادریس　　گواہ: ٹی امیر الدین

مسل نمبر 6425: میں فیض احمد ولد مکرم شبیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن مونگھیر ڈاکخانہ بنی گیر ضلع مونگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.12.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید خورشید عالم　　العبد: فیض احمد　　گواہ: شیخ مسعود احمد

مسل نمبر :6426 میں محمد اسد اللہ بدر ولد مکرم محمد عبدالرحیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازم عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن وانی نگر سعید آباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 27.112010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر 5000 ہزار روپے ادا شدہ، کاروباری سرمایہ مبلغ 9,00,000 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ 18269 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد　　العبد: محمد اسد اللہ بدر　　گواہ: ڈکری عمر مبارک احمد

مسل نمبر :6427 میں صادقہ اسد زوجہ مکرم محمد اسد اللہ بدر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازم عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن وانی نگر سعید آباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و ہواس

بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.11.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: حق مہر 5000 ہزار روپے وصول شدہ: مکان ایک عدد دومنزلہ جس کی جملہ مالیت 80,00,000 لاکھ روپے، ایک پلاٹ 300 مربع ساگر پیلس قیمت 8,00,000 لاکھ روپے، ایک پلاٹ 100 مربع فٹ اندازاً 1,00,000 لاکھ روپے قیمت ہے، طلائی زیورات: چوڑیاں چار عدد وزن 70 گرام قیمت 1,40,000 لاکھ روپے، لحمامہ موتی وزن 32 گرام قیمت 44,000 ہزار روپے، چین 14 گرام وزن 26,000 ہزار روپے، بالیاں کان کی دو عدد 8 گرام قیمت 16,000 ہزار روپے، انگوٹھیاں وزن 7 گرام قیمت 14,000 ہزار روپے، جملہ زیورات 131 گرام وزن قیمت کل 2,24,000 لاکھ روپے ہے۔ کاروباری سرمایہ مبلغ 9,00,000 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد 6300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد　　الامتہ: صادقہ اسد　　گواہ: محمد اسد اللہ بدر

مسل نمبر 6430 : میں سید احمد وی۔ وی ولد مکرم وی وی سلمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالے کٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.12.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی احمد سعید　　العبد: سید احمد وی وی　　گواہ: وی وی سلمان

مسل نمبر 6431: میں پی ایم صالحہ زوجہ مکرم کے ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن چیلاکرہ ڈاکخانہ وینگانلور ضلع ٹریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.1.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر 6000 ہزار روپے، سونا دو گرام 3800 روپے موجودہ قیمت ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 500 سو روپے ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی اے غلام احمد　　الامتہ: پی ایم خدیجہ　　گواہ: سی ناصر احمد

مسل نمبر 6432: میں کے خدیجہ زوجہ مکرم کے کے محی الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن چیلاکرہ ڈاکخانہ وینگانلور ضلع ٹریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.1.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین 75 سینٹ موجودہ قیمت 6,00,000 لاکھ روپے، ایک عدد کان کی بالی ایک انگوٹھی موجوجہ قیمت 41,800 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 500 سو روپے ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی اے غلام احمد　الامتہ: کے خدیجہ　　گواہ: سی ناصر احمد

مسل نمبر :6433 میں نسرین اکبر زوجہ محمد اکبر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن شارجہ ڈاکخانہ P.O BOX. 6011SHARJA U,A,E بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.02.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات دوسو گرام موجودہ قیمت 19,200 درہم ہے، حق مہر ادا شدہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 100 درہم ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: چوہدری سعید احمد　　الامتہ: نسرین اکبر　　گواہ: محمد اکبر احمد

مسل نمبر 6434 : میں بشارت احمد ولد عبدالمجید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طبابت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن عثمان آباد ڈاکخانہ عثمان آباد ضلع عثمان آباد صوبہ مہاراشٹر بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.10.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از طبابت 7500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالظیم　　العبد: بشارت احمد　　گواہ: طاہر احمد

مسل نمبر :6435 میں قدسیہ یاسمین زوجہ مکرم محمد اسحاق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن موکی اونہ ڈاکخانہ کنڈور ضلع کانگڑہ صوبہ ہماچل بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.01.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ ایک جوری بالیاں انگوٹھی ایک عدد کل وزن دو تولہ زیور نقرئی: ایک ہار انگوٹھیاں ساڑھے سترہ تولہ، حق مہر بذمہ خاون قابل ادا 10,000 ہزار روپے ہے۔ - میرا گزارہ آمد از 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد عظیم　　الامتہ: قدسیہ یاسمین　　گواہ: محمد اسحاق

مسل نمبر 6436: میں باسط رسول ڈار ولد مکرم غلام رسول ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.11.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ننگل باغبان میں 21 مرلہ زمین پر مکان، آسنور کشمیر میں ایک پرانا مکان جو بھائیوں میں مشترکہ ہے، ایک کنال زمیں آسنور، آٹھ کنال زمین پر سیب کے باغ واقع آسنور، تین کنال زمین پر مشتمل باغ واقع نونہال، چھ کنال زمین بر مشتمل نونہال، آٹھ کنال زمین سفید واقع ناگ راد ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 6200 روپے ماہانہ اور ایک لاکھ روپے آمد از جائداد سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد چیمہ　　العبد: باسط رسول ڈار　　گواہ: منصور احمد

مسل نمبر :6437 میں ایف ثمینہ یاسمین زوجہ مکرم ایس فیاض اسلم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیوشن عمر 29 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن پودوپیٹ ڈاکخانہ پوڈوپیٹ ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.06.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیوارت: چین 344 گرام، کڑا 88 گرام، بالی 22 گرام انگوٹھی چار گرام کل 458 گرام، نیا طلائی زیور: ن چین 84 گرام، کڑا 64 گرام، بالی بارہ گرام، انگوٹھی چار گرام، کل 164 گرام۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت و جیب خرچ 7500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے ناصر احمد　　الامتہ: ایف ثمینہ یاسمین　　گواہ: ایس فیض اسلم

مسل نمبر 6438: میں محمد اشرف کے پی ولد مکرم محی الدین کے پی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈیزائنر عمر 30 سال تاریخ بیعت 2010 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ چال پُرم ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا

جبرواکراہ آج مورخہ 4.01.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز 10,000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی احمد سعید العبد: محمد اشرف کے پی گواہ: یو کے محمد یوسف

مسل نمبر 5439: میں شیخ برہان الدین ولد مکرم شبیر الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 16.01.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 400 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نیاز احمد نائک العبد: شیخ برہان الدین گواہ: ظفیر الدین خان

مسل نمبر 6440: میں افشاں نعمت زوجہ مکرم محمد نعمت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 11.01.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: انگوٹھی ایک عدد وزن دس گرام قیمت 20,000 ہزار روپے، ناک کا کیل 250 روپے، لوکٹ دس گرام 20,000 ہزار روپے کل قیمت 40,250 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز 6000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد کلیم خان الامتہ: افشاں نعمت گواہ: محمد نعمت اللہ

مسل نمبر 6441: میں عظمہ منیر بنت مکرم منیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 22.01.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: تین عدد ٹاپس موجودہ قیمت 1200، ایک انگوٹھی چاندی کی قیمت 500 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 200 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سعادت احمد جاوید الامتہ: اسماء منیر گواہ: ظہیر احمد خادم

مسل نمبر 6442: میں اسماء منیر بنت مکرم منیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 22.01.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: ایک چاندی کی انگوٹھی موجودہ قیمت 200، ایک جوڑی سونے کی ٹاپس جسکی قیمت 400 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 200 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سعادت احمد جاوید الامتہ: اسماء منیر گواہ: ظہیر احمد خادم

مسل نمبر 6444: میں نجمہ محمود زوجہ مکرم سید محمود احمد رضوی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ...... عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن نئی بستی اننت ناگ ڈاکخانہ اننت ناگ ضلع اننت ناگ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 29.05.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیور: انگوٹھیاں 9 عدد کل وزن 25.83 گرام، ہیرے کی انگوٹھی ایک عدد، نگ والی سونے کی چار عدد انگوٹھیاں وزن 3.03، پونڈ سونے کے تین عدد وزن 25.64 گرام، کڑے تین جوڑے وزن، 130.95 گرام، چین وزن 28.20 گرام، ٹاپس ایک عدد وزن 7.35 گرام، سرکل ایک عدد وزن 2.40 گرام کانٹے پانچ جوڑے وزن 20.52 گرام، ہار ایک عدد وزن 21.83 گرام، ہار چار عدد وزن 129.29 گرام ہے۔ میرا گزارہ آمد از 12000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید محمود احمد رضوی الامتہ: نجمہ ثاقب محمود گواہ: عبدالرشید ضیاء

مسل نمبر 6445: میں کے منصورہ جمال زوجہ مکرم مولوی سی جی جمال صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن کلپنی ڈاکخانہ کلپنی ضلع لکشہ دیپ صوبہ لکشہ دیپ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 1.01.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: 16 گرام طلائی زیور موجودہ قیمت 30,000 ہزار روپے ہے، 19 سینٹ زمین مع گھر موجودہ قیمت 11,50,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 600 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی جی جمال الدین الامتہ: کے منصورہ جمال گواہ: ایس ایم بشیر الدین

مسل نمبر 6446: میں عبدالباری بانل ولد مکرم عبدالشکیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیتھور ڈاکخانہ کوڈیتھور ضلع کوزی کوڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 2.02.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم احمد کوئی العبد: عبدالباری بانل گواہ: غلام محمد اسمائیل

مسل نمبر 6447 : میں جاوید احمد نایک ولد مکرم محمد عبداللہ نایک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ منصف عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 5.01.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: گاڑی ایک عدد، زمین ایک مرلہ مکان ایک عدد واقعہ قادیان ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت 33917 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: داود احمد ڈار العبد: جاوید احمد نایک گواہ: عبدالعلیم وانی

مسل نمبر 6448: میں عابدہ حکیم زوجہ مکرم جاوید احمد نایک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 5.01.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: چانی کا یک سیٹ اندازاً قیمت 1000 ہزار روپے، طلائی زیور ہار پانچ عدد، جمکے پانچ عدد، ٹاپس ایک عدد، بروچ ایک عدد، ٹکہ ایکعدد، انگوٹھیاں نو عدد، پونڈ نو عدد، ٹوڑیاں چار عدد، کڑے دو عدد، لاکٹ دو عدد ہے۔ میرا گزارہ آمداز 18,000 و روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: داود احمد ڈار الامتہ: عابدہ حکیم گواہ: عبدالعلیم وانی

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں ہماری حالتوں کو سنوارنے کیلئے ایک اور رمضان المبارک عطا فرمایا جس میں ایمان میں ترقی اور خدا کا قرب پانے کے راستے مزید ملے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12/اگست 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس زمانہ میں دنیا خدا تعالیٰ کو بھول رہی ہے اور مادیت پر گر رہی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے اظہار کیلئے، بندے کو خدا کے قریب کرنے کیلئے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق امام الزمان کو بھیجا ہے اور ایک جماعت آپؑ پر ایمان لائی ہے اور یہ جماعت جماعت احمدیہ ہے جو اس بھیجے ہوئے پر ایمان لائی ہے۔ اگر ہماری اپنی حالتوں پر نظر نہیں اگر ہم اپنی نسلوں اور اپنی اولادوں کو اس آنے والے کے پیغام سے روشناس کروانے والے نہیں تو پھر ہم نے خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیا۔ پس احمدی ہونے کے بعد اس روح کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ جو ایک حقیقی عبدرحمٰن میں ہونی چاہئے۔ ان معیاروں کو قائم کرنے کی کوشش کرنی ہوگی جو آنحضرت ﷺ قائم کرنے کیلئے آئے تھے جب آنحضرت ﷺ کو امت کے زوال کی خبر دی گئی تھی تو ساتھ ہی آخرین منھم کے ذریعہ بعثت ثانی کی خبر بھی دی گئی تھی۔ جس طرح آنحضرتؐ پر ایمان لانے والے عبادت کے بلند معیار قائم کرنے والے بن گئے اسی طرح آخرین میں آنحضرتؐ کے عاشق صادق کے ذریعہ دوبارہ ایسے بندوں کی خبر دی گئی جو بندگی کا معیار قائم کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا اب دین محمدؐ ہی تمام انسانیت کے لئے نجات کا ذریعہ ہے۔ اب دین محمدؐ ہی دنیا کے فسادوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ اب اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے مسیح موعود و مہدی اور اس کے ماننے والوں نے کردار ادا کرنا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جو رب العالمین ہے اس نے اشرف المخلوقات کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے سامان مہیا فرمایا کہ ایک عاشق صادق آخرین میں آئے گا۔ جو دین کو دنیا پر قائم کرے گا۔ لیکن آنے والا مسیح موعودؑ آنحضرت ﷺ کے طفیل سے ہی آئے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ربّ العلمین کی ربوبیت کے بیان میں فرمایا کہ آنحضرتؐ کے ذریعہ جو انقلاب قائم ہوا ہے وہ وقتی نہیں بلکہ تا قیامت جاری رہنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا پس عبد کامل کی پیروی اور اس سے عشق و محبت کے اظہار کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہو جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ میں مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ نے پھر ہمیں اللہ تعالیٰ سے محبت و وفا کے راستے دکھائے۔ اب احمد ثانی کے ذریعہ رب العلمین نے جو انقلاب فرمایا ہے اُسے آپ کے ماننے والوں کو جاری رکھنا ہے عبدرحمٰن بننا ہے۔ تبھی ہم دوسرے مسلمانوں سے الگ کہلانے کا حق رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ آئے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام کر گئے۔ آپؑ کے صحابہؓ کے ذریعہ بھی اسلام کا احیاء ہوا۔ اب یہ احیاء اور ترقیات جماعت اور نظام کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اب ہمیں اس انقلاب کا حصہ بننے کیلئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہوگا۔ آج دنیا کو آفات سے بچانے اور خدا سے زندہ تعلق جوڑنے کی ذمہ داری ہر احمدی کی ہے۔ اور اس کیلئے ہم میں سے ہر ایک کو انفرادی طور پر کوشش کرنی ہوگی اور یہ ذمہ داریاں تب تک ادا نہیں ہوسکتیں جب تک ہم حقیقی عبد نہ بنیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں ہماری حالتوں کو سنوارنے کیلئے ایک اور رمضان المبارک عطا فرمایا جس میں ایمان میں ترقی اور خدا کا قرب پانے کے راستے مزید ملے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے قول عبادی میں داخل ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اس مہینے کی عظمت کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

”یہ ماہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے۔ صلوٰۃ تذکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّی قلب کرتا ہے“۔

حضور نے فرمایا یہ مہینہ اس لئے عمدہ مہینہ ہے کہ اس میں دو عبادتوں کو اکٹھا کرنے کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ تذکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارّہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جاوے اور تجلّی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھلے“۔

حضور انور نے فرمایا پس یہ ہمارا مقصد ہے جسے ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ رمضان میں دو نیکیاں نمازیں اور روزہ جمع ہو گئیں ہیں۔ پس ہمارے روزے اور نماز رمضان کے جوش سے نہ ہوں بلکہ اپنی تبدیلیوں کو دائمی بنانے والے ہوں۔ اور ہمیں اپنے ایمانوں کو مزید صیقل کرنا ہے اور یہ سب کچھ یہ سوچتے ہوئے کرنا ہے کہ آج دنیا کی بقا ہم سے وابستہ ہے اگر ہم خود عبادی کے لفظ کی گہرائی سے ناآشنا ہوں گے تو دنیا کو عبادی کے بارے میں کیا بتائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا آج دنیا میں ہر جگہ فساد ہی فساد نظر آرہا ہے۔ مشرق ہو یا مغرب مسلم ممالک ہوں یا یورپین ممالک ہوں ایک بے چینی کا عالم ہے اس کا ایک ہی علاج ہے کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کا بنایا جائے۔ دنیا کی حالت کو سنوارنے کا ایک ہی طریقہ ہے جو امام الزمان نے ہمیں بتایا کہ جہاں امن کی تعلیم پہنچاؤ وہاں دعاؤں کے ذریعہ بھی کوشش کرو۔ اور دعائیں اس کی قبول ہوتی ہیں جو حقیقی عبد بنے۔

حضور انور نے دعاؤں کی قبولیت کے بعض طریقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دُعا کی قبولیت کی ایک شرط جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے کہ انسان تقویٰ پر چلنے والا ہو۔ ہر وقت یہ بات مدنظر ہو کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وجود پر کامل یقین ہو۔ پھر دُعا کی قبولیت کے لوازمات میں سے یہ امر بھی لازمی ہے کہ اس میں رقت اور سوز ہو۔ دل پگھل جائیں اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوں۔ ایک اضطراب کی کیفیت طاری ہو جائے۔ پھر ایک شرط قبولیت دعا کی عاجزی ہے۔ یہ عاجزی ہی خدا تعالیٰ کے قریب کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو دعا عاجزی، اضطراب اور رقت دل سے بھری ہو وہ قبولیت دعا کو کھینچ لیتی ہے اور یہ امر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتا ہے۔ پس جب یہ سوچ ہوگی تو دعاؤں سے غفلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے مقبولین میں سے ہوتے ہیں اور اس مقام کو حاصل کرنے کیلئے انسان کو کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح قبولیت دعا کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ اور بندوں کے حق ادا کرو۔ یاد رکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے وہ ظالم ہے جو امن کے وقت خدا کو نہیں بھولتا خدا اُسے مصیبت میں نہیں بھلاتا۔ یہی دُعاؤں کی قبولیت کا راز ہے ہر حالت میں اس سے دعائیں مانگتے رہو۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے۔

حضور انور نے فرمایا اللہ کرے اس رمضان میں محسن حقیقی کو راضی کرنے والے بن جائیں۔ رمضان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کی قبولیت اور احکامات کی پابندی کو جوڑ کر ہماری توجہ اس طرف مبذول فرمائی ہے کہ میں تو بندوں کے حق ادا کرنے کیلئے ہر وقت تیار ہوں مگر بندوں کو بھی میرا خاص بندہ بننا پڑے گا۔ ہمارا ایمان اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم مقبولین میں شامل ہوں۔ خدا کے حقیقی عبد بننے والے ہوں۔ یہ رمضان ہمیں اپنے ایمانوں میں جلا دینے کیلئے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ہدایت یافتہ اور خاص بندوں میں شامل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان سے فیض یافتہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور مورخہ 19-8-11

حضرت مسیح موعودؑ کا اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا:

”تدبیر اور دُعا دونوں (کو) باہم ملا دینا اسلام ہے اسی واسطے مَیں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اس قدر دُعا کرے جو دُعا کا حق ہے۔ اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی سورہ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھ کر فرمایا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدم اسی کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایت اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے مگر اس کے ساتھ ہی دُعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدنظر رکھے۔ مومن جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں گذرتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں جب تک اُس کا فضل اور کرم نہ ہو۔ اس لئے وہ معاً کہتا ہے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ یہ ایک نازک مسئلہ ہے جس کو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا۔ (الحکم ۱۰ رفروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

حضور انور نے گناہوں سے بچنے اور نماز میں لذت کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کا مندرجہ ذیل اقتباس پیش فرمایا:

”بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں لذت نہیں آتی مگر مَیں بتلاتا ہوں کہ بار بار پڑھے اور کثرت کے ساتھ پڑھے تقویٰ کے ابتدائی درجہ میں قبض شروع ہو جاتی ہے اس وقت یہ کرنا چاہئے کہ خدا کے پاس اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا تکرار کیا جائے۔ شیطان کشفی حالت میں چور یا قزاق دکھایا جاتا ہے اس کا استغاثہ جناب الٰہی میں کرے کہ یہ قزاق لگا ہوا ہے تیرے ہی دامن کو پنجہ مارتے ہیں جو اس استغاثہ میں لگ جاتے ہیں اور تھکتے ہی نہیں وہ ایک قوت اور طاقت پاتے ہیں جس سے شیطان ہلاک ہو جاتا ہے۔ مگر اس قوت کے حصول اور استغاثہ کے پیش کرنے کے واسطے ایک صدق اور سوز کی ضرورت ہے۔ اور یہ چور کے تصوّر سے پیدا ہوگا جو ساتھ لگا ہوا ہے وہ گویا ننگا کرنا چاہتا ہے اور آدم والا ابتلاء لانا چاہتا ہے۔ اس تصور سے روح چلا کر بول اُٹھے گی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن۔ (الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ ان شہہ پاروں کو اپنی زندگیوں میں لاگو کرنے والا بنائے۔ ہم خدا تعالیٰ کے ان بندوں میں سے ہو جائیں جن پر خدا تعالیٰ اپنا خاص فضل فرماتا ہے۔ اس رمضان کے بقیہ دنوں میں دعاؤں پر خاص زور دیں۔

☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-220757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 60 Thursday Ist September 2011 Issue No. 35

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

اصل اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دُعا کی ضرورت ہے

آیت قرآنی ایاک نعبد وایاک نستعین کی پُر معارف تفسیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 ر اگست 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اصل اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دُعا کی ضرورت ہے۔ اسی طرح فرمایا ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ اور دُعا میں کیا فرق ہے نیز فرمایا یاد رکھو! نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔ اسی طرح فرمایا نماز وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بے حیائی اور بدعملی سے بچایا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس طرح کی نماز پڑھنا انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتا بلکہ یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہ تمام باتیں ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ ہماری عبادتیں اور دعائیں کیسی ہونی چاہئیں، دعاوں کے لئے ہمیں کیا طریق اختیار کرنا چاہئے۔ ہماری دُعائیں اور نمازیں کس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پاسکتی ہیں اگر انسان اس بات کا فہم وادراک حاصل کرے کہ عبادت ہی ہے جو اس کا مقصد پیدائش ہے تو تمام دوسری باتوں اور چیزوں کو چھوڑ کر اس اہم بات کے حصول کی کوشش کرے مگر جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ دُعا کے واسطے بھی دُعا کی ضرورت ہے۔ پس مقصد پیدائش کا حصول ہم صرف اپنی کوشش سے نہیں پاسکتے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے انتہا مہربان ہے۔ قرآن کریم کی پہلی سورۃ میں ہی ہمیں یہ دعا سکھادی کہ ایاک نعبد وایاک نستعین یعنی ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ پس ایک مومن جب دل کی گہرائی کے ساتھ ایک عاجزانہ پکار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کو توفیق عطا فرماتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا مومنوں پر احسان ہے کہ ہر سال رمضان کا مہینہ بندوں کے قریب لاتا ہے اور یہ اعلان فرماتا ہے کہ میں نے شیطان کو جکڑ دیا ہے۔ میں ہر بندے کی مدد کیلئے تیار ہوں۔ پس آئندہ سے خالص ہوکر صرف اور صرف میری عبادت کرو اور میں ایسا کرنے والے بندوں کی دعائیں سنوں گا۔

حضور انور نے فرمایا۔ پس اگر کہیں کمی ہے تو ہم بندوں میں ہے۔ خدا تعالیٰ کے احسانوں میں کمی نہیں۔ پھر اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادہ کو ہماری مدد کیلئے بھیجا ہے۔ جو عبد کامل کا غلام بن کر ہمیں خدا تعالیٰ سے ملانے آیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس وقت میں حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودات کی روشنی میں ایاک نعبد وایاک نستعین کی تفسیر بیان کروں گا۔ جس باریکی اور گہرائی سے آپؑ نے ہمیں اس آیت کا مفہوم سمجھایا ہے اگر ہم اس کو سمجھ کر اسے اپنی زندگی کا حصہ بنانے والے بن جائیں تو خدا تعالیٰ کی عبودیت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اور یہ اس وقت ہوسکتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور عاجزی سے جھکنے والے ہوں۔ اگر یہ ہوگا تو ہم عبدرحمٰن بننے والے ہوں گے۔

حضور انور نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ ایاک نعبد وایاک نستعین کی تفسیر میں سے مندرجہ ذیل اقتباسات پیش فرمائے۔

”اللہ تعالیٰ نے جملہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ کو جملہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے پہلے رکھا ہے اور اس میں (بندہ کے) توفیق مانگنے سے بھی پہلے اس (ذات باری) کی (صفت) رحمانیت کے فیوض کی طرف اشارہ ہے گویا کہ بندہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے میرے پروردگار مَیں تیری ان نعمتوں پر تیرا شکر ادا کرتا ہوں جو تو نے میری دُعا، میری درخواست، میرے عمل میری کوشش اور جو (تیری) اس ربوبیت اور رحمانیت سے جو سوال کرنے والوں کے سوال پر سبقت رکھتی ہے۔ میری استعانت سے پیشتر تو نے مجھے عطا کر رکھی ہیں۔ پھر میں تجھ سے ہی (ہر قسم کی) قوّت، راستی، خوشحالی اور کامیابی اور اُن مقاصد کے حاصل ہونے کے لئے التجا کرتا ہوں جو درخواست کرنے، مدد مانگنے اور دُعا کرنے پر ہی عطا کی جاتی ہیں اور تو بہترین عطا کرنے والا ہے۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ ۱۸۹)

حضور انور نے فرمایا پس جب بندہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بنتا ہے تو عبادت اور حقیقی عبد بننے کی طرف گامزن ہوتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کے انعامات کے شکر گزار بنوگے۔ تو پھر عبادت کی طرف توجہ بھی ہوگی۔ یہ ہے وہ بنیادی نکتہ جس کو سامنے رکھ کر ہمیں ایاک نعبد و ایاک نستعین کی دُعا کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”ان آیات میں ان نعمتوں پر شکر کرنے کی ترغیب ہے جو تجھے دی جاتی ہیں اور جن چیزوں کی تجھے تمنا ہو ان کے لئے صبر کے ساتھ دُعا کرنے اور کامل اور اعلیٰ چیزوں کی طرف شوق بڑھانے کی (ترغیب ہے) تا تم بھی مستقل شکر کرنے والوں اور صبر کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔ پھر ان (آیات) میں ترغیب دی گئی ہے۔ بندے کے اپنی طرف ہمت اور قوّت کی نسبت کی نفی کرنے کی اور (اس سے) آس لگا کر اور امید رکھ کر ہمیشہ سوال، دُعا، عاجزی اور حمد کرتے ہوئے (اپنے آپ کو) اللہ سبحانہٗ کے سامنے ڈال دینے کی اور خوف اور امید کے ساتھ اس شیر خوار بچہ کی مانند جو دایہ کی گود میں ہو (اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا) محتاج سمجھنے کی (ترغیب ہے) اور تمام مخلوق سے اور زمین کی سب چیزوں سے موت (یعنی پوری لاتعلقی) کی۔

اسی طرح ان (آیات) میں اس امر کا اقرار اور اعتراف کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے کہ ہم تو بہت کمزور ہیں۔ تیری دی ہوئی توفیق کے بغیر تیری عبادت نہیں کرسکتے اور تیری مدد کے بغیر ہم تیری رضا کی راہوں کی تلاش نہیں کرسکتے۔ ہم تیری مدد سے کام کرتے ہیں اور تیری مدد سے حرکت کرتے ہیں اور ہم تیری طرف جلن کے ساتھ ان عورتوں کی طرح جو اپنے بچوں کی موت کے غم میں گھل رہی ہوتی ہیں اور ان عاشقوں کی طرح جو محبت میں جل رہے ہوتے ہیں تیری طرف دوڑتے ہیں۔ پھر ان آیات میں کبر اور غرور کو چھوڑنے کی نیز معاملات کے پیچیدہ ہونے اور مشکلات کے گھیر لینے پر محض اللہ تعالیٰ کی (طرف سے ملنے والی) طاقت اور قوت پر بھروسہ کرنے کی اور منکسر المزاج لوگوں میں شامل ہونے کی (ترغیب ہے) گویا کہ (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے اے میرے بندو اپنے آپ کو مُردوں کی طرح سمجھو اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے قوت حاصل کرو۔ پس تم میں سے نہ کوئی جوان اپنی قوت پر اترائے اور نہ کوئی بوڑھا اپنی لاٹھی پر بھروسہ کرے اور نہ کوئی عقلمند اپنی عقل پر ناز کرے اور نہ کوئی فقیہہ اپنے علم کی صحت اور اپنی سمجھ اور اپنی دانائی کی عمدگی ہی پر اعتبار کرے اور نہ کوئی ملہم اپنے الہام اپنے کشف یا اپنی دُعاؤں کے خلوص پر تکیہ کرے کیونکہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جس کو چاہے دھتکار دیتا ہے اور جس کو چاہے اپنے خاص بندوں میں داخل کرلیتا ہے۔ اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں نفس امّارہ کی شرانگیزی کی شدت کی طرف اشارہ ہے جو نیکیوں کی طرف راغب ہونے سے یوں بھاگتا ہے۔ جیسے اَن سدھی اونٹنی سوار کو اپنے اوپر بیٹھنے نہیں دیتی۔ اور بھاگتی ہے۔ یا وہ ایک اژدہا کی طرح ہے جس کا شر بہت بڑھ گیا ہے اور اس نے ہر ڈسے ہوئے کو بوسیدہ ہڈی کی طرح بنا دیا ہے اور تو دیکھ رہا ہے کہ وہ زہر پھونک رہا ہے یا وہ شیر (کی طرح) ہے کہ اگر حملہ کرے تو پیچھے نہیں ہٹتا۔ کوئی طاقت، قوت، کمائی، اندوختہ (کارآمد) نہیں سوائے اس خدا کی مدد کے جو شیطانوں کو ہلاک کرتا ہے۔

اور نَعْبُدُ کو نَسْتَعِیْنُ سے پہلے رکھنے میں اور بھی کئی نکات ہیں جنہیں ہم ان لوگوں کے لئے یہاں لکھتے ہیں جو سارنگیوں کی رُوں رُوں پر نہیں بلکہ قرآنی آیات مثانی (سورۃ فاتحہ) سے شغف رکھتے ہیں۔ اور مشتاقوں کی طرح ان کی طرف لپکتے ہیں اور وہ (نکات) یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایک ایسی دُعا سکھاتا ہے جس میں ان کی خوش بختی ہے اور کہتا ہے اے میرے بندو مجھ سے عاجزی اور عبودیت کے ساتھ سوال کرو اور کہو اے ہمارے رب اِیَّاکَ نَعْبُدُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) لیکن بڑی ریاضت، تکلیف، شرمساری، پریشان خیالی اور شیطانی وسوسہ اندازی اور خشک افکار اور تباہ کن اوہام اور تاریک خیالات کے ساتھ ہم سیلاب کے گدلے پانی کی مانند ہیں۔ یا رات کو لکڑیاں اکٹھا کرنے والے کی طرح ہیں اور ہم صرف گمان کی پیروی کررہے ہیں۔ ہمیں یقین حاصل نہیں۔

(اور پھر) وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہو۔ یعنی ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں ذوق، شوق، حضور قلب، بھرپور ایمان (ملنے) کے لئے۔ روحانی طور پر (تیرے احکام پر) لبیک کہنے (کے لئے) سرور اور نور (کے لئے) اور معارف کے زیورات اور مسرت کے لباسوں کے ساتھ دل کو آراستہ کرنے کے لئے (تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں) تا ہم تیرے فضل کے ساتھ یقین کے میدانوں میں سبقت لے جانے والے بن جائیں اور اپنے مقاصد کی انتہا کو پہنچ جائیں اور حقائق کے دریاؤں پر وارد ہوجائیں“۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ ۱۸۹۔۱۹۲)

حضور انور نے دعا اور تدبیر کے بارے میں

(باقی صفحہ 27 پر ملاحظہ فرمائیں)